

# تخفہ بریلو پیت

مولانا مطیع الحق صاحب

گیلانی اکیڈمی، ناظم آباد کراچی

# تحفہ بریلویت

مولانا مطیع الحق صاحب

گیلانی اکیڈمی، ناظم آباد کراچی

## فہرست و مضامین و عنوانات و تحقیق مذاہب

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۸	باب اول	۲
۸	اعلیٰ حضرت کا دین و مذہب	۳
۱۰	تعلیمات نبویہ کا مخالف کافر	۴
۱۳	قوم کی جہالت سے ناجائز فائدہ	۵
۱۶	شریعت محمدی اور دین مجدد میں اختلاف	۶
۱۷	خلاصہ مذہب اعلیٰ حضرت	۷
۲۰	یک طرفہ فکری	۸
۲۳	حقیقت مذہب اعلیٰ حضرت	۹
۲۳	اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف	۱۰
۲۴	زبان کے مزے	۱۱
۲۴	نفس کی لذتیں	۱۲
۲۸	سب کچھ حلال	۱۳
۳۳	دیوبندی وہابی کیوں ہیں؟	۱۴
۳۸	بدکاروں کی گواہی	۱۵
۴۱	باب دوم	۱۶
۴۱	تقویہ الایمان کی حقیقت	۱۷
۴۱	تقویہ الایمان کی عبارت مخلوق کے مقابلہ میں خالق کا مرتبہ	۱۸
۴۵	خدا کی عظمت کرنے والے	۱۹

۲۰	تقویۃ الایمان کی اصل عبارت	۴۷
۲۱	تقویۃ الایمان کی عبارت کا مطلب	۴۷
۲۲	کفر کے فتوے کی اصل وجہ	۴۸
۲۳	گستاخی دے لوب کون؟	۵۰
۲۴	حضور مکی گستاخی کرنے والا بد نصیب	۵۴
۲۵	دیوبندی اور فتوائے کفر	۵۶
۲۶	مرزا قلی اور بدعتی ایک ہیں	۶۰
۲۷	بدعتی گمراہ فرقہ	۶۱
۲۸	باب سوم	۶۳
۲۹	کتب بریلویہ میں حضور مکی شان	۶۳
۳۰	بڑے گستاخانے دے لوب	۶۳
۳۱	پہلی گستاخی حضرت آدم کی شان میں	۶۴
۳۲	گستاخی نمبر ۲ حضور مکی شان میں	۶۵
۳۳	گستاخی نمبر ۳ حضور مکی شان میں	۶۸
۳۴	حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار	۶۸
۳۵	گستاخی نمبر ۴ توہین رسول	۷۰
۳۶	حضرت شہید پر مضمین اعتراض و جواب	۷۱
۳۷	گستاخی نمبر ۵ غوث اعظم کی محفل	۷۴
۳۸	دارالعلوم دایوبند اور حضور	۷۵

۳۹	حضور مکی کے شاکر و نہیں	۷۶
۴۱	گستاخی نمبر ۶ غوث اعظم عالی و سافل کے پیرو پر شد	۸۰
۴۲	گستاخی نمبر ۷ عبدالقادر سب سے زیادہ مقرب خدا	۸۳
۴۳	گستاخی نمبر ۸ تمام صوفیاء اور	۸۳
۴۴	گستاخی نمبر ۹ غوث اعظم کے مقروض	۸۴
۴۵	گستاخی نمبر ۱۰ غوث اعظم عالی عرفاں پر محیط	۸۶
۴۶	گستاخی نمبر ۱۱ احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ساقی کوثر	۸۶
۴۷	گستاخی نمبر ۱۲ آکیرین کے جواب میں احمد رضا صاحب کا نام	۸۸
۴۸	گستاخی نمبر ۱۳ اختر شری گری سے احمد رضا صاحب کے دامن میں پناہ	۸۹
۴۹	گستاخی نمبر ۱۴ امرتہ وقت احمد رضا کا نام لب پر	۹۰
۵۰	گستاخی نمبر ۱۵ مدینہ طیبہ کی اہانت	۹۱
۵۱	گستاخی نمبر ۱۶ سہ کار علی پور حضور کے برابر	۹۲
۵۲	گستاخی نمبر ۱۷ احمد ربیع کی شکل میں حضور	۹۴
۵۳	گستاخی نمبر ۱۸ اور نمبر ۱۹	۹۵
۵۴	حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح انکار	۹۸
۵۵	باب چہارم	۱۰۵
۵۶	قرآن مجید اور تقویۃ الایمان	۱۰۵
۵۷	باب پنجم	۱۱۰

۱۳۴	۷۶۔ مولانا سید مبارک العلوی کا ارشاد	۱۱۰	۵۸۔ تقاسیر مقدسہ اور تقویۃ الایمان
۱۳۵	۷۷۔ مولانا جامی کا ارشاد	۱۱۰	۵۹۔ تفسیر معالم التنزیل
۱۳۶	۷۸۔ مشائخ عظام کے ارشادات	۱۱۰	۶۰۔ تفسیر جلالین تفسیر مدارک
۱۳۱	۷۹۔ بریلوی دین کے چند عقائد و اعمال حضور کامرتبہ ان کی نظر میں	۱۱۰	۶۱۔ تفسیر کبیر
۱۳۲	۸۰۔ بریلویوں کا کعبہ	۱۱۰	۶۲۔ مفردات القرآن
۱۳۳	۸۱۔ حضور کی کھلی بے لونی	۱۱۰	۶۳۔ تفسیر بیضاوی
۱۳۳	۸۲۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی گستاخی	۱۱۰	۶۴۔ تفسیر کبیر
۱۳۴	۸۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی	۱۱۱	۶۵۔ تفسیر ابو مسعود
۱۳۴	۸۴۔ حضرت خضر کی بے لونی	۱۱۱	۶۶۔ تفسیر بیضاوی
۱۳۵	۸۵۔ حضرت غوث اعظم کی بے لونی	۱۱۲	۶۷۔ مفردات القرآن
۱۳۶	۸۶۔ حضرت پیران کی گستاخی و بے لونی	۱۱۲	۶۸۔ حضور کا ارشاد گرامی
۱۳۷	۸۷۔ بریلوی اعمال	۱۱۶	۶۹۔ باب ششم
۱۳۷	۸۸۔ آداب و حضور	۱۱۶	۷۰۔ احادیث مقدسہ اور تقویۃ الایمان
۱۳۷	۸۹۔ دیوبندی سے بد لگ جانا	۱۲۴	۷۱۔ تقویۃ الایمان غوث الاعظم کے فرمودات کی روشنی میں
۱۳۷	۹۰۔ آب و وضو کا پانی پاک	۱۳۱	۷۲۔ باب ہفتم
۱۳۸	۹۱۔ بریلوی مسواک	۱۳۱	۷۳۔ امام غزالی کا ارشاد
۱۳۸	۹۲۔ بریلوی نماز	۱۳۲	۷۴۔ امام الشافعی شیخ شہاب الدین کا ارشاد
۱۳۹	۹۳۔ ختم کلام	۱۳۳	۷۵۔ خواجہ نظام الدین لولیا کا ارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیہ رسولہ الکریم

باب اول اعلیٰ حضرت کا دین و مذہب

جو ان کی کتابوں سے ثابت ہے

انہی کے مطلب کی کہ رہا ہوں زبان میری سب بات ان  
کی انہی کی مجلس سچا رہا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی  
پیر الہ دین :-

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھی جگہ  
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے، جن میں ایک یہ ہے کہ انہوں نے  
اس کتاب میں لکھا ہے کہ  
جاننا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی  
ذلیل ہے۔

مخلوق میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی ہیں تو اس طرح معاذ اللہ  
حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان میں سخت گستاخی ہوئی اور یہ ہر ایک  
مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ کافر ہوتا ہے، لہذا  
اسماعیل دہلوی کے متعلق جس نے اتنی سخت گستاخی ہے علامہ اسلام کا کیا فتویٰ  
ہے ؟  
عبداللہ :-

یقیناً حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا گستاخ اور بے ادب بالقطع و یقین کافر  
اکفر، بے ایمان و جال، مردود ملعون، ظلم، جہنمی، ضال، مضل، مضرب الخناق، کذب، تراز  
شیطان الہین ہے، اس زبان و قلم پر ہرگز ہر لعنت جس پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

گستاخی کا ایک لفظ بھی آئے خدا اس دل پر کروڑوں غضب اور بے شمار لعنت کرے  
جس دل میں حضور سید عالم غفر فیہ آؤم سید الکائنات صفوۃ الموجودات صلی اللہ  
علیہ وسلم کی گستاخی و بے ادبی کا خیال تک بھی گذرے۔ ایسا مردود و خنزیر اور  
مخلوق کی ہر پاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے اور ایسا تم نصیب خدا  
کے ہر مغضوب و ملعون سے زیادہ ملعون ہے، معاذ اللہ، معاذ اللہ وہ حبیب جس کی  
صفت خدا فرمائے، جس کی تقریب زمین و آسمان میں ہو اس کے گستاخ سے زیادہ  
لعنتی کون ہو سکتا ہے، واقعی ہر ایک مسلمان کا یہ ایمان ہے اور جو اس میں شک بھی  
لائے وہ پکے ایمان ہے کہ جس طرح خدا کے قدوس اپنی صفات میں واحد  
لا شریک ہے نظیر وہ شیل و بے عدل ہے، ہر ایک عیب سے منزہ، مقدس اور  
پاک ہے، ہمید اسی طرح حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خدا کے قدوس نے تمام  
مخلوق میں سبے نظیر و بے عدل اور تمام مخلوقات سے منزہ و مقدس ہے  
نقص و عیب پیدا فرمایا۔

خلقت مبرہ من کل عیب

کانما خلقت کما نشاء

اور جس طرح خدا کے قدوس کی شان میں ایک ذرا نقص کا فرمایا ہے  
بالکل اسی طرح حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان عالی میں جو  
قرآن و حدیث ثابت ہے رانی کے کرداروں جسے کے برابر دیدہ و اندیشہ عیب و  
نقص ڈالنے والا کافر ہے ایمان ہو جاتا ہے۔

نیکن الخباہی فی سبیل اللہ المہاجر الی اللہ، عالم دین، بڑی عاشق رسول خدا  
حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تقویۃ  
الایمان میں ہرگز ہر گز (معاذ اللہ) رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بے ادبی و گستاخی

میں کی بلکہ وہ ساری کی ساری کتاب حضور کریم علیہ السلام کی تعریفوں سے پر ہے۔ اس میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کے تمام فضائل اور آپ کے نبوض و رکعات بیان کئے گئے ہیں۔

پیر ال دین :-

لاحول ولا قوۃ اس میں فضائل ہیں؟ اس میں تو کفریہ باتیں اور دہا

بیت کے قصے ہیں۔

عبداللہ :-

ہرگز نہیں غلط ہے اور بالکل غلط ہے، اور جو یہ کہے کہ اس میں کفریہ مضامین ہیں اس کے لئے ہم کہتے ہیں "لعنہ اللہ علی الکاذبین" اس کے سارے مضامین صرف قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ کا ترجمہ اور تفسیر ہیں اور کچھ نہیں، اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی فضیلت اور سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ آپ نے اپنی امت کو سب سے اعلیٰ تعلیم اور سے افضل احکام عطا فرمائے پس اس تعلیم و احکام کا بیان کرنا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کریمہ کا سب سے بڑا اظہار ہے، اور جو شخص قرآن و حدیث سنا ڈوالے کو کافر کہے تو خود سوچو کہ وہ کون ہوا کرتا ہے؟

تعلیمات نبوی کا مخالف کافر

قرآن و حدیث سنانے والے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک خدمت اور حضور کے ارشادات کی تفسیر کرتا ہے گستاخ ہے یا وہ کم نصیب گستاخی کر رہا ہے جو قرآن حدیث سنانے والے کو کافر کہہ رہا ہے۔

تو یہ کہہ خدا سے ڈرو۔ اس چاروں کی زندگی پر خدا تعالیٰ اور خدا کے نیک

مردوں سے اس قدر بدگمان ہونا اور قرآن و حدیث سنانے والوں کو ایسی گالیاں دینا بہت بڑا گناہ ہے، اور خود تمہارے ایمان کا خطرہ ہے۔

پیر ال دین :-

آپ نے پھر یہی کہا کہ اس میں فضائل ہیں، جناب وہ تو ساری کتاب کفریہ مضامین سے بھری پڑی ہے وہ کتاب تو اس قدر گناہی اور چپاک ہے، کہ اس کو جو چاہے میں بھی لے وہ بھی کا فر ہو جاتا ہے۔

عبداللہ :-

انا للہ وانا الیہ راجعون تم پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مقدسہ سے بھرپور منور کتاب کو ہپاک اور گندی کہہ رہے ہو اور خود بہت بڑی گستاخی کر رہے ہو۔ اس کتاب میں ہرگز کفریہ مضامین نہیں بلکہ اس میں تمام قرآن مجید کی آیتیں، حدیثیں اور ان کے ترجمے اور تفسیریں ہیں اور جو شخص قرآن حدیث کے مضامین کو کفریہ مضامین کہے خود سوچو کہ وہ خود کیا ہوتا ہے۔

تقویۃ الایمان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک کے متعلق مضامین ہیں اور ہر ایک کی دلیل قرآن و حدیث سے دی گئی ہے۔ اور کوئی بات خلاف دین اسلام نہیں، تم خواہ خواہ ایسی کتاب کی گستاخی کر کے خود گستاخ بن رہے ہو۔

اچھا تم یہ بتاؤ کہ تم نے کبھی وہ کتاب پڑھی ہے؟

پیر ال دین :-

میں خدا خواستہ وہ کتاب کیوں پڑھتا، میں تو اسے ہاتھ لگانا بھی کفر جانتا ہوں۔

عبداللہ :-

پھر تم نے جب پڑھنی نہیں بلکہ ہاتھ تک نہیں لگایا تو پھر تمہیں معلوم کیسے ہوا کہ اس میں (معاذ اللہ) کفر بکرا ہوا ہے؟

پیر ال دتہ :-

ہمارے مولوی صاحب نے ہمیں بتایا اور انہوں نے اپنے رسالوں اور کتابوں میں اس غیث کتاب کو کفر پر اور ملعون فقرات اور عبارات سے ہمیں آگاہ کیا، اللہ انہیں جزا عطا فرمائے۔

عبداللہ :-

آپ کے مولوی صاحبان کون سے ہیں۔

پیر ال دتہ :-

ہمارے مولوی صاحبان یہی حضرات ہیں جو مدلی شریف سے تعلق رکھتے ہیں۔

عبداللہ :-

اتصال معلوم ہوا کہ تم اپنے خیال میں سچے ہو، مگر عزیزم وہ جو اس مبارک کتاب کے مضامین کو کفر پر مضماتین کہتے ہیں۔ سو وہ از روئے دین محمدی نہیں کہتے، بلکہ وہ اپنے دین و مذہب کی رو سے کہتے ہیں اور واقعی ان کے دین و مذہب کے رو سے اس میں کفر پر مضماتین ہیں۔ کیونکہ اسلام کا ہر مضمون ان کے دین و مذہب کے خلاف ہے اور جو چیز دین و مذہب کے خلاف ہوتی ہے۔ اس سے وہ کفر پر ہی کہے گا۔

پیر ال دتہ :-

یہ آپ نے کیا کہا کہ دین محمدی اور ہمارے علماء کا دین و مذہب اور ہے، یہ تو آپ نے ہمارے مولوی صاحبان پر بہت سخت حملہ کر دیا اور ان کے

اوپر بڑی زبردست تہمت لگادی کہ ان کا دین اسلام کے علاوہ اور کوئی ہے، وہ تو ہر بات قرآن حدیث سے ثابت کرتے ہیں اور ہر وقت اسلام کا نام لیتے ہیں۔  
عبداللہ :-

مرد اورم ! ہم لوگ تہمت نہیں لگاتے، تہمت لگانے والا جھوٹا ہے اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے اور نہ ہم کسی پر حملہ کرتے ہیں، ہم تمہارے مولویوں کی طرح نہیں ہیں کہ خواہ خواہ جھکا جھکا کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں، اور سچے بچے ایما ندرلوں پر عیب لگاتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ہم کسی پر جھوٹا عیب لگائیں میں تم سے یقیناً اور دلیل سے کہتا ہوں کہ شریعت اسلام یہ اور چیز ہے اور ان کا دین و مذہب اور۔

اب جب مذہب ہی علیحدہ ہے تو شریعت کی ہر بات ان کے مذہب کے خلاف ہوگی، اب وہ اپنے مذہب کے مخالف شرعی حکم کو خواہ وہ کتنے بھی کفر پر مضمون کہیں وہ اپنے مذہب کی رو سے کہیں گے۔ اسلامی رو سے نہیں کہیں گے۔

### قوم کی جمالت سے ناجائز فائدہ

راقی بات کہ وہ ہر چیز قرآن حدیث سے ثابت کرتے ہیں سو یہ بھی آپ کی دلیل کوئی مضبوط دلیل نہیں، آپ تو ہیں اپنا پڑھ، شریعت کا علم تو آپ کے انہیں مولوی صاحبان نے آپ کو سیکھنے نہیں دیا اپنا ہی مذہب سکھانے اور پڑھاتے رہتے ہیں، اب آپ کے سامنے قرآن کی آیت اور حدیث کے الفاظ پڑھ کر جو چاہیں ترجمہ کر دیں آپ کی جانے ملا کہ ترجمہ صحیح کر رہے ہیں۔

یا غلط، اور معاف کیجئے آپ کو تو انہوں نے اس قدر لاعلم اور جاہل بنا دیا کہ آج مسلمانوں میں شاذ و نادر ایسے حضرات نکلیں گے جو یہ بھی سمجھ سکیں کہ کیا یہ جو کچھ مولوی صاحب نے پڑھا ہے یہ قرآن کی آیت اور حدیث شریف ہے کبھی یا



نہیں، آپ کے سامنے تو جو کچھ عربی الفاظ پڑھ دیئے جائیں اس کو آپ قرآن و حدیث سمجھ لیتے ہیں۔

دیکھو جہالت ایسی بری بلا ہے کہ اس میں کوئی بالکل اندھوں جیسا ہوتا ہے ایک پیر صاحب تھے بوسے کیم شیم، مولے تانے لیکن تھے پھارے کندہ تان تراش یعنی قابلیت میل زمیندار بھی تھے، ایک دفعہ تسبیح ہاتھ میں لئے چو کڑی لگائے بیٹھے تھے کہ کچھ کا شکار جو معتقد بھی تھے آئے۔

پیر صاحب نے سلام کا جواب دیکر رعب دار آواز میں کہا یا مزارع امسال فی الکشت زراعتا قطار امطار ہوا کہ نہ بھارے جا لے گا شکار مرعوب ہو گئے اور سمجھے کہ پیر صاحب کوئی وعیفہ پڑھ رہے ہیں اور قرآن حدیث کے کلمات ورد زبان ہیں، حالانکہ یہ جملہ قرآن و حدیث تو کیا ہوتا کسی ایک زبان کا بھی نہیں، کوئی لفظ عربی کا ہے، کئی فارسی کا کوئی اردو کا، اور حاصل صرف یہ تھا کہ اس سال کھیتوں میں پانی کیسا ہے؟

قرآن کی آیت کو تو شاید کوئی سمجھ بھی لے کہ یہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں، حدیث شریف کو تو کوئی سمجھنے والا عام مسلمانوں میں رہا ہی نہیں ہے ابی وجہ سے یہ آپ کے مولوی صاحبان بہت سی آیت و احادیث کے غلط ترجمے کر کے آپ کو سنا دیتے ہیں اور اپنے دین و مذہب کے موافق بہت سے غلط باتیں آپ کو بتا دیتے ہیں، آپ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلام کی باتیں آپ کو سنا رہے ہیں حالانکہ وہ لانا کے دن و مذہب کی باتیں ہوتی ہیں۔

مرزائی، شیعہ، زبانی سب قرآن و حدیث ہی سناتے ہیں، کیا تم ان کے قرآن و حدیث پر عمل کرو گے؟

پیران دتہ :- نہیں

عبداللہ :- کیوں

پیران دتہ :-

اس لئے ان کا مذہب اور ہے اور ہمارا اور، وہ جو قرآن و حدیث سنائیں گے تو اپنے مذہب کے مطابق سنائیں گے۔

عبداللہ :-

میں اسی طرح سمجھ لو کہ تمہارے مولوی صاحبان کا مذہب بھی اہلسنت و الجماعت نہیں، وہ جو قرآن و حدیث سنائیں گے تو اپنے دین و مذہب کے مطابق سنائیں گے۔ تو جس طرح مرزائی اور شیعہ کے قرآن و حدیث کے مسئلوں پر تم عمل نہیں کرتے اسی طرح ان کے بتائے ہوئے مسائل پر بھی عمل نہیں کرتا چاہیے اور ہاں اسلام کا نام لینا، سوآنح جس قدر مکر اور فرسے ہیں وہ سب اسلام کا ہی نام لیتے ہیں، حدیث کے منکر (چکرالوی) بھی اسلام کا نام لیتے ہیں ختم نبوت کے منکر مرزائی بھی اسلام ہی کا نام لیتے ہیں اور صحابہ کرام علیہم رضوان کے منکر (شیعہ) بھی اسلام ہی کا نام لیتے ہیں، اسی طرح یہ بھی اسلام ہی کا نام لیتے ہیں کیونکہ جب تک اسلام کا نام نہ لیا جائے اس وقت تک مسلمانوں کو بھگانا مشکل ہے۔

پیران دتہ :-

آپ باریاد کیسے کہتے ہیں کہ ہمارے مولوی صاحبان کا دین کا مذہب بھی اسلام کے علاوہ کچھ اور ہے؟

عبداللہ :-

یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ زبانی مذہب نے خود اپنی کتاب

میں کہا ہے کہ میرا دین و مذہب شریعت کے علاوہ اور ہے۔

پیر ال دت :- اس کے بانی مذہب کون ہیں ؟  
عبداللہ :-

اس کے بانی مذہب وہ ہیں جن کو یہ لوگ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام  
الاسنت والجماعت مجدد مانتے حاضرہ موبد الملئ الطاہرہ رضی اللہ عنہ و صلی اللہ علیہ  
و سلم کہتے ہیں۔

پیر ال دت :- ان کا نام کیا ہے ؟

عبداللہ :- احمد رضا خان۔

پیر ال دت :- یہ کہاں کے رہنے والے ہیں ؟

عبداللہ :- بریلی کے، یہ سب بریلوی انہیں گومانے ہیں اور ان کے ہی دین و  
مذہب پر عمل کرتے ہیں۔

پیر ال دت :- یہ کہاں لکھا ہے ؟

عبداللہ :- یہ دیکھوان کی کتاب ہے ”وصایا شریف“ لاہور میں چھپی ہے سید  
احمد ظلم انجمن حزب الاحناف نے اس کو شائع کیا ہے اس کے صفحہ ۸ پر دیکھئے  
اسے پڑھنے سے دو گھنٹے دس منٹ پہلے فرمایا اور لکھوایا۔

شریعت محمدی اور ہے دین مجدد اور

تم سب محبت اور اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو،  
اور میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا  
ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

اب آپ مجھے ان بریلویوں کا دین و مذہب کیا ہے۔

پیر ال دت :-

ہاں بیشک یہ تو عجیب بات معلوم ہوئی کہ شریعت کوئی اور چیز ہے، اور ان  
کا دین و مذہب کچھ اور، شریعت پر عمل کرنا ضروری نہیں، کیونکہ حتی الامکان  
کے معنی تو ہیں۔ ”جس قدر ہو سکے“ اگر نہ ہو سکے نہ کرو، مطلب یہ ہوا کہ شریعت  
پر عمل اگر ہو سکے تو کرو اور نہ خیر، لیکن میرے دین و مذہب پر ضرور ضرور عمل  
کرو، اس کے لئے فرمایا کہ ہر فرض سے اہم فرض ہے، جس کے معنی یہ ہوئے کہ  
نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرضیکہ ہر فرض سے زیادہ ضروری ہے، یہ بات تو شریعت  
کے لئے لکھا چاہیے تھی اور کئی اپنے دین و مذہب کے لئے۔

اور اس سے بھی معلوم ہوا کہ شریعت اور چیز ہے اور ان کا دین و مذہب اور  
اگر دونوں چیزیں ایک ہوں تو پھر علیحدہ علیحدہ بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی،  
اس کے علاوہ فرماتے ہیں کہ میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے۔

شریعت کے احکام تو قرآن وحدیث اور فقہ کی کتابوں سے ظاہر ہیں، ان کا  
دین و مذہب ان کی کتابوں سے ظاہر ہے، تو معلوم ہو گیا کہ ان کا دین و مذہب واقعی  
شریعت کے علاوہ دوسرا ہے۔ یہ تو آج عجیب بات معلوم ہوئی اب آپ یہ فرمائیے  
کہ ان کا مذہب کیا ہے، جو ان کی کتابوں سے ظاہر ہے۔

عبداللہ :-

ان کے دین و مذہب کی مکمل تفصیل تو اس وقت دشوار ہے، کیونکہ وہ کوئی دوسرا  
باتیں تو ہیں نہیں مکمل دین و مذہب ہے البتہ مختصر اُتارے دیتا ہوں ہو یہ ہے کہ

خلاصہ مذہب اعلیٰ حضرت

خدا کے قدوس کی توحید اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و ختم  
نبوت کا زبان سے اقرار اور عمل پورا انکار کرنا، توحید و سنت گمانا اور اس کے بالمقابل

اپنے دین و مذہب کے شرکیہ عقائد و بدعات خبیثہ کو رائج کرنا، اور جس اللہ کے بندے نے توحید کی آواز اٹھائی اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کریمہ پر عمل کیا اور دوسروں کو دعوت دی ان پر پورے زور و شور سے کفر کے فتویٰ جڑنا، یہ خلاصہ ہے ان کے دین و مذہب کا۔

پیر ال دتہ :-

آپ کی یہ بات تو صحیح معلوم ہوتی ہے، کیونکہ یہ لوگ نماز و روزے، حج، زکوٰۃ کا اتنا ذکر نہیں کرتے اسلام کے اور احکام بھی زیادہ تر نہیں سنا تے، بس رات دن کافر کا فریاد و تلیف پڑھتے ہیں۔ احکام زیادہ نہیں سنا تے، فقوے بہت لگاتے ہیں، اور میں نے آپ کی تقریریں بھی کبھی نہ سنی ہیں، ان میں فتویٰ تو کوئی ہوتا نہیں، اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و احکام ہی ہوتے ہیں۔

عبداللہ :-

ہاں بھائی وہ احکام الٰہی کیوں سنائیں، انکو شریعت کے احکام بنانے سے کیا فائدہ۔ اس پر عمل کرنا ان کے لئے ضروری تھا ورنہ ان سے وہ تو تبلیغ کریں گے اپنے دین و مذہب کی، جس سے ان کا الوہیدھا ہو اور ملوہ ماٹرا چلتا رہے۔

پیر ال دتہ :-

یہ تو برا غضب کرتے ہیں کہ اپنا ملوہ ماٹرا چلانے کیلئے مسلمانوں کا ایمان خراب کرتے ہیں اور مسلمانوں کو بے ایمان بناتے ہیں۔

عبداللہ :-

وہ غضب کیا کرتے ان کا تو دین و مذہب ہی یہ ہے، غضب تو آپ لوگ کرتے ہیں کہ بے سوچے سمجھے ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں، مرزا کی اگر اپنے دین

مرزا کی تبلیغ کر کے مگر اپنی پھیلا تا ہے تو وہ تو اپنے خیال میں دین کی خدمت کر رہا ہے، افسوس تو اس مسلمان پر ہے جو اپنی جہالت سے اس کی بجواس کوچ سمجھ کر اس کے پیچھے لگ جاتا ہے، اور اپنے ایمان کو ضائع کر دیتا ہے، اس لئے افسوس تو آپ لوگوں پر ہے کہ آپ نہ قرآن پڑھیں نہ حدیث نہ بزرگان دین کے ارشادات و یکیں اور نہ کسی کی بات سیں جس جوان مولویوں نے کہ زیادہ آیت وحدیث ہے، وہ پتھر پر لکیر ہے، آخر چونا تو چاہیے کہ اگر زیوہد کے اتنے بڑے بڑے مولوی، عالم، فاضل، مجاہد، عازمی، سید، میر جن کا فیض اللہ کے فضل سے ساری دنیا نے اسلام میں جاری ہے اور خود ان کے بڑے بڑے مجدد تک ان کے فیض سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ رات دین جس کا مشغلہ قرآن وحدیث فقہ پڑھنا پڑھنا، وعظ و تبلیغ کرنا اور محض اللہ کے واسطے دین کی تبلیغ کرنا ہے، عیسائی اسلام پر اعتراض کریں تو جواب دینے والے دیوبندی، عیسائیوں کا مقابلہ وہ کریں مرزا نیوں کا ملحقہ وہ نہ کریں، غرضیکہ اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت پر ہر طرح سے جان قربان کرنا اپنی زندگی کا مقصد ٹھہرائیں اور یہ سب خدمات محض اللہ کی رضامندی کے انجام دیں، کسی سے فیس نہ لیں اجرت نہ مانگیں وہ تو سارے کے سارے معاون اللہ غدار، خدا کے دشمن، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف بن جائیں اور جو حلوے مانڈے کھانا اپنا مقصد بنائیں ہر وقت نیازوں کی، ختم کی فائدہ اور درود کی داستانیں سنانا کہ حرام حلال ہڑپ کر نے کی فکر میں رہیں جن کو مرتے مرتے بھی نہ لائے یا آئے، نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بچہ چٹپٹے کھانوں ہی کا خیال و امن گیر ہے، بغیر فیس کے ایک مسئلہ نہ بنائیں، ایک حرف تک نہ پڑھائیں اجرت کے بغیر وعظ نہ کریں، قرآن وحدیث کو چتے پھریں، اسلام کے کام پر بھی ایک بال تک قربان نہ کریں وہ اتنے بچے سچے

مسلمان عاشق رسول، بلکہ (معاذ اللہ) رسول بن جائیں کہ ان کی ہر ایک بات وحی الہی کی طرح سچی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شاو کی طرح سچی ہو جائے، بلکہ قرآن و حدیث سے زیادہ جو صحیح سمجھی جائے ہیں سناؤں تو جھوٹا اور وہابی کمالوں، وہ اپنی من گھڑت باتیں بتائیں اور اپنا دین و مذہب سکھائیں تو حنفی سنی و بیدار کلمات میں یہ آپ لوگوں کی کم فہمی ہے کہ نہیں، آپ کافر فرض ہے کہ اگر اور کچھ تھیں تو کم از کم جن لوگوں کو ہمارے سامنے گالیاں دی جاتی ہیں اور کافر کہا جاتا ہے انہیں بزرگوں کی، کہ کتابیں تو کچھ لو جن کے غلط فقرات سنا سنا کر ان کو لیا یہ اللہ کو تم سے کافر کہلویا جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ آپ لوگ بالکل اندھوں کی طرح ان کے پیچھے گئے ہوئے ہیں اور اپنی عقل و دماغ سے قطعاً کام نہیں لیتے، خدا کے خوف سے اور قیامت کے حساب و کتاب سے قطعاً نہیں ڈرتے، اس بات کا خیال بالکل دل سے نکل چکا کہ قیامت کے روز جب باری تعالیٰ پوچھیں گے۔

ہاتو یو ہا نکم ان کنتم صدقین

”اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل بیان کرو“

تو تم کیا جواب دو گے؟

## ایک طرف ڈگری

بہر ال و نت :-

حضرت یہ تو واقعی آپ سچے کہتے ہیں کہ ہم اس طرف توجہ نہیں دیتے مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مولوی صاحبان منع کرتے ہیں کہ بد عقیدہ لوگوں کی کتابیں نہ پڑھو ان کے و غفلوں میں ہرگز نہ جاؤ، بلکہ ان کی مسجدوں میں جا کر اکیلیے بھی نماز نہ پڑھو نہ وہابی ہو جو گے۔

عبداللہ :-

ہاں صحیح ہے وہ منع کرتے ہیں اور پورے شد و مد اور زور سے منع کرتے ہیں، محض اس وجہ سے کہ اہل حق کی کتابیں دیکھنے اور اہل حق کی تقریریں سننے سے انکے دجل و سرک بھانڈا پھوٹ جاتا ہے اور ان کے دین و مذہب کی ساری قلبی کھل جاتی ہے، اس لئے وہ منع کرتے ہیں، مرزا کی مولوی کب چاہتا ہے کہ اس کے سامنے دالے کسی اللہ والے مسلمان کی کتابیں پڑھیں اور ان کے و غفلوں میں جائیں، وہ تو ہمیشہ منع ہی کرتے ہیں، سوچنا تو تمہیں چاہیے کہ آخر وہ یہ بھی جب قرآن و حدیث و فقہ کو ماننا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا سی بات کوئی کرنے والے کو کافر، کافر، بے ایمان، و جال جانتا ہے۔ تو جا کر اس کی بات بھی تو سنیں، مگر نہیں سنتے اور نہ ان کی تحریرات دیکھتے ہو، اس لئے قصور تمہارے مولوی صاحبان کا اس قدر نہیں ہے۔ جس قدر تمہارے ہے، وہ تو اپنا دین و مذہب پھیلا رہے ہیں اور اپنی و بنیاد پر ہیں عاقبت سے انہیں سر دکار نہیں، اور تم غفلت سے انکے پیچھے لگ کر اپنی و بنیاد بھی خراب کر رہے ہو اور عاقبت بھی۔

پہر ال و نت :-

جی، یہ شک یہ تو آپ صحیح فرما رہے ہیں کہ ہمیں تحقیق ضرور کرنی چاہیے اور بغیر سوچے سمجھے کسی کے متعلق کوئی رائے قائم کرنی نہیں چاہیے، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ یہ مولوی صاحبان کی کتابیں بھی خاص کر وہ کتابیں جن کا ہمارے مولوی تذکرہ کرتے ہیں ضرور پڑھوں گا، لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے جو ابھی ابھی فرمایا کہ ان کو مارتے مارتے بھی خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یاد نہیں آتی، بلکہ چشمہ کھانے یاد آتے رہے ہیں یہ آپ نے ان کے اوپر الزام لگایا ہے اور آپ نے کہا تھا کہ ہم الزام در تہمت نہیں لگاتے، یہ تو آپ

نے بڑی زبردست تہمت لگا دی کیونکہ مرنے کے وقت تو ظالم سے ظالم بہ کار،  
فاسق اور گنہگار بھی خدا کی یاد کرتا ہے، اس کے متعلق آپ کا یہ فرمانا تو بہت بری  
بات ہے، کہ مرتے مرتے بھی کھانوں کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

## حقیقت مذہب اعلیٰ حضرت

بدنہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سے  
ہے یہ گنہ کی صدا جیسی کہے ویسی سے

عبداللہ :-

برا درم! میں کیا کہوں کہ آپ لوگوں کو کس قدر دھوکے میں رکھا جاتا ہے  
اور آپ خود اپنے کس کو قدر تاریکی میں رکھتے ہیں، یہ حکم یہ آپ نے صحیح فرمایا کہ  
مسلمان خواہ کیسا ہی گنہگار سیاد کار ہو، بہ کار ہو مرتے وقت خدا کو یاد کرتا ہے لیکن  
میں اس کا کیا علاج کروں کہ آپ کے بورنگان ”دین بریلی شریف“ مرتے وقت  
چٹپٹے کھانوں کو یاد کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے الزام لگایا، میں بار بار کہ چکا  
ہوں کہ انشاء اللہ کبھی بھی کسی پر جھوٹی تہمت نہیں لگائیں گے، ہم جو کہتے ہیں  
بفضلہ تعالیٰ سچ کہتے ہیں۔

## اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف

لویہ کتاب پڑھو اس میں کیا لکھا ہے۔

پیر ال دتہ :- یہ لکھا ہے

مسلمانوں کے لئے ایک انمول دستور العمل یعنی حضور پر نور اعلیٰ حضرت  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصایا شریف

جس کو فقیر قادری البرکات سید احمد غفرلہ ناظم مرکزی حزب الاحناف  
ہند لاہور نے دوبارہ شائع کیا۔

عبداللہ :- درست ہے اب اس کا صفحہ نمبر ۶ نکالئے۔

پیر ال دتہ :- لکھا ہے

مکتوب وصایا شریف (یعنی مرنے) سے دو گھنٹے سترہ منٹ بیشتر قبلہ  
کرائے۔

عید اللہ :-

اب صفحہ نمبر ۸ نکالے اور اس کا نمبر ۱۲ پڑھو۔

پیر ال دتہ :-

سبحان اللہ یہ تو کمال ہو گیا، یہاں تو واقعی چٹپٹے کیا بڑے بڑے لذیذ  
کھانے موجود ہیں، ہم نے تو کبھی ان کا نام تک بھی نہیں سنا تھا۔

زبان کے مزے

عبد اللہ :-

ذرا زبان سے بھی تو پوچھو کیا لکھا ہے۔

پیر ال دتہ :-

اپنی فائزہ شریف کے لئے فرماتے ہیں۔

اعزائے اگر بلیب خاطر ممکن ہو تو ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی  
کچھ بھیج دیا کریں۔

اب ذرا اشیاء ملاحظہ ہوں

(۱) دودھ کا کرف خانہ ساز (یعنی گھر کی بھنی ہوئی آٹس کریم)

اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو (یعنی بھینس اور عمدہ تو گائے کا دودھ ہو تا ہے، لیکن شیر  
اگر گائے کا دودھ نہ ملے تو بھینس کے ہی دودھ کا سستی)

(۲) مرغ کی بریانی (۳) مرغ ملاؤ خواہ جھری کا ہو (۴) کشمی کباب

(۵) پراٹھے (۶) بالائی (ملائی) (۷) فیہ بنی

(۸) لورڈ کی پھریری دال مع اور کدہ لوازم (۹) گوشت بھری کچوریاں

(۱۰) سیب کاپانی (۱۱) انار کاپانی (۱۲) سوڈے کی بوتلیں

پیر ال دتہ :-

یہ پھر میری دال، گوشت بھری کچوریاں کیا ہوتی ہیں۔

عبد اللہ :-

اڑواش کو کہتے ہیں اور پھر یہیں بھنی ہوئی دال کو کہتے ہیں مطلب یہ  
ہے کہ ماش کی بھنی ہوئی دال اور چونکہ یہ باری ہوتی ہے اس لئے فرمایا کہ اور ک  
اور سب مسالے ڈالیں تاکہ مزید اور چھینٹی بھی ہو جائے اور بادی بھی  
مر جائے، اور گوشت بھری کچوریاں وہ ہوتی ہیں جنہیں یہاں پٹورے اور قتلہ کہتے  
ہیں۔

پیر ال دتہ :-

واہ رے مجدد تیرا کیا کہنا، واقعی یہ تو آپ نے صحیح فرمایا تھا کہ ان کو مرتے  
مر سنے بھی کھانے ہی کا خیال رہتا ہے اور جس شخص کو نزع کے وقت بھی اسٹے  
کھانے یاد آ رہے ہیں اور زبان کے مزے نہیں بھولتے وہ تدرستی میں تو خدا جانے  
کیا کیا بلا بد تر ہر پ کر تا ہو گا۔

عبد اللہ :-

کام کی بات کرو اور دیکھتے جاؤ کہ یہ مجدد اور ان کے سامنے والے کس چیز  
کے مجدد ہیں، اور ان کے مقاصد کیا ہیں۔

پیر ال دتہ :-

اچھا بتائیے کہ یہ انار و سیب کاپانی اور سوڈے کی بوتلیں کیوں فرمائی؟

عبد اللہ :-

جہاں سیب کاپانی تو مطرح قلب ہو تا ہے اور انار کاپانی نقوی معدہ اور موڈا لاضم ہو تا ہے۔

سبحان اللہ واقعی مجدد صاحب مجدد ہی ہیں مگر ہیں بیٹو ایک درجن کھانوں کو ہضم کرنے کے لئے فلواد کا معدہ چاہیے، اس لئے پہلے ہی انتظام کر گئے، ہاضم اور مقوی و مفرح سب چیزیں فرما گئے۔  
عبداللہ :-

تم ہمارے سامنے ایسی باتیں نہ کرو ہم کسی کے بزرگ کی شان میں بے ادبی نہ خود کرتے ہیں نہ کسی کو اجازت دیتے ہیں، یہ تمہیں اپنے مولویوں کی عادتیں پڑی ہوئی ہیں ہم اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے اب یہ بتاؤ کہ ان کو مرتے مرتے بھی کھانے ہی کا خیال رہتا ہے، صحیح ہے کہ نہیں۔

پیر ال دت :-

جی ہاں بالکل صحیح ہے مرتے مرتے کیا بلکہ دم نکلنے وقت بھلاؤ گھٹنے پہلے اللہ کے بندے تم خدا کو یاد کرتے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور ذکر اذکار کرتے یا اپنی امت کو درودے نمازی تلقین کر کے کوئی نیک بات بتاتے، بتایا تو کیا ایک درجن کھانے، انا اللہ وانا الیہ راجعون،

بس معلوم ہو گیا کہ یہ بیٹ کے ہی مجدد ہیں۔ اور کھانا پینا ہی ان کا مذہب ہے، اسی واسطے اس امت کے سارے مولوی بس کھانے پینے، نذر نیازوں کے ہی مسئلے کہتے ہیں۔ ہر ایک بات میں کھانا ہر ایک میں پینا اور چونکہ دیوبندی حضرات کھانے پینے میں محتاط ہیں اور نذر نیاز فاتحہ و درود کا کھانا ہر ایک کو نہیں کھانے دیتے، بلکہ کہتے ہیں کہ یہ صرف غرباء فقراء بنائی اور مساکین کا حق ہے، اس لئے یہ ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

عبداللہ :-

جی ہاں بھٹک کپ نے صحیح فرمایا، ہمارا ان کا تمام تر اختلاف صرف کھانے پینے کے مسائل میں ہی ہے، دوتہ اور چیزیں تو انہوں نے ویسے ہی بنا رکھی ہیں۔ ہم معاذ اللہ معاذ اللہ نہ خدا تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) جھوٹا جانیں نہ حضور آقا کے دو عالم فخر نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی دے ادبی کو جائز سمجھیں، بلکہ ایسا کرنے والوں کو کافر، اکفر بے ایمان کہیں، تحریر انہیں قطعاً نہیں، عمل انہیں، اعتقاد انہیں، ہمارا ان کا اختلاف محض اسی بات میں ہے کہ یہ کھانے پینے کے زیادہ شائق ہیں، جائزاً جائز کی پرواہ نہیں کرتے حلال حرام کی تیز نہیں کرتے یہاں تک کہ سود و شوت کی کمائی مخمریوں کی زنا کاری و حرام کاری کا پیسہ بھی کھا جائیں، اس کو بھی حلال یا کینہ اور مقدس جانیں اور ہم ان سب باتوں سے منع کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کھاؤ گر وہ چیز کھاؤ جس کو اللہ جل جلالہ درو سولی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال بتایا، جو شریعت میں حرام ہے۔ وہ خنزیر اور ناپاک ہے اس کے کھانے سے بچو، بس اصل اختلاف یہاں ہے۔

پیر ال دت :-

آپ تو اُممیں شریعت کی باتیں بتاتے ہیں اور شریعت کی پابندی ان کے لئے ضروری کی نہیں یہ عمل کرتے ہیں اپنے ”دین و مذہب پر“ جس کی پابندی ان کے اوپر تمام فرائض سے اہم فرض ہے مگر یہ تو بڑی منافقت ہے کہ عمل تو کریں اپنے ”دین و مذہب پر“ جس کی پابندی ان کے اوپر تمام فرائض سے اہم فرض ہے اور تاہم لیں شریعت کا، اور شریعت پر عمل کرنے والوں کو کہیں کافر، یہ تو بڑا ظلم ہے اور پرسلے درجہ کی بے ایمانی۔

عبداللہ :-

دیکھو میں بار بار منع کرتا ہوں کہ ہمارے سامنے ان کے متعلق کوئی بد افقظ نہ کہو، یہ تو ہمارے مولویوں کی تعلیم ہے گا لیاں دیتا تو بھی پیٹھ پیچھے بہت بڑا گناہ ہے۔ ہم اس کو ہرگز پسند نہیں کرتے، تم باتیں سننے رو اور جو فتویٰ دواپنے دل میں رکھو، فتویٰ وہاں جا کر لگا دیں تو صرف باتیں کرو اور متانت، سنجیدگی اور تہذیب سے کرو۔

پیر ال دتہ :-

جی ہاں معاف کیجئے میں بھول گیا، آپ تو شریعت پر عمل کرتے ہیں مگر ہمیں تو واقعی مولویوں نے ”اپنے دین مذہب“ پر عمل کرنا سکھایا ہے، انشاء اللہ آئندہ میں احتیاط رکھوں گا، مگر دیکھئے عادت جاتے جاتے ہی جائے گی، کوشش کروں گا کہ کوئی سخت لفظ زبان سے نہ نکالوں، مگر اگر پرانی عادت کی وجہ سے نکل جائے تو آپ ناراض نہ ہوں۔

## احکام شریعت کے مسائل

اچھا اب یہ بتائیے کہ آپ نے جو ابھی فرمایا کہ یہ لوگ مسودہ ثبوت اور زنا کاری جیسے خبیث کام کی کمائی کو حلال سمجھتے ہیں کیا ان کی کتابوں سے اس کا بھی کوئی ثبوت ہے؟

عبداللہ :-

ثبوت کیوں نہیں ہم انشاء اللہ کوئی بات غلط، جھوٹ بلا دلیل و ثبوت نہ کہیں گے لویہ دیکھو کوئی کتاب ہے۔

پیر ال دتہ :- یہ لکھا ہے

مجموعہ مبارکہ جامع، مسائل ضروریہ حاوی، احکام شریعیہ، معدن نکات الحفیظہ، مخزن اسرار عجیبہ، ”مسکبہ“ احکام شریعت“ مشتمل بر بعض فتاویٰ حضور پر نور اعلیٰ حضرت مجدد الملوک حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عبداللہ :- سمجھے یہ شمس کی کتاب ہے؟

پیر ال دتہ :-

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی کتاب ہوگی۔ کیونکہ آخر میں رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ مسلمان رضی اللہ عنہ تو صرف صحابہ کرام کے مقدس ناموں کے ساتھ کہتے ہیں۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ صحابی کے نام کے ساتھ حضور پر نور کیوں لکھا ہے، یہ صفت تو حضور صریحاً اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے لئے خاص ہے۔

عبداللہ :-

بھائی آپ تو بھولی باتیں کرتے ہیں، یہ خدا انخواستہ کسی صحابی کی کتاب کیوں ہوگی ”چہ نسبت خاک ربا عالم پاک“ یہ آپ کے بڑیلوی اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی کتاب ہے جو بڑیلوی مذہب کے بانی ہیں۔

پیر ال دتہ :-

ارے ایہ ان کے نام کے ساتھ حضور پر نور اور رضی اللہ عنہ کیا لکھا ہے؟

عبداللہ :-

اس لئے کہ یہ ان کے نزدیک صحابہ کرام علیہم الرضوان سے کیا، معاذ اللہ تعالیٰ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا سے عزوجل سے یہی ہوا میرے رکھتے ہیں، اس لئے ان کے لئے ایسے ایسے الفاظ استعمال کرنا مذہب میں ثواب ہے بیشک ہمارے مذہب اسلام میں ناجائز ہے۔





مسلمان اسکو جائز نہیں کہتا، لیکن انور سے شریعت اسلامیہ ناپاک اور حرام ہے میں، ہانا چاہتا ہوں کہ ”اعلیٰ حضرت کا دین و مذہب“ جو ان کی کتابوں میں سے جہت ہے اس کے متعلق کیا فتویٰ دیتا ہے، یہ عبارت جو سوال کی پڑھی تھی اس کے آگے پڑھو۔

پیر ال دتہ :- واہ سبحان اللہ یہ تو خوب لکھا ہے۔

عبداللہ :- بھائی ہمیں بھی تو سنو زبان سے پڑھو۔

پیر ال دتہ :- یہ لکھا ہے کہ

مہجد مدرسہ وغیرہ میں بعید روپیہ نہیں لگایا جاتا بلکہ اس سے اشیا خریدتے ہیں، خریدنے میں اگر یہ نہ ہوا ہو کہ حرام و کھاکر کما کہ اس کے بدلے فلاں چیز دے، اس نے قیمت میں در حرام دیا تو چیز خریدیں وہ غیبت نہیں ہوتی اس صورت میں فاتحہ و عرس کا کھانا جائز ہے اور اکثر یہی صورت ہوتی ہے مسجد میں نماز، مدرسہ میں تحصیل علم جائز ہے۔

عبداللہ :- سبھی آپ کا کیا مطلب ہو؟

پیر ال دتہ :-

یہ تو انہوں نے کمال کر دیا کہ مسجد مدرسہ وغیرہ میں بعید روپیہ نہیں لگایا جاتا، بلکہ اس سے چیزیں خریدی جاتی ہیں، بھلا کوئی ان سے پوچھے آج تک کسی نے روپوں کے بھی مکانات بنائے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ روپے سے چیزیں خریدی جاتی ہیں اور حرام اس چیز ہی کو کھا جاتا ہے جو حرام روپے سے خریدی گئی۔ اسی طرح فاتحہ اور عرس وغیرہ میں روپے تو رکھے نہیں جاتے ان کی چیزیں خرید کر لوں گھاتے بکوا کر کھے جاتے ہیں۔ تو ان مجدد صاحب کے مذہب میں روپیہ حرام ہے روپیہ کوئی نہ کھائے اور روپیہ مسجد میں نہ لگائے۔ البتہ اس حرام روپے کی

چیزیں ناپاک ہیں وہ خوب کھا سکتا ہے۔ ”اللہ وانا الیہ راجعون“ یہ تو کھلم کھلا حرام خوری کی تعلیم دے رہے ہیں اور صاف کہہ رہے ہیں کہ سب کچھ ہڑپ کر جلا مال طیب ہے، ان کے لئے کوئی چیز حرام رہی نہیں، اسی وجہ سے ان کے مولوی ہر ایک سود خوار شوت خوار زنا کار کے گھر فاتحہ وردو اور گیدھویں شریف کا ختم پڑھنے پہلے جاتے ہیں، اور خوب مزے سے تر نوالے اڑاتے ہیں۔ پھر ٹوٹپ نے بیچ کما کہ ان کا مذہب کھانا پینا ہی ہے۔

عبداللہ :-

دیکھ لیجئے یہ ان کا دین و مذہب ہے جو ان کے بڑے حضرت صاحب کی کتابوں سے ثابت ہے، اور جس پر عمل کرنا ان کے لئے نماز روزے سے زیادہ ضروری ہے، بس ہم سے ان کے اختلاف کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہم محمد اللہ تعالیٰ نہ خود حرام خوری کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔

پیر ال دتہ :-

تو یہ صافیوں کیوں نہیں کہتے کہ ہم اپنے پیٹ میں حرام جھونکھنے کے لئے دیوبندی حضرات کی مخالفت کرتے ہیں، یہ خواہ مخواہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخوں اور بدروگان دین کے انکار کی گز کیوں لیتے ہیں۔

عبداللہ :-

بھولے بھیا! اگر یہ آؤ نہ لیں تو پھر آپ کو بھٹکا کیسے؟ جس طرح راضیوں نے اہل بیت کی آؤ لے کر حضرات خلفائے راشدین علیہم الرضوان کی گستاخیاں کرنا اپنی زندگی کا مقصد اور مذہب بنا لکھا ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ اس پردے میں اپنے غیبت اغراض پورے کر رہے ہیں۔ اور فی الواقع اہل بیت اطہار کے ساتھ بھی دشمنی کر رہے ہیں۔ بعید اسی طرح یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ

دوسلم کی محبت کی آگے کر اللہ والوں اور حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاننا  
خاموش کو گالیاں دے رہے ہیں اور کافر بنا رہے ہیں نہ حقیقت میں مقصد ان کا  
بھی وہی ہے جو انصاریوں کا ہے کہ اپنا الوہید حاکمیں اور اس محبت محبت کے پردے  
میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مقدسہ کی جڑیں کاٹ کر اپنا دین (دھبہ  
رانج کریں، مگر سارا قصور لاپ کو لوں گا ہے کہ بلا تحقیق، بغیر سوچے سمجھے اندھا حد  
ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں نہ تو خود تحقیق کرتے ہیں اور نہ دوسروں کی بات سنتے ہیں،  
مرزا قادیانی تو یقیناً بہت بڑا غلام ہے جس نے دعوے نبوت کر کے کفر کیا، لیکن بد  
نصیبی تو ان لوگوں کی ہے جو بلا تحقیق محض اپنی جہالت اور ہٹ دھرمی سے اس کو نبی  
ماننے لگے اور اس کے پیچھے لگ گئے، شیطان مردود کا کام تو بھٹکانا اور غلامانہ صراطِ مستقیم  
سے ہٹانا ہے، اس کے نکرو فریب اور دھم و کفر سے بچنے کی کوشش کرنا تو ہر ایک  
مسلمان کا فرض ہے اور جو لوگ بلا سوچے سمجھے اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ وہ ہی اس  
غیبت کے ساتھ جنم رسید ہوں گے۔

### دیوبندی وہابی کیوں ہیں ؟

تو میرے بھائی آپ کے مولوی خود غرض ہیں اور جس طرح شیعہ اپنے  
بڑوں کا بنایا ہوا دین و مذہب اور مرزائی اپنے مرزا کا بنایا ہوا دین و مذہب پھیلاتا  
چاہتے ہیں اسی طرح یہ اپنے بڑے حضرت کا دین و مذہب شائع کرنا چاہتے ہیں  
کیونکہ ان کو دنیا اور دنیا کی ساری عیش و عشرت اسی دین و مذہب کی اشاعت ہے،  
آج اگر لوگ یہ دین و مذہب چھوڑ دیں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دین  
پاک پر عمل کرنے لگیں تو ان سب مولویوں کی ساری آمدنی ختم ہو جائیں اور یہ  
ساری حرام خوریاں بند ہو جائیں۔ پھر یہ طعنے مانتے قرآن کے کہاں سے ملیں؟  
اور یہ رشوتوں خرابوں اور سودی کمپانیوں کہاں سے آئیں گیارہویں چمکے ختم اور

فاتحہ دارودوں کے حلوے اور گھیریں پھر تیتوں، بیڑوں، غیر بیوں اور لپا بیوں کے  
گھر میں جاتے لگیں انکو کون دے، بس یہی فرق ہے ہم میں اور ان میں۔  
پیر الہ دتہ :-

بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ مولوی ہو کر پھر اس قدر دھوکے دے  
رہے ہیں، اور خود اپنا ایمان تو ضائع کرتے ہیں عام مسلمانوں کو بھی گمراہ کر رہے  
ہیں۔  
عبداللہ :-

عزیزم! اول تو تمہیں کیا خبر کہ تمہارے سامنے جو مفتی واعظ اور مولوی  
منہ پیٹھے ہیں، یہ حقیقتاً مولوی ہیں، یہاں تو یہ دستور ہو گیا ہے کہ جس نے دلاڑمی  
کے چار بال رکھ لئے پاک کے سامنے کہ دیا کہ میں مولوی ہوں، آپ نے اسے  
عالم دین بلکہ مفتی دین بلکہ مالک و مختار دین مان لیا، اب وہ جو کچھ بھی کہہ دے آپ  
کیلئے وہ بھڑکی لکیر اور قرآن وحدیث سے زیادہ صحیح ہے، مذہب کو خود علم ہے نہ آپ  
یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ جو کچھ یہ ہو رہا ہے صحیح ہے یا غلط، آج تک آپ نے کسی  
مولوی سے پوچھا کہ حضرت جی آپ نے کہاں تعلیم پائی ہے، آپ کے پاس کون  
سے مستند مدرسے کی سند ہے، بس جن نے آپ کے سامنے آکر کہہ دیا کہ میں  
مولوی ہوں۔ آپ نے اپنا سب کچھ دین و ایمان اس کے سپرد کر دیا۔

دوسرے یہ کہ مولوی جو ہانکونی نیکی کی دلیل نہیں، مولوی مرزائیوں  
میں نہیں، شیعوں میں نہیں، چکڑائیوں میں نہیں، وہابی مولوی نہیں ہوتے، پڑھا ہوا  
تو کم نخت شیطان بھی ہے، قادیانی مرزائی بھی عالم تھا، اور قرآن مجید شاہد ہے کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مخالفت کرنے  
والے بھی یاود نصاریٰ کے پیر اور مولوی ہی تھے۔ یہ جانتے ہوئے کہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور پیغمبر تھے، خوب پوری طاقت اور قوت کے ساتھ مخالفت کی اور ان میں سے اکثر یہی مخالفت کرتے کرتے قبروں میں چلے گئے اور جہنم رسید ہوئے تو بھائی صرف مولوی ہو جا کوئی نیکی کی وکیل نہیں، اللہ تعالیٰ اپنا ذرا پنا خوف و تقویٰ، دیانت اور قیامت کے حساب و کتاب پر ایمان عطا فرمائے، تو اس لئے میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ نہ میری بات مانیں اور نہ ان کی بلکہ اپنی عقل و غرور سے کام لیں اور خدا کے لئے سب سے پہلے یہ معلوم کریں کہ حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پاک کیا ہے، پھر فریقین کی کتابوں کا مطالعہ کریں، اس وقت آپ کو پتہ چلے گا کہ حق کس طرف ہے اور یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اگر آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک کو سمجھنے کے بعد کتابوں کا مطالعہ کیا تو انشاء اللہ حق ہماری طرف ہو گا اور بالیقین انکا کذب، دجل، و فریب آپ پر ظاہر ہو جائے، مگر مشکل یہ ہے کہ آپ توحید دین کی کتابیں دیکھتے ہیں اور نہ ہماری سنتے ہیں۔

پیر ال دتہ :-

آپ کی کتابیں دیکھنے سے تو وہ سخت منع کرتے ہیں، بلکہ یہاں تک کہتے ہیں کہ جو شخص دیوبند کی کتاب کو ہاتھ بھی لگائے گا وہ کافر ہو جائے گا اس لئے ہم نے آپ کی کتابیں نہیں دیکھیں۔

عبداللہ :-

یہ صحیح ہے اور وہ بھی سچ کہتے ہیں، کافر یقیناً ہو جاتا ہو گا تو ان کے دین و مذہب کی رو سے نہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین و اقدس کی رو سے، جس طرح ہماری کتابیں پڑھنے سے مرزا یوں کے خیال باطل ہیں ان کا مردانی کافر ہو جاتا ہے اسی طرح یہ دیوبندی و مذہب والہ اسلام کی کتابیں پڑھنے سے کافر

ہو جائے گا، مگر خیر آپ ہماری کتابیں نہ پڑھیں قرآن کا ترجمہ تو پڑھیں۔ حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ تو پڑھیں، اور اگر اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا تو کم از کم حضرت عبدالقادر جیلانی، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہی کی کتابیں پڑھیں، ان کو تو وہ بھی اپنا ہو رگ مانتے ہیں، انہیں کی کتابیں پڑھ کر دیکھو وہ کیا ارشاد فرماتے ہیں اور آپ کے مولوی کیا سیکھاتے ہیں؟

پیر ال دتہ :-

انشاء اللہ تعالیٰ میں اب ضرور ان حضرات کی کتابوں کا مطالعہ کروں گا۔  
عبداللہ :-

لب و سر احوال نکالو جس میں خاص رہنما یوں اور کچھ یوں کی کمائی کو پاک، طیب اور مقدس کہا گیا ہے، اسی کام شریعت کا صفحہ ۸۲ نکالو اور اس صفحہ کی پہلی سطر پڑھو۔

پیر ال دتہ لکھا ہے۔

س نمبر ج طواف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے، اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اس کی اس حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شہریت پر فائدہ کرنا جائز ہے یا نہیں،  
عبداللہ :-

سمجھ آپ کے اعلیٰ حضرت مجدد دہلیوی سے پوچھا جاتا ہے کہ طواف یعنی رنڈی کجبری جس کی آمدنی خالص حرام ہے، اس کی حرام کمائی کو کھا سکتے ہیں یا نہیں اب صفحہ ۸۳ کی پہلی سطر میں اس کا جواب پڑھئے۔

پیر ال دتہ :-

یہی یہاں تو حرام کمائی کھانے کو حرام کہہ دیا۔

عبداللہ :-

ہاں ہاں حرام تو کدہ دیا ہے، ذرا اطمینان رکھو آگے پڑھو ابھی ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیسا حرام کھائے، پڑھو تو سہی۔

پیر ال دتہ :-

لکھا ہے۔

اس مال کی شیرینی پر فاختہ کرہ حرام ہے، مگر جب کہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں، اس کے لئے کوئی شہادت کی حاجت نہیں اور اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لے کر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے مال حرام سے ادا کیا ہے تو اس کا قول مقبول ہو گا۔  
عبداللہ :- اب سمجھ گئے حرام کس طرح کھائے۔

پیر ال دتہ :-

استغفر اللہ یہ تو پوری حرام خوری سکھاتے ہیں، حرام کہہ کر پھر دیکھئے کس کس طرح اس کو حلال کر رہے ہیں۔ ہاں ٹھیک ہے تہاں کیوں کر چھوڑیں۔

عبداللہ :-

خیر حرام خوری کے فتویٰ تو تم لکھو میں تو ہمیں ان کا دین و مذہب دکھانا چاہتا ہوں جو ان کی کتابوں سے ثابت ہے اور تم سے پوچھتا ہوں کہ اس جو اب کا مطلب بھی سمجھے یا نہیں۔

بدکاروں کی گواہی

پیر ال دتہ :-

سمجھ تو گیا ہے، لیکن آپ بھی سمجھا دیجئے۔

عبداللہ :-

یہ فرماتے ہیں کہ خاص اس مال پر تو فاختہ حرام ہے لیکن اگر مال بدل لیا گیا ہو، یعنی روپیہ تو اگر اس کے پیسے لئے دس کا نوٹ دے کر دس روپے لے لئے تو پھر وہ پاک ہو گیا اور یہ لوگ یعنی بکھرے ہوئے ایسا ہی کرتے ہیں اگر وہ کہہ دیں کہ ہم نے حرام کا نوٹ تو اگر اس کی چیزیں خریدی ہیں تو پھر اس پر پوری اعتبار کیا جائے کسی گواہی کی ضرورت نہیں۔

پیر ال دتہ :-

یہ تو اس طرح کہہ رہے ہیں جیسے ان کے ساتھ ان کے خاندانی تعلقات ہوں کہ یہ یہ لوگ ایسا ہی کرتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ بکھرے ہوئے کے متعلق کافی تجربہ ہے، اور پھر اس پر اتنا اعتبار کہ ان کا کہہ دینا ہی کافی ہے کسی گواہی شہادت کی بھی ضرورت نہیں۔ کیا شریعت میں بھی ان کی شہادت منظور ہے۔

عبداللہ :-

آپ پھر سخت لفظ کہہ رہے ہیں ہمیں اس سے کیا مطلب کہ ان کے تعلقات کسی گس سے ہیں اور تجربات کیا گیا ہیں ہمیں تو صرف ان کا ”دین و مذہب“ دکھانا منظور ہے، رقی شریعت کی بات تو اس کا تو یہاں مذکرہ ہی نہیں ہے، یہ وہ شریعت ہے جس پر عمل کرنا ان کے نزدیک غیر ضروری ہے اور یہ ہے ان کا وہ مذہب جس پر عمل کرنا فرض سے اہم فرض ہے۔ ویسے شریعت کی رو سے ان بکھرے ہوئے کی گواہی منظور نہیں، قرآن عزیز کا ارشاد ہے

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا

(سورہ حجرات ۲۶، ع ۳)

(۲) وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا . أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ . (پ ۱۸ النور ع ۷)

اسے ایماندار و اگر کوئی بد کا شمار سے پاس کوئی خبر لے کر آئے (تو اس کا یقین نہ کرو بلکہ اس کے بیان پر گواہی طلب کرو، ان کی شامت بھی قبول نہ کرو۔ وہ لوگ فاسق و بدکار ہیں اب اس کے آگے بڑھنے، اور زیادہ وضاحت ہوتی ہے۔  
پیر ال دت :- نکھارے۔

بلکہ اگر شیرینی اپنے حرام مال سے ہی خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد (نقد جمع نہیں ہوئی یعنی حرام روپیہ و کھا کر اس کے بدلے خرید کر وہی حرام روپیہ دیا، اگر ایسا نہ ہوا تو مذہب مفتی پر وہ شیرینی بھی حرام نہ ہوگی۔  
عبداللہ :-

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر چیز خریدتے وقت دکاندار سے یہ نہیں کہنا کہ دیکھ یہ روپیہ میرے زنا کی کمائی ہے، حرام کا ہے تو پھر اس حرام کاری کے روپیہ سے جو چیز خریدی وہ بالکل پاک ہے۔ بلکہ اسی پر فتویٰ ہے۔  
پیر ال دت :-

لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ کیا فضول چرچہ مذہب ہے، بھلا آج تک کسی چور و داکو جوہاری، یا زنا کار عورت نے چیز خریدتے وقت یہ کہا نہیں ہے کہ دیکھ یہ روپیہ حرام کا ہے۔ یہ کون کہتا ہے، اور ان کے مذہب کا فتویٰ یہ کہ صرف کہہ دینے سے حرام ہوگا، اگر کہا نہیں تو حلال ہے۔ سبحان کیا منطق ہے۔ بس اب معلوم ہو گیا کہ واقعی انکا مذہب محض کھانا پینا اور حلال حرام کو ہڑپ کر چانا ہے اور پوچھ دی علماء، چونکہ ان چیزوں کو منع کرتے ہیں اس لئے یہ ان سچے مسلمانوں کی مخالفت کرتے ہیں، اور ان کو کافر کا فخر کہہ کر اپنی روٹیاں سیدھی کرتے ہیں۔

## باب دوم

### تقویۃ الایمان کی حقیقت

مگر مولانا یہ تو فرمائیے کہ میں نے تقویۃ الایمان کی جس عبارت کے متعلق آپ سے دریافت کیا تھا کہ وہ واقعی اس کتاب میں ہے، اگرچہ مجھے اب اس بات کا تو یقین ہو گیا کہ ان کے دل میں شریعت اسلامیہ کی بالکل محبت نہیں ان کا دین و مذہب ہی اور ہے اور پوچھ دی حضرات کی دشمنی کا باعث محض روٹی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس عبارت کی حقیقت سے بھی آپ مجھے آگاہ کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے گا۔

عبداللہ :- جی ہاں مجھے شوق سے سمجھئے اور پھر خود فیصلہ کیجئے کہ یہ آپ کے مدیولی اپنے دین و مذہب پر عمل کر کے دین اسلام پر عمل کرنے والے مقدس حضرات کی کس طرحے اوریاں اور اور گستاخیاں کرتے ہیں۔

### مخلوق کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی شان

پہلے یہ بتائیے خدا تعالیٰ کا مرتبہ مخلوق سے کتنا بڑا ہے؟

پیر ال دت :- بہت بڑا۔

عبداللہ :- آخر کتنا بڑا؟

پیر ال دت :- اس قدر بڑا ہے کہ اس کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔

عبداللہ :- خدا تعالیٰ اور مخلوق میں کوئی مشابہت اور مناسبت ہے؟

پیر ال دت :- نہیں نہیں ہرگز نہیں، خدا واحد ولا شریک ہے، سب کا

پیدا کرنے والا اور سب کا مالک ہے، بھلا خالق اور مخلوق میں کیا مشابہت ہو سکتی ہے۔

عبداللہ :-

واقعی صحیح کہا، لیکن یہ بتائیے کہ خدا تعالیٰ کا مرتبہ اپنی مخلوق سے زیادہ بلند ہے یا بادشاہ کا اپنی رعیت سے زیادہ بلند ہے۔

پیر ال دت :-

حضرت ایہ آپ کیا فرما رہے ہیں، بھلا خالق اور مخلوق میں کیا مناسبت ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ کا مرتبہ بہت بلند ہے، بادشاہ کا مرتبہ رعیت سے بلند تو ضرور ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے مرتبہ کی بلندی سے اس بلندی کو کیا نسبت۔

عبداللہ :-

کیوں؟ خدا تعالیٰ کا مرتبہ مخلوق سے کیوں بلند ہے، بادشاہ کا مرتبہ بھی تو رعیت سے بلند ہے، وہ بھی اپنی رعیت پر حکمرانی کرتا ہے، ان کی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے، ان کو عزت بخشتا ہے، دولتوں میں مگر فکر کرتا ہے۔

پیر ال دت :-

یہ تو آپ عجیب بات فرما رہے ہیں۔ بادشاہ اگر دیتا ہے تو خدا کا دیا ہوا دیتا ہے، بادشاہ اپنی رعیت کا مالک نہیں خالق نہیں، رازقی نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کا پیرا کرنے والا، پالنے والا اور حقیقی عزت و ذلت بخشے والا اور بادشاہ کا دینا دینا آج اگر بادشاہ رعیت کے اوپر حکمرانی کر رہا ہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ کل کو بادشاہ غلام بن جائے اور رعیت حکمرانی کرنے لگے، اور دنیا میں اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔

لیکن یہ کبھی نہ ہو نہ ہو سکتا ہے کہ بندہ خدا اور معاذ اللہ خدا بندہ بن جائے، اس لئے خدا اور بندے کے مقابلہ میں بادشاہ اور رعیت کی مثال درست نہیں ہے۔

عبداللہ :-

جزاک اللہ، ماشاء اللہ بالکل صحیح کہا لیکن یہ بتائیے کہ چہار کے مقابلہ میں بادشاہ کی زیادہ کی جس قدر عزت ہے یا بندے کے مقابلہ میں یقیناً خدا کے قدوس کی اس سے بہت زیادہ عزت ہے۔

عبداللہ :- کیوں؟

پیر ال دت :-

اس لئے کہ چہار کے اندر صرف یہی عیب ہے کہ وہ غریب و نادار ہے، ورنہ ایسے وہ سب باتوں میں بادشاہ کے برابر ہے، وہ بھی آدمی یہ بھی آدمی، پیداؤں میں برابر، موت میں برابر، کھانے پینے، سونے جانے کی ضروریات میں برابر اور تمام حوائج انسانیہ میں برابر، ہمداری و ہمدستی بادشاہ کے لئے بھی، چہار کے لئے بھی، یہ بھی سوتا ہے وہ بھی سوتا ہے، یہی ہے اس کے بھی، اس کے بھی اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ کس وقت چہار بادشاہ سے افضل ہو جائے یعنی چہار بادشاہ بن جائے اور بادشاہ جتے گا گھٹنے لگے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت میں چہار بادشاہ سے بڑھ جائے، چہار مسلمان ہو کر نیک عمل کرے اور جنت میں جائے اور بادشاہ جہنم میں رہے، لیکن خدا تعالیٰ ان تمام باتوں سے بری ہے، چہار تو سوائے ایک دو بات کے تمام باتوں میں بادشاہ کے برابر ہے، لیکن خدا کے قدوس مخلوقات کی تمام صفات سے بری ہے اور بندے اور خدا میں کوئی مناسبت، کوئی مشابہت اور کوئی مماثلت نہیں ہے اس وجہ سے چہار کے مقابلہ میں بادشاہ کی جس قدر عزت ہے، خدا کے برتر و توانا کے مقابلہ میں کسی مخلوق کی اتنی عزت نہیں ہو سکتی، اللہ کی عزت تمام مخلوق سے بہت زیادہ ہے۔

عبداللہ :-

بالکل صحیح ہے، اللہ تعالیٰ نہیں اس سے زیادہ سمجھ عطا فرمائے اب یہ پوچھتا ہوں کہ عزت کے مقابلہ میں دوسرا لفظ کیا ہے؟  
پیراں دتہ :-

عزت کے مقابلہ میں ہے ذلت، عزت والے کے مقابلہ میں لفظ ذلیل ہے۔  
عبداللہ :-

اب تم نے جو پہلے کہا ہے کہ ہمارے مقابلہ میں بادشاہ کی جس قدر عزت ہے مخلوق کے مقابلہ میں خدائے ندوس کی بدرجہا زیادہ عزت ہے، اسی کو دوسری طرح اگر یہ بیان کریں تو عبارت کیا ہوگی؟  
پیراں دتہ :-

پھر یوں کہیں گے کہ ہمارا بادشاہ کے مقابلہ میں اتنا کم عزت اور ذلیل نہیں ہے جس قدر کہ خدا تعالیٰ کے سامنے مخلوق کم عزت اور ذلیل ہے۔  
عبداللہ :-

مرحبا! بڑا اک اللہ، اب میں پوچھتا ہوں کہ جو شخص یہ بات کہے جو آپ نے کسی ہے تو کیا وہ کافر ہو جاتا ہے؟  
پیراں دتہ :-

نعم فی اللہ کافر کیوں ہوتا، بلکہ اس کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

عبداللہ :- کافر کیوں نہیں ہوتا وہ ساری مخلوق کو ذلیل کہہ رہا ہے؟

پیراں دتہ :- ذلیل نہیں کہتا بلکہ وہ تو خدا کے برتر و توانا کی شان بیان کر رہا ہے اور مقابلہ کر رہا ہے، دنیا کی بڑی سے بڑی حقیقت کا دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی ہستی کے

ساتھ اور خدائے قدوس کا مخلوق کے ساتھ اور یہ کہہ رہا ہے کہ ہمارا بادشاہ کے سامنے اس قدر کم عزت نہیں، یعنی ہمارے بادشاہ کا مرتبہ اتنا بلند نہیں ہے۔ جتنا کہ مخلوق سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا مرتبہ بلند ہے، یہ تو خالص توحید ہے اور جو اس توحید بیان کرنے والے کو کافر کہتا ہے، اس کا خود اپنا ایمان نہیں رہتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی شان کر رہا ہے۔

خدا کی عظمت کرنے والا

اور مقابلہ کر رہا ہے، دنیا کی بڑی سے بڑی حقیقت کا دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی ہستی کے ساتھ اور خدائے قدوس کا مخلوق کے ساتھ، اور یہ کہہ رہا ہے کہ ہمارا بادشاہ کے سامنے اس قدر کم عزت نہیں یعنی ہمارے بادشاہ کا مرتبہ اتنا بلند نہیں ہے، جتنا کہ مخلوق سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا مرتبہ بلند ہے، یہ تو خالص توحید ہے اور بیان کرنے والے کو کافر کہتا ہے، اس کا خود اپنا ایمان نہیں رہتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی شان کر رہا ہے۔

عبداللہ :-

بالکل درست ہے، بس یہی مطلب ہے حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کا، جو تقویۃ الایمان میں بیان فرمایا ہے۔

پیراں دتہ :-

میں صاحب یہ مطلب کہاں ہے، انہوں نے تو وہاں صاف طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے، اور اسی وجہ سے علماء ربی ان پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔

عبداللہ :-

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی میں لے آئی کرتے والے پر تو



خدا کی ہزار ہزار لعنت اور جھوٹ بولنے والے پر بھی خدا کی کروڑوں لعنتیں، لیکن میں ابھی تمہیں دکھائے دیتا ہوں کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل خدا تعالیٰ کی توحید بیان فرمائی ہے، اور یہ ہمارے مولوی جو ان پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں یہ اپنے دین و مذہب پر عمل کرتے ہیں، کیونکہ ان کے مذہب میں توحید نہیں ہے۔ تمام عقاید شریک ہیں۔ اس لئے ہر توحید پرست کو یہ کافر کہتے ہیں۔

پیر ال و تہ :-

یہ تو سخت تعجب کی بات آپ سنا رہے ہیں۔ اچھا ذرا تقویۃ الایمان تو دکھائیے۔

عبداللہ :-

لہجے یہ تقویۃ الایمان ہے، وہی کے علمی پریس میں چھپی ہے۔ اس کا صفحہ ۱۳ نکالے اور یہ نیچے کی عبارت پڑھئے، انشاء اللہ بالکل صاف اور صریح مطلب سمجھ میں آجائے گا، اس آیت سے شروع کیجئے اور باکو از بند پڑھیے۔

پیر ال و تہ :- تحریر ہے۔

وَ اِذْ قَالَ لِقْمَانُ لِابْنِهِ وَ هُوَ يَعْطَلُ يَبْنِي لَا تَسْجُدْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَهَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

ترجمہ :- اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۃ لقمان میں، جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے اور وہ بے نصیحت کر رہا تھا اس کو اسے بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا، یہ ملک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے۔

ف :- یعنی اللہ تعالیٰ نے لقمان کو عظیم دی وہی تھی، سو انہوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کو حق اور کسی کا کچھ دینا اور جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دینا تو بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذیل سے ذیل کو دیدیا، جیسے

بادشاہ کا تاج ایک چھار کے سر پر رکھ دیجئے۔ اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے، چھار سے بھی ذیل ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوا کہ شرک سب بیہودے سے بڑا عیب ہے، اور یہی حق ہے اس واسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بیہودوں کی بے ادبی کرے، سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسی کی بے ادبی ہے۔

عبداللہ :-

بس اس تمام عبارت کو پڑھ لیا، ایمان و دیانت سے بتائیے کہ اس میں کسی صورت سے بھی معاذ اللہ تعالیٰ حضور آقاؐ کے کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی کا کوئی پہلو نکلتا ہے؟

تقویۃ الایمان کی عبارت کا مطلب

پیر ال و تہ :-

مطلقاً نہیں بالکل نہیں، بلکہ انہوں سے تو چھار اور بادشاہ کے مراتب کا مقابلہ کر کے بتایا کہ مخلوقات کا مرتبہ و عزت اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اس سے بہت زیادہ ہے، جتنی کہ چھار کے مقابلہ میں بادشاہ کی توہین ہوتی ہے، تو خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ ہے ادنیٰ و گستاخی ہے، کیونکہ چھار تو سوائے مرتبہ شاهی کے تمام باتوں میں بادشاہ کے برابر اور تمام باتوں میں اس کا شریک ہے مگر مخلوقات کسی امر میں بھی خدا جیسی تو خدا کی شریک نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بادشاہ کا مرتبہ بہت اہم و انتہائی نہیں ہے، جتنا خدائے قدوس کا مرتبہ و عزت مخلوقات سے بلند ہے۔

عبداللہ :-

جراک اللہ بالکل صحیح ہے، اب بتائیے کہ اس توحید کو ثابت کرنے والا کیا معاذ اللہ کا فر ہو گیا؟

پیراں دے :-

نمود باللہ من ذالک - بلکہ یہ تو ایمان کی بنیاد ہے، اس طرح تو اگر کافر توحید ثابت کرے تو مومن ہو جائے، مومن کیسے کافر ہو سکتا ہے، اور پھر یہ بریلوی کس قدر غضب کرتے ہیں کہ ہمیں بس فقط ایک فقرہ سنا ہے، نہ اول نہ آخر اور ایک فقرہ سنا کر خود ہی اس کا مطلب نکال دیا کہ اس سے معاذ اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر رہے ہیں۔ یہ تو بہت بڑا دھوکہ، بددیانتی اور اعتماد پر کی خیانت ہے کہ کسی کی عبارت پوری میان نہ کی جائے اور غلط مطلب بتا کر اس پر کفر کا فتویٰ لگا دیا جائے۔

عبداللہ :-

بھائی یہ تو ان کا دین و مذہب ہے، آپ نے ابھی دیکھا ہی گیا ہے، اگر آپ ان تمام اعتراضات کو دیکھیں جو بے ہمارے حضرات پر لگاتے ہیں اور جن کی وجہ سے ان مقدس حضرات کی تکفیر کرتے ہیں تو انشاء اللہ سب میں یہی بددیانتی کار فرمایا نہیں گئے۔ سب عبارتوں کو ایسے ہی توڑ پھوڑ کر بیان کیا گیا ہے، اور ایک عبارت بھی ایسی نہیں کہ جو پوری سنا لی جاتی ہو اور پوری سنا نہیں بھی کیونکر، پوری اگر سنائیں تو پھر ان کا مطلب پورا نہیں ہوتا۔

کفر کے فتوؤں کی اصلی وجہ

اور آپ کا یہ کہنا کہ خواہ مخواہ کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ میرے سپرد سے سادھے بھائی بھلا کوئی اتنا بڑا کام خواہ مخواہ بھی کرتا ہے، بلکہ ان کی توسل کی

ساری دنیاوی لذتیں اور عیش و عشرت صرف انہی فتوؤں پر منحصر ہیں، آج اگر یہ اس قسم کے فتویٰ دیتے چھوڑ دیں۔ اور مسلمانوں کا ہمارے حضرات سے صحیح تعلق ہو جائے تو خدا کی قسم ان کی سناری و کانداریاں ختم ہو جائیں، روٹیاں بند ہو جائیں، عشرتیں خاک میں مل جائیں اور ان سب کی دوایتیں ملیا میٹ ہو جائیں، پھر فاتحہ، ختم، ورد کی روٹیاں کون دے، نیازوں کے مرغی کھائے اور نذرانوں کے تروتازہ حلوے ان کو کون دے، وہ تو پھر غریب و مساکین کے گھروں میں جائیں۔ پھر وعظ کی مینسین انکو نہ ملیں۔ فتوؤں کی اجرتیں ختم ہو جائیں۔ الغرض ان بچاروں کی ساری دنیا ہی ختم ہو جائے عیش و عشرت کے مستروں سے اٹھنا پڑے اور خود کما کر کھانا پڑے، بس یہی سبب ہے ان تمام فتوؤں کا، ورنہ خدا گواہ ہے ہم لوگ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پاک کی خاک کی بے ادبی کرنے والے کو بھی بے ایمان جانتے ہیں، نہ ہم فاتحہ کے مخالف، نہ ختم درود و ایصال ثواب کے مخالف جو ہیں فقط اس بات کے ہیں کہ غریبوں کا حق غریبوں کو ملے، یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ سب کچھ ہمیں دو۔ لب ہمیں بدنام کرنے کے لئے اور تو کوئی یہمانہ نہیں، بس عبارتوں کو کات چھانٹ کر ایک کو اٹھا فقرہ توڑ پھوڑ کر لوگوں کو سنا دیا، اور اس کا مطلب خود گھڑ کر سمجھا دیا کہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے، اور آپ لوگ ہیں کہ اصل کتب دیکھتے نہیں اور اندھا دھند ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اور کافر کا فر کی رٹ لگا رہے ہیں۔ آپ کے مولوی تو بھلا ایمانداروں کو کافر کہہ کر اپنی دنیا بھر رہے ہیں، لیکن آپ کو کیا فائدہ ہے کہ دین بھی خراب کریں اور دنیا بھی، ان کو اپنی دولت و دنیا بھی دیں اور ان کی وجہ سے دین بھی ضائع کریں۔

اپنی ماں کی گستاخی کرنے والا تو ہے۔

اس لئے یہ جو ہر جلسہ میں، ہر تقریر میں ویوہدیوں سے منسوب کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں شائع کرتے ہیں تو فی الواقع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والے یہ ہوتے۔ بالظہر جس کسی بد فقیہ شیطان نے اگر گستاخی کی بھی تو ایک دفعہ کی ایک کتاب میں کی اور یہ ہزاروں رسالوں میں، کتابوں میں، تقریروں میں، تحریروں میں، وعظوں میں درس میں، بیروں کو پھیلوٹوں کو رٹا کر ان گستاخیوں کی اشاعت کر رہے ہیں۔ تو فی الواقع گستاخی تو انہوں نے زیادہ کی اور حقیقتاً یہ ادب یہ ہوسے۔ پھر یہ جس قدر منافقت ہے کہ دعویٰ کریں محبت کا، گستاخیوں کا التزام لگاتیں دوسروں پر اور بے ادبی کریں خود، تو یہ بہت بڑا دھوکہ فریب اور کھسپے، یہ لوگ خدا کو کہا جواب دیں گے۔  
عبداللہ :-

تم نے پھر ایک لفظ سخت کہا، بھائی میں بار بار تم سے کہہ چکا ہوں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کہ ہم سے کہنے والا تعالیٰ پاہد ہیں اور آپ کی سنت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بڑے سے بڑے دشمن کے لئے بھی سخت لفظ نہیں فرمایا۔ اس لئے ہم ان کے لئے نہ کوئی سخت لفظ خود اپنی زبان سے نکالتے ہیں اور نہ کسی دوسرے سے سنا کر اور کرتے ہیں، میں کوئی وعدہ آپ کو منع کر چکا اور آپ وعدہ بھی کر چکے ہیں لیکن پھر آپ کو پرانی عادت اپنے وعدے پر قائم نہیں رہنے دیتی۔ اب آپ پہلے مجھ سے پختہ وعدہ کریں کہ آئندہ ایسے الفاظ قطعاً نہیں گئے تو میں آپ سے بات کروں گا ورنہ میں نہایت سن کر خود کو گھٹا کرنا نہیں چاہتا۔  
پیرا اے :-

معاف فرمائیے میں کیا کروں عادت سے مجبور ہوں، لیکن انشاء اللہ تعالیٰ

## گستاخ و بے ادب کون؟

پیرا اے :-

تو جب ویوہدی حضرات نے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نہیں کی اور یہ خود بخود اپنی طرف سے ایسے الفاظ کہتے ہیں کہ ویوہدیوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عا و اللہ تعالیٰ پیارا کر کے برا کر دیا تو حقیقتاً گستاخی کرنے والے تو یہ خود ہوتے اور نام لیتے ہیں دوسروں کا۔ اول تو ویوہدی حضرات نے گستاخی کی جس اور اگر بالفرض محال کوئی کم فقیہ گستاخی کرے بھی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اور مومن کا ایمان بہ سکھاتا ہے کہ ان سے اوہدیوں کو زبان پر بھی نہ لایا جائے، شیعہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی گستاخیاں کرتے ہیں تو ہم نے تو آج تک کسی سنی مولوی صاحب سے کیا کسی لچے لٹکے سے بھی کبھی نہیں سنا کہ شیعہ کی گستاخیوں کا تذکرہ کرتے وقت انہیں گندے الفاظ کا گانا پھرے اور اگر کوئی بیوقوف ایسا کرنے لگے تو سب اس کو برا کہیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی کسی کو مال کی گالی دے تو کیا وہ جب اس گالی کا ذکر کرے گا تو بیوہدی بھی گالی دے کر لوگوں کو سنائے گا کہ کسی غیرت مند شریف کوئی گالی ایسی بات کو گوارا نہ کرے گا کہ ہر مجلس میں اپنی ماں کو گالیاں دیتا پھرے، بلکہ اول تو اس کا تذکرہ ہی نہ کرے گا اور اگر مجبوراً کہیں کرنا بھی پڑے گا تو صرف اتنا کہہ دے گا کہ اس نے میری والدہ کی گستاخی کی اور ان کو بہت گندی گالی دی، اگر ہر مجلس میں خاص وہی گالی دیکر سنائے گا تو یقیناً اس کی ماں بھی گندے گی اور ہر شریف سمجھدار انسان کے کہہ گا کہ خدائے گالی دینے والے سے ایک دفعہ گالی دیکر اپنا منہ کالا کیا، تعالیٰ میں دی، علیحدگی میں دی، کسی نے سنی کسی نے نہ سنی، لیکن تو پھر بے معمول میں ہر روز گالیاں دیتا ہے، تو سب کو سناتا ہے۔ اصل گالیاں دینے والا ویوہدی



## حضورؐ کی گستاخیاں کرنے والے بہ نصیب

جس طرح تم نے ابھی ابھی تقویۃ الایمان گونڈ کچھ کر اس کے مضمون کو ایمانی مضمون کہا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح ہمارے حضرات کے تمام مضامین کو ایمانی خالص اسلامی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے عین شریعت مطہرہ کے مطابق پاؤ گے، مگر مشکل تو یہ ہے کہ تم دیکھتے ہی نہیں ہو، اور رہا تمہارا یہ کہنا کہ بریلوی حضرات کے دل میں عشق و محبت ہے اس لئے وہ بے ادبی اور گستاخی کرنے والوں کی گستاخیاں ظاہر کرتے ہیں اور سب کو بتاتے ہیں تو پہلے تو آپ نے ابھی ابھی کہا ہے کہ گستاخیوں اور گالیوں کو بار بار دہرانے والا اور ہر مجلس و محفل میں ہر کتاب اور ہر رسالے میں لکھنے والا ہر فقرہ و عطف میں بیان کرنے والا خود گستاخ ہے اور یقیناً بے ادب ہے، لیکن خیر اگر اس بات کو تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ بھی دیا جائے تو یہ بتایا ہے کہ آج تک سوائے دیوبندی حضرات کے اور کسی نے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کی ہیں۔

پیر ال دتہ :- جی ہاں بہت سے لوگوں نے

عبداللہ :- مثلاً ان کا نام لیجئے ؟

پیر ال دتہ :- نام تو میں جانتا نہیں۔

عبداللہ :- کیوں نہیں جانتے اور تمہارے مولویوں نے ان کے نام کیوں نہیں بتائے، جب تم کہتے ہو کہ ہر ایک گستاخی دے لوئی کرنے والے کی بد زبانیاں ہمیں بتاتے اور سکھاتے ہیں تاکہ ہم ان لوگوں سے چمکی تو پھر سوائے دیوبندی حضرات کے اور لوگوں کے نام اور ان کے وہ ضیبت فقرات جنہیں کیوں نہیں بتائے گئے۔

پیر ال دتہ :-

یہ تو خدا جانے کیوں نہیں بتائے، شاید اور ایسے بے ادب نہ ہوں گے۔  
عبداللہ :-

خدا تو جانتا ہی ہے لیکن خدا نے تمہیں بھی تو عقل اسی لئے دی ہے کہ تم بھی جانو، دیکھئے آپ نے کبھی سنا ہے کہ قادیان میں ایک شخص پیدا ہوا اور اس نے دعوائے نبوت کیا، پھر اس نے آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کی اور تمام صحابہ کرام کی اٹلی بیت اطوار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تمام اولیائے کرام پر جہم اللہ کی، بلکہ خود خدا کے قدوس جل جلالہ و اعظم شانہ کی، قرآن ہی، حدیث کی، تمام محدثین مفسرین مومنین، مسلمین کی سخت سے سخت گستاخیاں کی ہیں اور گندے سے گندے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

پیر ال دتہ :- جی ہاں یہ تو معلوم ہے کہ قادیانی نے دعوائے نبوت کیا اور اس نے بہت کچھ گستاخیاں بھی کی ہیں۔

عبداللہ :- ان گستاخیوں میں سے چند ایک بیان کرو ؟

پیر ال دتہ :- مجھے تو معلوم نہیں ہیں۔

عبداللہ :- کیوں ؟ جب ہر ایک گستاخی کی گستاخیاں تمہیں بتائی جاتی ہیں تو مرزا کی گستاخیاں کیوں معلوم نہیں ؟

پیر ال دتہ :-

وہ تو ہمارے مولوی صاحبان نے نہ کبھی ہمیں بتائیں، اور نہ کسی رسالہ میں انہوں نے لکھیں، یہ تو دیوبندیوں ہی کے متعلق رسالے لکھتے ہیں اور ہمیں متعلق کہتے رہتے ہیں۔

عبداللہ :- شیعہ بھی گستاخیاں کرتے ہیں یا نہیں؟  
پیراں دتہ :- جی ہاں کرتے ہیں۔

عبداللہ :- بتائیے کیا کیا گستاخیاں کرتے ہیں۔

پیراں دتہ :- یہ بھی معلوم نہیں کیونکہ ہمیں کبھی بتائی ہی نہیں۔

عبداللہ :- اچھا عیسائی اور آریہ وغیرہ جو آئے دن اسلام پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں، اور اس طرح سے اللہ جل جلالہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں اور سخت بے ادبیاں کرتے رہتے ہیں وہ چند ایک بتاؤ؟

پیراں دتہ :- کیا وہ بھی گستاخیاں کرتے ہیں؟

عبداللہ :- آف تمہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں۔

پیراں دتہ :- نہیں ہمیں تو معلوم نہیں، ہمارے مولوی صاحبان نے تو کبھی ان کا ذکر بھی نہیں کیا۔

دیوبندی اور کفر کا فتویٰ

عبداللہ :-

تو اب بتاؤ کہ مرزا فی اور افغی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کریں، حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس جائیوں کو سخت سے سخت گالیاں دیں وہ تو ہمیں نہ رٹائی جائیں، نہ رسالوں میں لکھیں نہ تقریروں میں بتائیں۔ آریہ اور عیسائی سخت سے سخت اعتراضات کریں ان کا ذکر تک بھی ہمارے سامنے نہ آئے یہ صرف دیوبندیوں کے ہی پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑ گئے حالانکہ دیوبندیوں نے نہ وہ خبیث کفریہ ملعونہ فقرات لکھنے نہ خود کہیں نہ کسی کو کہنے دیں بلکہ جو کہہ اس کو کافر، اکفر، بے ایمان کہیں، مرزائی، شیعہ گالیاں دیتا ہوتا مذہب جائیں، ثواب سمجھیں، علی الاعلان ان گالیوں کی تبلیغ

کریں، عیسائی روزانہ کھلم کھلا اسلام کے اوپر اعتراض کریں، آریہ طرح طرح کی ہتھتیاں لگائیں مگر اور کسی کا نام تک بھی نہ لیں، یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری محبت اور عشق کے دلوں، ہمارے کے سارے جذبات صرف دیوبندیوں کو ہی گالیاں دینے کے لئے کیوں وقت ہو گئے۔ عشق ہے تو ہر ایک مخالف کی مخالفت کریں اور ان کی بھوسوں کو مٹائیں، لکھ لکھ کر اسی طرح تردید کریں، جس طرح دیوبندیوں کی کرتے ہیں۔ آخر یہ کیا بات ہے کہ اور تو کسی کا نام تک نہیں اور فقط دیوبندیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے۔

پیراں دتہ :-

واقعی ہے تو تعجب کی بات، مگر وجہ سمجھ میں نہیں آتی، حقیقت میں ہوتا تو یہی چاہئے تھا کہ ہر ایک مخالف کی اسی طرح مخالفت کرتے لیکن اردوں کا تو تذکرہ بھی نہیں ہے، فقط دیوبندی کا ہی وظیفہ پڑھایا جاتا ہے، یہ راز میری بھی سمجھ میں نہیں آیا، آپ ہی فرمائیے۔

عبداللہ :-

وجہ تو انشاء اللہ پھر کبھی بتاؤں گا، لیکن اس سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ حیثیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و ادب ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ بلکہ دیوبندی حضرات کی عدولت ہے، ورنہ ہر ایک مخالف کی مخالفت ظاہر کرتے۔

پیراں دتہ :- جی ہاں اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے، لیکن یہ عدولت کیوں ہے؟

عبداللہ :- بتا دوں اور تو نہ مانو گے۔

پیراں دتہ :- نہیں رہا سننے کی کیا بات ہے فرمائیے۔

عبداللہ :- اصلی بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اور یہی وجہ ہے حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت

کریہ پر عمل نہیں کرتے، سنت پر عمل کرنے سے ان کی ویلوی مفاد اور آمدنیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے انہوں نے تو اپنا علیحدہ ایک دین و مذہب بنالیا اس پر عمل رکھتے ہیں، اور علمائے حقانی کی وہ جماعت جس نے تمام دنیوی عزتوں، نیک نامیوں اور شہرتوں اور آمدنیوں کو پائے حقارت سے ٹھکر کر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت ادب و احترام کو ہی اپنی زندگی کا مشغلہ بنالیا، خو علم دین پر ہتے ہیں، دوسروں کو پڑھاتے ہیں، سنت پر پورا پورا عمل کرتے اور دوسروں کو پابند سنت بناتے ہیں، انکو ہمارے مولویوں نے وہابی اور کافر کہنا شروع کر دیا اور غصہ صرف یہ ہے کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تعظیم کیوں کرتے ہو، اسلام کی اشاعت کیوں کرتے ہو اور سنت کے خلاف کیوں نہیں کرتے، یعنی یوہودیوں کو وہ اپنے تمام دنیوی مقاصد کے حصول میں ایک زبردست رکاوٹ محسوس کرتے ہیں، اس لئے وہ ہر لمحہ ان کو برا کہنے میں مصروف رہتے ہیں۔

مثلاً دیوبندی مولوی، فتویٰ پر، نکاح پر تقریر پر کوئی معاوضہ نہیں لے گا اور یہ لیتے ہیں، اسی طرح، ذکوۃ، صدقہ، خیرات، میراث وغیرہ کا مال سب کچھ کھا جاتے ہیں اور دیوبندی کھانا گناہ سمجھتے ہیں، اور منع کرتے ہیں، کیونکہ شریعت محمدی کا حکم یہی ہے، تو یہ اس قسم کی کھلی ہوئی باتیں ہیں کہ ہر شخص جس کے دماغ میں تھوڑی سی بھی عقل ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ دیوبندی اور غیر دیوبندی مولوی میں فقہانی تنازع اور دنیوی جھگڑا ہے اور مذہب صرف آڑ ہے، اور کچھ نہیں۔

اور حاشا کہ جس قدر عقائد خبیث کی تمت ہم پر لگائی جاتی ہے ہم سب ان سے بڑی ہیں، بیزار ہیں، ویسے خبیث عقائد رکھنے والوں کو خارج از اسلام اور بے ایمان جانتے ہیں جرم صرف یہی ہے کہ الحمد للہ ہم دین کو دنیا کی وجہ سے نہیں بیچتے

اور دنیا کے بدلے حضور اقدس و عالی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت فروخت نہیں کرتے، ہم تمام دنیا اور دنیا کے تمام تعلقات اور نعمتوں باندھ دوںوں جہاں کی تمام نعمتوں سے بالا و برتر، اعلیٰ و افضل حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو سمجھتے ہیں، اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کرنا، آپ کے حکم کو دنیا کی تمام طاقتوں احکام سے بالا کرنا، آپ کے طریقہ مبارک کو تمام عالم کے طریقہ سے افضل و بہتر جان کر عمل کرنا ہماری زندگی کا مقصد و حید ہے اسی پر ہم بیٹھا چاہتے ہیں اور اس پر مرنا۔

پیر ال دہ :-

یہ تو آپ نے عجیب بات سنا کی کہ ان کے دلوں میں محبت و تعظیم ہیں۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے، ان کا تو رات دن یہی مشغلہ ہے یہی وظیفہ ہے، یہی تقریر ہے یہی تحریر ہے کہ محبت کرو محبت، کردو، محبت کے بغیر نجات نہیں سب عمل دیکار ہیں بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ خود انکے دلوں میں محبت نہ ہو۔

عبداللہ :-

میرے عزیز! اگر یہ محبت محبت کا وظیفہ نہ پڑھیں تو پھر ان کے جال میں کون پھنسے، آج جو حکام سیدھے سادے مسلمان کو پھنسانا چاہتے ہیں وہ سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی آؤ لیتا ہے، اچھا مڑائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لب و محبت کرنے والے ہیں یا گستاخ و مخالف؟

پیر ال دہ :- سخت بے ادب، گستاخ، مخالف اور دشمن اسلام ہیں

عبداللہ :- کیوں؟

پیر ال دہ :- اس لئے کہ وہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف عمل کرتے ہیں ان کے بہت سے عقیدے اسلام کی خلاف ہیں۔

عبداللہ :-

لیکن آپ نے کبھی ان کی تقریر بھی سنی ہے اور کوئی کتاب بھی دیکھی ہے۔

پیراں دتہ :-

ہاں ایک دفعہ ان کے سالانہ جلسہ پر لاڈل پبلیک کے ذریعہ تقریر سننا رہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ کم خط بھی خوب تحریف کرتے ہیں اور خود کو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اور ایک چھوٹا سا رسالہ بھی دیکھا تھا اس میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی تعریفیں اور فضائل لکھے تھے۔

عبداللہ :-

عزیم! سمجھ لو کہ جس طرح وہ اپنی زبان سے تعریفیں کرتے ہیں۔ محض سیدھے سادے مسلمانوں کو چھٹانے کیلئے۔

### مرزائی اور بدعتی ایک ہیں

اور وہ حقیقت مقصد تو اپنے مرزا کے دین کو پھیلانا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنا ہے، بعینہ اسی طرح تمہارے ان مولویوں کا مقصد یہ ہے کہ عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے لمبے لمبے خطبات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے القابات بیان کئے۔ اور زور شور سے حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کئے وعظ کئے سیدھے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کیا اور پھر خوب اپنے اعلیٰ حضرت کا دین و مذہب پھیلایا اور جس طرح دین مرزائی کی مخالفت کرتے والے ہر ایک ایماندار کو مرزائی کا فرکتے ہیں بالکل اسی طرح جس نے ان کے دین بدعتی کی مخالفت کی اسے انمول نے پورے زور و شور سے کافر کہنا شروع کر دیا، اصل میں جیسے مرزائی، شیعہ اور دوسرے گمراہ فرقے ہیں اسی طرح اسلام میں یہ بھی ایک گمراہ فرقہ پیدا ہو گیا ہے، اور اس کی بھی اللہ والوں سے ضد ہو گئی ہے۔

بدعتی گمراہ فرقوں میں سے ہیں۔

پیراں دتہ :-

یہ تو عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے، مجھے ان کا یقین نہیں آتا اگرچہ یہ بات تو ضرور ہے کہ دیوبندی زیادہ تر نماز روزہ کے پابند ہوتے ہیں اور صدقہ خیرات بھی زیادہ نہیں لیتے اور ہمارے مولویوں کے ملنے والے کیا خود مولوی بھی کچھ ایسے شریعت کے پابند نہیں ہوتے اور صدقہ خیرات تو بڑے بڑے مولوی صاحبان لے لیتے ہیں۔ اس وجہ سے آپ کی اس تقریر سے مجھے اپنے مولویوں پر شک ضرور ہو گیا لیکن میں اپنے پورے اطمینان و یقین کے لئے عرض کرتا ہوں کہ کیا آپ کے پاس اس کی کوئی سند بھی ہے کہ ان کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اور جو زبان سے تعظیمی الفاظ نکالتے ہیں، یہ محض دھواں و دھوکہ اور ظاہر واری ہے۔

عبداللہ :-

اگر ثابت کر دیا تو پھر کیا ہوگا۔ اہلسنت تو پھر بھی دینی رہیں گے اور ہم پھر بھی وہابی کے وہابی ہی رہیں گے، اس لئے کیا فائدہ کام کی بات کر دینا باتیں چھوڑ دو۔

پیراں دتہ :-

میں فائدہ کیوں نہیں ضرور ہے ہم پھر ان کو اہلسنت کیسے کہہ سکتے ہیں پھر تو وہ دشمن خدا ہوئے۔

عبداللہ :-

وہ اہلسنت ایسے رہ سکتے ہیں کہ جب آپ ان سے جا کر یہ باتیں کہیں گے تو وہ فوراً کہہ دیں گے کہ یہ کسی وہابی نے تمہیں بتلایا ہے، اور غلط ہے، پس تمہارے لئے ان کا اتنا ہی کہنا کافی ہو جائے گا، میری دیکھنے کی دماغ سوزی کو ان کا



ایک فقرہ بیکار کر دے گا۔ اور پھر آپ بھی مجھے ہی گالیاں دیں گے کہ دیکھو دیوبندی نے کیا جھوٹ بولا، اس لئے یہ سلسلہ رہنے ہی دو۔  
پیر ال دتہ :-

میں صاحب ایہ کیسے ہو سکا، آپ آج مجھے ان کی کتابیں دکھائیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی ملاقات سے مجھے بہت فائدہ چچا اور اس تمام تقریر کا میرے دل پر خاص اثر ہوا۔ اب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کے بھانسنے میں نہیں آسکتا بلکہ سو کروں گائیں وہ لیل سے کروں گا۔  
عبداللہ :-

اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر استقامت عطا فرمائے، واقعی یہ ایمان کا معاملہ ہے، اس میں بغیر سوچے سمجھے کسی کی تقلید نہیں کرنی چاہیے۔

## باب سوم

نقل کفر کفر نہ باشد

کتاب دیوبندیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

علیہا تسعة عشر

تینچہ دعا کہ کچھ تو مجھے درویدہ عشق

اول تو دل کی چوٹ پھر اسی دنگی ہوئی

بڑے گستاخ و بے ادب :-

اچھا ادب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خود انہوں نے ان کے اصافروانکار نے، پیروں نے، مریدوں نے صراحتاً کھلم کھلا انبیاء علیہم السلام کی اور خاص سید الانبیاء حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی، گستاخی اور زبردست توہین کی ہے۔

پیر ال دتہ :-

کیا انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی و بلی صراحتاً کی ہے؟

عبداللہ :- ایک دفعہ نہیں بارہا، لو میں ابھی آپ کو دکھائے دیتا ہوں۔ آپ ہواشریات حکیم احمد صاحب خطیب مسعود زیر خان لاہور کو تو چانتے ہیں۔

پیر ال دتہ :-

جی ہاں اچھی طرح واقف ہوں بہت سے وعظ سے ہیں، اشعار بڑی سریلی گوواز سے پڑھتے ہیں اور بریلوی حضرات کے بہت بھاری بحر کم مولوی ہیں۔

عبداللہ :- انکی ایک کتاب ہے ”عراق غم“ وہ بھی کبھی آپ نے پڑھی ہے؟

پیر ال دتہ :- نہیں، ہم تو سنا ہے دیکھی کبھی نہیں۔

## پہلی گستاخی

عبداللہ :-

اللہ کے ہمد و دیہدیوں کی کتابیں پڑھنے سے توبہ پائی ہو جاتے ہو اس لیے مولویوں کی کتابیں پڑھا کرو تا کہ اس سے ہی ان کو کچھ حقیقت معلوم ہو۔ گو یہ ہے "اوراق غم" اس کا صفحہ ۲ نکال کر پڑھو۔  
پیراں دیتے :- لکھتے ہیں۔

وہ آدم جو سلطان مملکت تھے وہ آدم جو متوجہ نتائج عزت تھے، آج ڈکار تیرے مدلت ہو گئے۔

عبداللہ :-

مطلب سمجھ جو، فرماتے ہیں کہ وہ آدم علیہ السلام جو بہشت سلطنت کے بادشاہ تھے اور وہ آدم علیہ السلام جن کو عزت کا تاج پہنایا گیا تھا۔ آج ذلت و خواری کے تیر کا شکار ہو گئے۔

پیراں دیتے :-

لا حول ولا قوۃ، لا حول ولا قوۃ، استغفر اللہ، نفوذ باللہ ایک جلیل قدر پیغمبر خلیفۃ اللہ ابوالمہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسے الفاظ، نفوذ باللہ، استغفر اللہ یہ تو کھلم کھلا رد و دست تو ہیں ہے کہ نبی کا نام لے کر کہا جائے کہ وہ "ذلیل" ہو گیا، اور پھر یہ کہ ذلت کے تیر کا شکار ہو۔ نفوذ باللہ، نفوذ باللہ۔  
عبداللہ :-

دیکھ لیجئے یہ ہیں وہ جو اب اب کاؤ ہندو راہ پیٹتے پیٹتے شتم ہوئے جاتے ہیں۔ خود نام لے کر ایسے کر رہے کہ یہ الفاظ نکالتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو انبیاء

علیم السلام کی توقیر کرتے ہیں اور ان کو برا کہنے والوں کو برا سمجھتے ہیں، مگر یہ ذمہ دینی انبیاء علیہم السلام کی گستاخیوں کو ان غریبوں کے سر اٹھی تھوپتے ہیں۔  
پیراں دیتے :-

معلوم ہو گیا کہ گستاخی یہ خود ہیں اور اسی واسطے خود بھی گستاخیاں کرتے ہیں اور دوسرے بے گناہوں کے ذمہ الزام لگا کر بھی گستاخیاں کرتے ہیں۔  
عبداللہ، بی ہاں معاملہ تو یہی ہے۔

## دوسری گستاخی

اب انہی ابو الحسین صاحب کا دوسرا ارشاد ملاحظہ فرمائیے یہی کتاب "اوراق غم" کا صفحہ ۱۱۳ نکالے اور یہاں سے پڑھیے۔  
پیراں دیتے :-

تحریر فرماتے ہیں۔

آٹکائے مدینہ رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت سے رائجہ انقال پائی، اس لئے کہ بعد کمال زوال ہوتا ہے  
چو آفتاب نصف النہار یاق کمال  
مقرر راست کہ روئے تمدن سوئے زوال  
عبداللہ :- بس اب اس کا مطلب سمجھائیے

پیراں دیتے :- آپ سمجھائیے فارسی کا شعر ہے سمجھ میں نہیں آیا۔

عبداللہ :- حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جب آپ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم، الایہ، نازل ہوئی تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت میں اپنے انقال کی خوشبو پائی کیونکہ

کمال کے بعد زوال ہوتا ہے۔ ترجمہ شعر کا یہ ہے کہ جب سورج نصف النہار یعنی دوپہر کو پورا اکمال پالیتا ہے تو پھر لازمی طور پر اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

پیرا دتہ :- یہ زوال آفتاب سے کیا مراد ہے۔

عبداللہ :-

بھائی میاں! آپ کے مولانا جن کو عرف عام میں ”بڑے بھیا“ کہا جاتا ہے، فرماتے ہیں کہ جس طرح نصف النہار پر پہنچنے اور کمال حاصل کرنے کے بعد آفتاب کا زوال ضروری ہے۔ اسی طرح حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمالات عالیہ کا آفتاب جہاں تاب جب کمال کو پہنچ گیا تو (معاذ اللہ) اس کا زوال بھی ضروری ہوا، کیونکہ بعد کمال زوال ہوتا ہے۔

پیرا دتہ :-

توبہ توبہ توبہ، یہ زوال کا لفظ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان عالی میں لائے ہیں۔

عبداللہ :- جی ہاں دیکھ لو کتاب ہمارے ہاتھ میں ہے، خود تم نے عبارت پڑھی ہے۔

پیرا دتہ :-

لاحول ولا قوۃ یہ تو نہایت زبردست بے ادبی ہے یہ کہنا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب کمال کو زوال آگیا اس سے بڑھ کر اور کیا گستاخی ہو سکتی ہے، مگر مجھے یقین نہیں آتا کہ ”بڑے بھیا“ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی گستاخی کی ہو، کیونکہ وہ تو ہمیشہ بڑی لمبی لمبی تعریفیں کرتے ہیں اور گستاخی کرنا بولے کو کا فر کہتے ہیں۔

عبداللہ :-

بھائی وہ تعریفیں کرنا ہاتھی کے دانت ہیں محض دکھانے کے لئے ہیں اگر وہ تعریفیں نہ کریں تو پھر آپ لوگ ان ک پیچھے کیسے لگیں، لیکن حقیقت یہ ہے جو کتاب میں لکھ کر چھپوا کر شائع کی، جس پر ان کے لمبی اور چھوٹے بھیا جی کی بھی تصدیق مسمیٰ گئی ہوئی ہیں۔

اور رہا گستاخ کیلئے کافر کا فتویٰ دینا تو یہ بالکل صحیح ہے، ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہو وہ کافر، اکفر، بے ایمان ہے، اب فیصلہ انصاف والے کریں کہ گستاخ ہم ہیں یا وہ۔

اور تمہارا یہ کہنا کہ مجھے یقین نہیں آتا کہ بڑے بھیا جی ایسی سخت گستاخی کریں تو وہ اپنی اس گستاخی کا خود یقین دلا رہے ہیں اور مزید وضاحت فرما رہے ہیں، ”اور اراق غم“ کے صفحہ ۱۱۳ کی جو عبارت تم نے پڑھی تھی شعر سے آگے اور پڑھو، وہ پچھارے خود اپنا مطلب اور اپنا دین و مذہب واضح کر دیں گے۔

## تیسری گستاخی

پیر ال دتہ :- کھلے۔

تو آفتاب رسالت منجاب نبوت خورشید ہدایت نیر محبوبیت جب ہر طرح اپنے کمال کو پہنچ گیا تو اب نظر سفلایں اس کا زوال لازمی ہوا۔

عبداللہ :-

اب یہ جل گیا اور یقین ہو گیا کہ یہ آفتاب نبوت کا ہی زوال مانتے ہیں۔

پیر ال دتہ :-

پیر ال دتہ :-

دوسلم کے کمالات و فیوض عالیہ کا آفتاب اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ چمکتا رہے گا اور اپنی ضیاء بیرونیوں سے قلوب عالم کو منور کرتا رہے گا۔

قبر مطہر میں تشریف لے جانے کے بعد آفتاب نبوت کی روشنیاں روز افزوں ہیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر مطہر سے باہر تشریف فرما تھے تو آفتاب نبوت کی شاعیاں عرب اور عرب کے قرب و جوار تک پہنچی تھیں اور وسطہ اقدس میں تشریف لے جانے کے بعد آفتاب نبوت کی ضیاء بیرونیوں سے تمام عالم منور ہو اور انشاء اللہ قیامت تک ہو تا رہے گا۔

یہ تو بڑے خالم ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں خاص نام مبارک لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس قدر سخت بے ادبی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا، حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تو بادشاہ اور چہار کا مقابلہ کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کے مقابلہ میں مخلوق کو ایک تشبیہ ہی دی تھی، جس پر انہوں نے آسمان سر پر اٹھایا کہ گستاخی کر دی، گستاخی کر دی، کافر ہے، کافر ہے، اور اب خود وہ کچھ لکھ گئے کہ حقیقت میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ عالی دنیا کے عام انسانوں کے برابر نہ کر دیا، جس طرح مرے کے بعد اور انسانوں کے کمالات ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات عالیہ کو لکھ دیا۔ نعوذ باللہ من هذه الخرافات.

## حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار

مگر یہ لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے

تھا ہاں یہ ہیں آپ کے اوب والے مولوی ہم اور ہمارے سارے اکابر اس حقیقت کے لوہے ایمان رکھتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارک کے بعد آپ کے کمالات میں معاذ اللہ زوال نہیں آیا بلکہ ہر روز آپ کے آفتاب کمالات کے انوار و درکات ترقی پر ہیں۔ اور ہر دینی و دنیا تک حضور صلی اللہ علیہ

ہیں تو پھر یہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل کیوں ہیں۔ جب کہتے ہیں کہ کمالات کو زوال آ گیا تو یہ کیوں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں؟  
عبداللہ :-

بھائی! وہ کہاں کہتے ہیں۔ یہ تو بھلے تعالیٰ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور قبر مطہر میں جلوہ افروزہ کر اپنے آفتاب کمالات کے نور سے عالم کو منور فرما رہے ہیں، یہ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے قائل نہیں۔  
پیراں دتہ :-

نہیں صاحب نہ کیسے وہ سکتا ہے وہ تو ہمیشہ اپنے وعظوں میں کہا کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔  
عبداللہ :-

بھائی! پھر وہی کما تم ان کے کہنے پر نہ جاؤ "وَمَا تَحْضِيْهِ صَلَوَاتُهُمْ اَخْبُو" اصل عقیدے ان کے سینوں میں چھپے ہوئے ہیں جس کا اظہار وہ اپنی خبریرت میں وفاقاً قائم کرتے رہتے ہیں، دیکھئے میں ابھی اس کا ثبوت پیش کئے دیتا ہوں، کہ آپ کے یہ بریلوی مولوی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔

چوتھی گستاخی

یہی "اوراق غم" صفحہ ۱۱۱ نکالے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارک کا بیان پڑھئے، یہاں پڑھئے۔  
پیراں دتہ :- لکھا ہے۔

جس سرد سی نے تپن وجود میں بادی حاصل کی ہے اسے اڑھ قاتے چ

وہن سے کاہ، اور جس نہال تازہ لے گلشن حیات میں نشوونما پائی تیرمات نے فاکیا۔  
عبداللہ :-

بھئی دنیا کا دستور ہے کہ جو یہاں پیدا ہوتا ہے ثا کے اڑے سے ابے بڑ بنیاد سے کاٹ دیا جاتا ہے، اور جو رخت چمن زندگی میں پیدا ہوتا ہے موت کا تیر اسے فنا کر دیتا ہے۔

پیراں دتہ :-  
تو حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وفات مبارک کے ذیل میں یہ لکھا تو صاف یہی عقیدہ ظاہر کر رہا ہے کہ معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو از قاتل اور تیرمات نے۔۔۔۔۔ کر دیا۔

استغفر اللہ، تو بواللہ تو ان کا یہ نہایت کفر یہ عقیدہ ظاہر ہوا اور پھر یہ منہ او مسور کی دال، استغفر اللہ بے ادبیاں کریں خود اور الزام لگائیں دوسروں پر، یہ اور بھی زیادہ منافقت اور بے ایمانی ہے۔

مسلمان مر کر مٹی میں مل جاتا ہے

یہ تو ہمیشہ یوں کہتے ہیں کہ دیوبندیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں مل گئے، مگر یہاں تو حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان حالی میں خود کیسے خفت تیرین الفاظ استعمال کئے ہیں۔  
اڑھ قاتے چ وین سے کاہ، تیرمات نے فاکیا، اقرب نبوت کو زوال آ گیا استغفر اللہ یہ تو ایسے سخت اور انتہائی گستاخی کے الفاظ ہیں کہ معمولی سے معمولی انسان کے لئے بھی استعمال نہیں کر سکتے۔

لیکن مجھے بھی ایک بات یاد آئی، وہ یہ کہ آپ کے مولوی اسطیعیل نے بھی تو

اپنی کسی تحریر میں لکھا ہے کہ ”حضور سر کر مٹی میں مل گئے“ یہ بھی تو بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ میں نے اپنے مولوی صاحبان سے سنا ہے کہ مولوی اسلمیل اس لئے بھی کافر کہلاتے ہیں۔

عبداللہ :- ہاں بھائی کیا تاؤں، برعکس زندہ نام زنگی کا فو۔

ہم آؤ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

وہ خواہ کچھ کہتے رہیں بڑے بڑے اور سخت سے سخت بے ادبی کے الفاظ استعمال کرتے رہیں، لیکن وہ بھر بھی حادی سنت، ماحی بدعت، عاشق رسول اور اگر ہم خالص قرآن وحدیث بھی بیان کریں تو جب بھی ”دہائی“ اس ”سر کر مٹی“ ہو جانے کی ”پوری حقیقت“ تو انشاء اللہ دوسری ملاقات میں عرض کروں گا اس وقت صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ ”مسلمان مرنے کے بعد کہاں جاتا ہے؟

پیراں دتہ :- قبر میں

عبداللہ :- قبر میں چیز کی ہوتی ہے؟

پیراں دتہ :- مٹی کی۔

عبداللہ :- تو مرنے کے بعد ایک مسلمان مٹی میں جاتا ہے؟

پیراں دتہ :- جی ہاں

عبداللہ :- اور حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہاں تشریف لے گئے؟

پیراں دتہ :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مٹی کی قبر میں جلوہ افروز ہیں۔

عبداللہ :- جی ہاں ہر ایک انسان مٹی میں جانے والا ہے۔ قرآن عزیز کا ارشاد

ہے۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نَعْبُدُكُمْ وَفِيْهَا نَخْرُجُكُمْ نَارًا اُخْرٰی

ترجمہ :- اے انسانو! ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور مٹی میں ہم تمہیں

مادیں گئے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

اس حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا ہے اور وہ بھی حدیث شریف کا مطلب سمجھایا ہے۔

ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے فلاں شہر میں دیکھا کہ لوگ اپنے راجہ کو سجدہ کر رہے ہیں، تو ہمارے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ لائق ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کریں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا خیال تو کر کہ اگر تو میری قبر پر گزرو گے تو کیا تو اس قبر کو سجدہ کرے گا، صحابی نے عرض کیا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو (اب بھی مجھے سجدہ) مت کر۔

تب :- لیکن میں بھی ایک دن سر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے بھی، اٹھیں۔

پیراں دتہ :-

اللہ اکبر اصل عبارت یہ ہے ہمیں تو فقط بات سنائی جاتی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سر کر مٹی میں مل گئے، مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ تو حدیث کا مطلب بیان کیا ہے، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قبر میں جاؤں گا اور قبر مٹی کی ہوتی ہے، یعنی مٹی میں جایاں والا ہوں، حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا مطلب بیان کر دیا۔ غصہ ہے کہ مطلب ہو حدیث کا اور فتویٰ لگا کر حضرت شہید پر۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سب فتویٰ اپنے ہی دین و مذہب کے رد سے دیتے ہیں۔ ان کے مذہب میں قبروں کو، قبروں کو سجدہ کرنے کو ثواب اور شریعت میں حرام ہیں۔ حضرت شہید نے شریعت کا مسئلہ بیان کیا تو یہ تو کہ نہ سکتے کہ سجدہ کو کیوں منع کیا یہ ایک لفظ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ

و سلم کی گستاخی کا زبردست پہلو نکال کر فتویٰ لگانے لگے ، تاکہ کوئی غالبہ حق انسان ان کی کڑیوں کا مطالعہ کر کے مسلمان نہ بن جائے ، مگر حقیقت میں یہ فتویٰ حضرت پر تو نہیں ہو سکا کیونکہ انہوں نے تو مطلب حدیث شریف کا بیان کیا ہے۔  
عبداللہ :-

جی ہاں کیا کہا جائے ان کا وین و مدہب ان کو یہی سکھاتا ہے ، خیر یہ تو ایک حنفی چیز تھی ورمیان میں آئی اس کے متعلق مفصل گفتگو تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم کبھی کروں گا۔

### پانچویں گستاخی

اب ذرا ان کے اور بزرگوں کی زبان سے بے لومیاں اور گستاخیاں سننے ان کے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ جو مذہب بریلویہ کے بانی ہیں ، اپنی کتاب ”صدائق عشق“ حصہ دوم کے صفحہ ۷ پر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف میں لکھتے ہیں۔  
ولی کیا مر مٹی آئیں خود حضور آئیں  
وہ تیری دعا کی محفل ہے یا غوث۔

پیراں دتہ :- مطلب کیا ہوا؟

عبداللہ :-

مطلب یہ ہے کہ یا غوث الاعظم آپ کا وعظ ایسا جامع اور ضروری مفید اعلیٰ درجہ کا ہے کہ ولی تو ولی سارے رسول بھی سننے آتے ہیں اور خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی سننے کے لئے آتے ہیں۔

پیراں دتہ :-

لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہاں تو تمام انبیاء علیہم السلام کا درجہ غوث اعظم

سے کم کر دیا ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو خود تمام دنیا کے انسانیت کے ، حتیٰ کی انبیاء علیہم السلام کے معلم ، واعظ اور استاد ہیں اور یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو معاذ اللہ تمام نبیوں اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد کہتا ہے ، استغفر اللہ ساری دنیا تو ہدایت حاصل کرنے کے لئے جاتی ہے ورنہ ہر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور استغفر اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غوث الاعظم کا وعظ سننے آتے ہیں۔ اس شعر میں سخت بے ادبی کی ہے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل جانتے ہیں۔

### دارالعلوم دیوبند سے اردو زبان

یہ ظالم ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ دیوبند یوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو زبان دارالعلوم دیوبند سے پڑھی ہے۔ خیر اگر دیوبند یوں کا یہ عقیدہ ہے بھی تو تم تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو خود تم کس کس کو حضرت اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد بنا رہے ہو ، ارے اللہ کے مدد دیوبندیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر بالفرض محال علماء دیوبند کا شاگرد بنایا تھا تو تم نے تو تمام بولیا ، حتیٰ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد بنا گئے۔

عبداللہ :-

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ خدا تعالیٰ ہزار ہزار لعنت کرے اس زبان پر جس نے یہ کہا ہو اور گروڑوں غضب نازل کرے اس قلم پر جس نے یہ لکھا ہو۔  
اور ہذا اب جنہم کا مرکز بنائے اس دل کو جس کا عقیدہ ہو کہ معاذ اللہ معاذ اللہ۔

## حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے شاگرد

اس استاذ عالم، امام الانبیاء، سید المرسلین، سلطان، السلاطین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوبند سے اردو زبان سیکھی، مولیٰ اللہ علی الکاذبین، وہ خود اکابر، مروء، ملعون، شیطان، منحوس ہے جس خبیث ملعون کا یہ غیبت عقیدہ ہو اور سر اسر بہتان ہے بہت برا الزام ہے اور جس طرح ہمارے اوپر اور الزامات لگائے اسی طرح یہ بھی الزام افتراء ہے اس کا حساب انشاء اللہ تعالیٰ روزِ بڑا ہوگا اور اس مرد و افتراء کا سر انشاء اللہ مفتی کذاب کو اللہ تعالیٰ چکھائے گا۔

پیر ال دتہ :- تو کیا دیوبندیوں میں سے کسی نے یہ بات نہیں کہی، عبد اللہ :-

لا حول ولا قوۃ لعلو بذلہ یہ کون مرد و واجب الناس کہہ سکتا ہے، اور جو یہ خیال دل میں بھی لائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے کسی بڑی سے بڑی ہستی سے بھی تعلیم حاصل کی وہ کافر مرد و ہے، ہمارے آقاؐ کے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو ساقی کل معلم عالم ہیں کہ تشریف لائے تھے امتی تو امتی ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی آپؐ کے شاگرد تھے، کیونکہ آپؐ نبی الانبیاء تھے جس کو یقین نہ آئے وہ ہمارے حضرات کی تصانیف پڑھے تخریر الناس اور آپؐ حیات حضرت مولانا نانوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی، اور لوجہ السیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی، اور اثر فی العالمین حضرت مولانا محمد مطیع الحق صاحب کی تالیف دیکھے اور پھر اندازہ لگائے کہ ہمارے اکابر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ہم تو جبرائیل علیہ السلام جنہوں نے بظاہر حضورؐ سے آقرع کاشان کو بھی حضورؐ کا معلم نہیں کہہ سکتے ہم تو کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہمارے نام تھا، ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ہرگز

احتیاج نہ تھی۔

تعلیم جبرائیل تو تھی جس نے اے نام حضرتؐ وہیں سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے۔

پیر ال دتہ :-

تو یہ دیوبندی ویسے ہی کہتے ہیں۔ اس بات کی کوئی اصل نہیں ہے؟

عبد اللہ :-

بھائی ان کی تو عادت یہ ہے کہ اللہ والوں کو بدنام کرنے کے لئے عہدوں میں کتہ بدنت کر کے غفلتوں کو گھٹا بڑھا کر الٹ پھیر کر کے کفر یہ ملعونہ عبارت مہالی اور اس کو منسوب کر دیا حضرت اہل حق کی طرف، اور فتویٰ لگا دیا کفر کا اور آپؐ جیسے حضرات نے اس کی تشبیر شروع کر دی، بات صرف اتنی ہے کہ کسی نیک جنت کو خواب میں زیارت ہوئی جنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو انہوں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روئیں کلام فرما رہے ہیں۔ تعجب سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کی زبان تو عربی ہے اردو میں کلام کیسے فرما رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سے ہمارا علماء دیوبند سے معاملہ پڑا ہے اس وقت سے ہمیں یہ اردو زبان آگئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک کی تعبیر یہ لی گئی کہ الحمد للہ علماء دیوبند شیخ سنت ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ان سے ہوا ہے۔ ع

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

اب بتاؤ کہ اس میں یہ کہاں ہے کہ محاذ اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو علماء دیوبند سے سیکھی۔



پیر ال دتہ :-

استغفر اللہ اس خواب پر انہوں نے یہ کفریہ عقیدہ گھڑ لیا یہ تو بڑا عظیم ہے اور پر لے درجہ کی بددیانتی ہے۔ اس میں تو یہ ہے کہ ہمیں انہی اور یہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مجھڑ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جس ملک اور جس زبان کا آدمی آتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی زبان میں اس سے گفتگو فرماتے تھے تو اگر علماء دیوبند سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اردو میں گفتگو فرماتے ہیں تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھڑ اور کمال ہوا اور اس پر یہ کفریہ ملعونہ عقیدہ گھڑ لینا تو در حقیقت ان بدیلوں کا خود یہ عقیدہ ہوا کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا والوں سے علم حاصل کیا کرتے تھے، جس کا اکتہار انہوں نے اس شعر میں کیا ہے جو آپ نے ابھی سنایا کہ

دلی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں

وہ میری وعظ کی محفل ہے یا غوث!

عقیدہ تو خود بدیلوں کا ہے سر قہوپ و یا غریب علماء دیوبند کے بھلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کا وعظ سننے کی ضرورت کیا تھی اور وعظ بھی کس کا غوث کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توغلاموں کے وعظوں میں سے ہزاروں غوث بنے اور بدیلوں کے غوث کا وعظ سننے کے لئے سارے رسول اور خود حضور سید المرسل صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں، لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔

قاعدہ یہ ہے کہ ہمیشہ علم زیادہ علم والوں کا وعظ سنا کرتے ہیں، حجاج بدایت طالب علم علماء کے مواعظ میں جلیا کرتے ہیں۔ یہ بدیلوں تو زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ماکان دماغیوں کہتے ہیں، اور آپ کے علم و فضل کو معاذ اللہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کم جانتے ہیں، اور الزام لگاتے ہیں علماء

دیوبند پر، بڑا ظلم کرتے ہیں، کفر کریں خود اور ملزم بنائیں دوسروں کو۔  
عبداللہ :-

جی ہاں یہی ہے وہ ”دین و دہب“ جو ان کے ”مہر دین و ملت“ کی کتابوں سے ثابت ہے، اور جس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ یہ امتیازی میاں تھک کر اپنے دین و دہب کا جہاد اکبر کر رہے ہیں کہ اللہ والوں پر کفر کا فتویٰ دے رہے ہیں اور ان کے اعلیٰ حضرت نے مکہ معظمہ میں جا کر یہی ثواب کمایا تھا کہ خود کفریہ ملعونہ عبارتیں بنا کر ہمارے حضرات سے منسوب کر دیں اور علماء حرمین شریفین سے ان پر فتویٰ طلب کیا انہوں نے سوال کے مطابق فتویٰ دے دیا یہاں آکر ڈھنڈور اچھیٹ دیا کہ لو اب تو علمائے دیوبند کو مکہ والوں نے بھی کافر کہہ دیا، یوں تو ہم بھی کہتے ہیں کہ حسام الحرمین میں جو کفریہ ملعونہ عبارتیں ہیں ان کا مولف اور قائل اور مصنف کا قبر و جال ہے۔

پیر ال دتہ :-

اچھا تو یہ ان کے بڑوں سے ہوتی چلی آئی ہے اور پھر یہ بھی صحیح ہے کہ چھوٹے میاں چھوٹے میاں تو بڑے میاں سبحان اللہ۔

آخر وہ تو جہد و جدت تھے ان سب کے بزرگ تھے دیوبند کا جہاد کیا مکہ معظمہ میں جا کر جھوٹ بولا، واقعی، کارے کردہ شاہباش،

خیر اس شعر سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الخلق نہیں مانتے، بلکہ غوث اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر و افضل جانتے ہیں۔

## چھٹی گستاخی

عبداللہ :-

ہاں اس میں کیا شک ہے۔ دیکھو اسی حدائقِ حش کے صفحے کی اس نظم کا یہ شعر پڑھو۔

پیر ال دت :- کہتے ہیں۔

ملک کے کچھ لڑکے کچھ جن کے ہیں حیر  
تو سٹح عالی و سافل ہے یا غوث

ان کا مطلب سمجھا دیجئے۔

عبداللہ :- لیجئے سمجھے، فرماتے ہیں کہ

کچھ پیر اور رہنما تو صرف فرشتوں کے ہوتے ہیں اور بعض پیر فقط انسانوں کے ہوتے ہیں اور بعض محض جنات کے، لیکن اے غوث تو تمام ہندی و بھتی یعنی زمین و آسمان کے رہنے والوں کا تمام فرشتوں کا انسانوں کا جنات کا جبر ہے۔

اب دیکھئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی جو ”رحمۃ اللعالمین“ ہے جو ہر ایک ہندی و بستی کے رہنے والے اور تمام انسانوں، جنوں، فرشتوں کے لئے رحمت ہے یہ فرماتے ہیں کہ اے غوث آپ سب کے لئے رحمت ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو آقائے کل ہادی سب پیشوائے دو عالم ہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ مخلوق کا کوئی ذرہ نہیں جو آپ کے فیضِ نبوت سے مستفیض نہ ہو اور جس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بخیر نہ ہوں، لیکن مجھ و صاحب فرماتے ہیں کہ زمین و آسمان کے رہنے والوں کے پیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) نہیں ہیں بلکہ یا غوث تم ہو۔

یہ کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ برصالیبا نہیں؟

پیر ال دت :-

یقیناً یہ صحابا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کا درجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے برصا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت گستاخی کی اور عالی و سافل میں تمام انبیاء علیہم السلام اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو آگئے، تو مگر کیا مطلب یہ ہوا کہ اے غوث (معاذ اللہ) آپ نبیوں کے اور (معاذ اللہ) خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی پیر ہیں۔ استغفر اللہ، تعوذ باللہ اور اگر یہ یوں کہیں کہ عالی و سافل سے مراد تابعین اولیائے کرام خود غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد استاد اور ان کے امام حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا پیر بنادیا اور اگر اس کو بھی کہیں کہ نہیں ان حضرات کے علاوہ عالی و سافل میں ان کے پیر ہیں تو ان سے یہ پوچھا جائے کہ آپ عالی و سافل میں سے ان حضرات کو کیوں مستثنیٰ کرتے ہیں اگر یہاں اپنے معاملہ میں انبیاء علیہم السلام وغیرہم کو مستثنیٰ کرتے ہوں تو وہاں حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں کیوں مستثنیٰ نہیں کرتے وہاں بھی مانو کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جملہ مقبولین مومنین حضرات کے علاوہ ساری مخلوق اللہ کے سامنے اس سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جتنا کہ بادشاہ کے سامنے چارہ تو پھر حضرت شہیدؒ سے اپنا فتویٰ واپس لو اور اپنے غلط فتویٰ پر توبہ نامہ شائع کر لو اور اگر عالی و سافل میں سے حضرات انبیاء علیہم السلام اور دیگر بزرگان دین کو مستثنیٰ نہیں کرتے اور واقعی حضرت غوثؒ کو سب کا جبر ماننے ہو تو پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی دے لوئی کی پاداش میں وہی فتویٰ جو دوسرے گستاخوں دے لوہوں پر لگاتے رہتے ہو خود بھی قبول کرو، افسوس

صدافسوس، کس قدر گستاخ ہیں پہلے شعر میں استادمایا تھا یہاں پیر، ملاویہ  
عبداللہ :-

آپ تو ماشاء اللہ پورے مناظر ہو گئے واقعی بات تو بڑی معقول اور مدلل  
ہے، خدا کرے یہ ان تک بھی پہنچ جائے اور ان کو کچھ سمجھ میں آجائے مگر مشکل  
ہے۔

اسی سلسلہ میں ضغایہ بھی بیان کر دوں کہ دیوبندی کے فرو جرم میں ایک  
جرم یہ بھی ہے کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں فتویٰ دیدیا کہ صفت رحمۃ  
اللعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص نہیں، اس پر بریلوی جلا اٹھے  
کہ دیوبندیوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی اور اس وجہ سے کافر  
ہو گئے، مگر یہاں دیکھو خود غوث کورحۃ اللعین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی  
رحمت بنا رہے ہیں، کیا ان کے اس شعر کے مطابق حضرت غوث رحمۃ اللعین  
میں ان گئے۔

پیر ال دتہ :-

واقعی انہوں نے تو سب سے بڑا تمام ذلیلوں، غیبیوں، خود حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بڑا رحمۃ اللعین بنا دیا، پھر دیوبندیوں پر اعتراض کیوں؟  
عبداللہ :-

بھائی! جی ان کا دین و مذہب ہے۔

غیر اب یہ دیکھئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ اللہ تبارک و  
تعالیٰ نے ازل سے اب تک کسی کو پیدا کیا اور نہ بد تک پیدا کرے گا، جو قرمت اور  
مجدوبیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے دربار عالی میں بخشی  
ہے وہ بے نظیر دے عدیل ہے، اس میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی

شریک نہیں ہے۔

پیر ال دتہ :- بیشک ہر ایک مسلمان کا یہی عقیدہ ہے۔

## ساتویں اور آٹھویں گستاخی

عبداللہ :- لیکن آپ کے بریلویوں کا یہ عقیدہ نہیں، ملاحظہ ہو حدائق عشق  
حصہ دوم کا صفحہ ۶۰، ارشاد ہوتا ہے۔

نادر سلف عدیل عبدالقادر نادر محمد عدیل عبدالقادر!  
مٹلی مرکز ازل قرب جوئی گوئی عبدالقادر شیل عبدالقادر!

آدم علیہ السلام سے آج تک عبدالقادر کے برابر دوسرا پیدا نہیں ہوا اور  
آئندہ قیامت تک عبدالقادر کا خانی میدان ہو گا۔ اگر اللہ کا مقرب لوگوں میں تو  
حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جیسا مقرب تلاش کرنے لگے تو تجھے ان جیسا  
مقرب کوئی دوسرا نظر نہ آئے گا اور مجبور ہو کر تجھے کہنا پڑے گا، کہ اللہ کے  
مقربوں میں حضرت عبدالقادر لا خانی بے نظیر مقرب ہیں۔

پیر ال دتہ :-

یہاں اور بہت سی گستاخیاں اربے لویاں کہیں اور واقعی حضرت عبدالقادر  
رحمۃ اللہ علیہ کو تمام انبیاء علیہم السلام اور خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے  
بڑا ہادیا، اور گندہ یا کہ آج تک حضرت عبدالقادر جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا۔

اور یہ جو گناہ آئندہ بھی کوئی ان کے برابر نہ آئے گا تو کیا یہ لوگ حضرت  
نبی علیہ السلام کو جو آسمان سے نازل ہونے والے ہیں اور حضرت امام مہدی علیہ  
السلام کو جو ظاہر ہونے والے ہیں حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے کم مرتبہ  
جانتے ہیں، ہاں جب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ کم سمجھتے ہیں تو پھر

اوروں کا کیا کہنا۔

دوسرے شعر میں تو اور بھی غضب کر دیا، ہم تو آج تک تمام مسلمانوں سے یہی عقیدہ سنتے چلے آئے کہ اللہ کے سب سے مقرب حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہیں اور اس قربت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم لاغائی ہیں آپ جیسا قرب کسی کو نصیب نہیں، لیکن یہ حضرت عبدالقادر کو سب سے زیادہ مقرب مانتے ہیں، تو لوگ ان کا منہ بند کیوں نہیں کرتے، اور ان سے کیوں نہیں کہتے کہ سب سے بڑے گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو تم ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کو ہر حیثیت سے کم کر کے دوسروں کو بڑھاتے ہو، لا حول ولا قوۃ الا باللہ، زبان سے تو کیا کیا عقیدے بتائیں کہ تو میں کیا کیا لکھیں، خود گستاخیاں کریں اور کافر دوسروں کو بتائیں، خدا تعالیٰ ایسے چال بازوں سے بچائے، افسوس ہم نے تو اپنی تمام عمر جمالت میں گزاری۔

عبداللہ :-

اب یہ سنئے کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام اولیائے کرام رحمہم اللہ اور جملہ انبیاء علیہم السلام (معاذ اللہ) حضرت غوثؒ کے دروازے کے بھکاری ہیں دیکھئے یہی حدائق شش حصہ دوم ہے اس کے صفحہ ۶ پر ہٹناں سرکار غوثیت رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔

نویں گستاخی : ملاحظہ ہو۔

کوئی سالک باذاصل ہے یا غوث  
وہ کہہ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

پیر ال دقت :- سالک اور باذاصل کیا معنی ہیں ؟

عبداللہ :-

سالک کہتے ہیں اصطلاح تصوف میں عبادت گزار مجاہدہ دریاخت کرنے والے اولیاء اللہ کو اور باذاصل کہتے ہیں خدا تعالیٰ کی قربت و محبوبیت تک پہنچے ہوئے حضرات، یعنی (انبیاء علیہم السلام) کو، تو ان کے بڑے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خواہ کوئی ولی ہو یا مخیر نبی اور خدا کی قربت میں پہنچا ہوا ہو خواہ کوئی ہو یا غوث وہ آپ کے دور از سرے کا سائل اور بھکاری ہے۔

پیر ال دقت :-

افسوس صد افسوس، ان کی بے ادبیوں نے تو حد کر دی آج تک اس قدر گستاخیاں تو کسی کم خفت کافر نے بھی نہ کی ہو گی، اور تعجب اور افسوس اس بات پر ہے کہ ان کے ظاہر و باطن میں کس قدر نقائت اور گستاخانہ نفس و اختلاف ہے خدا کی پناہ، مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی تمام رحمتوں اور ہدایت کی نعمتوں کو تقسیم فرماتے والے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور یہ حقیقت کے مدعی عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویدار خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معاذ اللہ معاذ اللہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بھکاری اور سائل کہتے ہیں اس سے بڑی بے ادبی اور گستاخی تو غالباً آج تک کسی نے نہ کی ہو گی۔

چہار کے لئے تو یہ ضروری نہیں کہ بادشاہ کے دروازے پر مانگتے جائے اپنی کمائی کرے اور کھائے، لیکن انہوں نے غوثؒ کے دروازے کا سائل کہہ کر واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے، خدا ان کو سمجھائے۔

عبداللہ :-

اب اور چیز سنئے، مگر پہلے یہ فرما دیجئے کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

نور والے نورانی اور منور ہیں کہ نہیں۔

پیر ال دتہ :-

یقیناً ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو نور مجسم ہیں، خدا کے قدوس جبرائیل عزیز میں آپ کو نور فرمایا ہے۔

عبداللہ :-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی صاحب نور اور اہل نور ہوا ہے یا ہوگا؟

پیر ال دتہ :-

ہرگز نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا نور اور صاحب انوار صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہ ہوا ہے نہ ہے نہ ہوگا۔

دسویں اور گیارہویں گستاخی

عبداللہ :-

ہر ایک ہر مسلمان کا یہی ایمان ہے لیکن دیکھتے آپ کے مجددین و ملت مدلولیہ کیا فرماتے ہیں، اسی حدائق بخش حصہ دوم صفحہ ۹ پر ارشاد ہوتا ہے۔

قریر جیسے خور کا یوں تیرا قرض سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث غلط کر دم تو دوا ہے نہ مقرر ض تری بخش ترانیل ہے یا غوث

پیر ال دتہ :- مطلب سمجھا دیجئے۔

عبداللہ :- مطلب یہ ہوا کہ جس طرح چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے

اور چاند کے اوپر سورج کا قرض ہے، اسی طرح تمام نور والے اے غوث آپ سے فیض حاصل کرتے ہیں، اور جس نے بھی نور اور روشنی حاصل کی اس نے آپ سے

ہی قرض لیا۔

دوسرے شعر میں کہتے ہیں کہ میں نے جو یہ کہا ہے۔ کہ آپ قرض دیتے

ہیں۔ یہ غلط ہے، آپ قرض نہیں دیتے بلکہ تمام اہل نور کو نور بخشتے ہیں کیونکہ آپ

بہت ہی زیادہ بخشنے والے صاحب بخش ہیں۔

پیر ال دتہ :-

لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہاں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت

توہین اور بے ادبی کی، تمام انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار رضی اللہ

عنہم سے حضرت غوث اعظم کو بوسہ دیا، اور سب کے لئے نور پدایت بخشے والے مانا

دیا اور اس میں بھی تمام ”اہل نور“ کو حضرت غوث کا بھکاری اور سائل بنا کر تمام

حضرات کی سخت توہین کی گئی۔

چہار اسپے کمالات میں بادشاہ کا محتاج نہیں، اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے خدا کے

قدوس نے اہل کو طاقت، قوت، بہت، عقل و ہوش عطا فرمایا اور یہاں یہ کہتے ہیں

کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ انبیاء علیہم السلام جو حقیقتاً اہل نور اور

سب کو نور بخشنے والے ہیں غوث اعظم کے محتاج ہیں، اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ

چہار درجہ بادشاہ سے اس قدر کم نہیں جس قدر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

درجہ بند کو یہ مدلولی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے کم جانتے ہیں اور کس قدر غلط

ہے کہ بے ادبی خود کریں اور نام لے کر کریں اور کافر کہیں دوسروں کو۔

عبداللہ :-

میں اب ایک اور بات سن لیجئے اور اس کے بعد آپ کو اور چند چیزیں سناؤ گا

یہ بتائیے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت و شناسائی میں سب سے بلند مرتبہ کس کا ہے۔

پیر ال دتہ :- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

عبداللہ :- دنیا کے معرفت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی ہے؟

پیراں دتہ :- ہرگز نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ تمام عالم عرفاں کے بادشاہ اور دنیائے معرفت کے سب سے بڑے تاجدار ہیں۔

عبداللہ :- بیشک ہمارا یہی ایمان ہے، لیکن مجدد صاحب بریلویؒ کے نزدیک یہ عقیدہ بھی غلط ہے اور ان کے نزدیک یہ مرتبہ بھی ”غوث“ کو حاصل ہے، چنانچہ حدائق بخش، حصہ دوم کے صفحہ ۶۷ پر رقم طراز ہیں

بارہویں گستاخی

ہم توئی قطب جنوب و ہم توئی قطب شمال  
نے غلط کر دم محیط عالم عرفاں توئی

یعنی آپ ہی قطب جنوب ہیں اور آپ ہی قطب شمال ہیں، یعنی شمال سے جنوب تک (مراؤ ساری دنیا) آپ نے گھیرا ہوا ہے لیکن نہیں نہیں میں نے غلط کہا۔ آپ صرف دنیائے عالم کو گھیرنے والے نہیں، بلکہ آپ معرفت اور خدا شناسی کی تمام دنیا کو گھیرنے والے ہیں، یعنی جس قدر خدا شناسی اور معرفت کی صفات ہیں وہ تمام آپ کے اندر موجود ہیں، اور کوئی ایک ذرہ معرفت نہیں جو آپ کے وجود مبارک سے باہر ہو، کیونکہ اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ عالم ہے اس لئے معرفت کی کل کائنات آپ کے اندر موجود ہے۔

پیراں دتہ :-

یہ تو محیط عالم عرفاں فرمادیا، اس کے معنی تو یہ ہونے کہ معرفت اور معرفت رکھنے والے تمام کے تمام آپ کے اندر آپ کے ذریعہ اور آپ کے نیچے ہیں۔

عبداللہ :- بیشک یہی معنی ہوئے۔

پیراں دتہ :-

افسوس صد افسوس۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے لغو و ہودہ عقیدوں سے بچائے اور مسلمانوں کو ایسے گستاخوں سے بچائے، ایمان تو یہ ہے کہ سب سے بڑی معرفت واسطے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس لئے ہم محیط عالم عرفاں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں، اب جو معرفت اور اہل معرفت ہیں وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت ہیں یہ کم خفت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی (معاذ اللہ) غوث کے ماتحت بتاتے ہیں، افسوس صد ہر افسوس۔

عبداللہ :-

اب میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ مجدد صاحب بریلویؒ تو حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر بلکہ بڑا جانتے ہیں، اور ان کی امت بریلویہ مجدد صاحب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتی ہے۔

تیرہویں گستاخی

اچھا بتائیے تو سہی مسلمان ”ساقی کوڑ“ کسے کہتے ہیں۔

پیراں دتہ :- حضور سید اکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو، عبداللہ :- واقعی مسلمانوں کے ساقی کوڑ تو حضور ﷺ ہی ہیں اب بریلوی یوں کے ساقی کوڑ کو دیکھئے مذاں حضرت صفحہ ۳۸

جب ذبا ئیں سوکھ جائیں پیاس لے

جام کوڑ کا پلا اندر خدا!

یہاں اپنے پیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کر دیا اور یہ سخت بے لونی ہے۔

## چودھویں گستاخی

اب یہ بتائیے کہ قبر میں جب مگر کبیر پوچھیں گے کہ تو کس کا ہے تو مسلمان کیا جواب دیں گے؟  
پیر ال دتہ :-

مسلمان کہیں گے کہ اللہ کا بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت۔  
عبداللہ :- لیکن یہ یوں ہی امت کا خذ اور رسول ملاحظہ ہو، مدائح اعلیٰ حضرت  
کبیرین آگے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے  
ادب سے سر جھکا کر لو لگا نام احمد رضا خاں کا  
یہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پیر کو بڑھا دیا۔

پیر ال دتہ :-

تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی  
واسطہ نہیں ہے، قبر میں کرین کے جواب میں بھی چائے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے احمد رضا خان کا نام لیں گے اور انہیں سے حوض کوثر کا پانی  
پئیں گے، تو یہ خود اقرار کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی  
مطلب واسطہ نہیں رکھتے۔ جو کچھ بھی ہیں احمد رضا خاں ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو چھوڑ کر خود کو مسلمان کیوں کہتے ہیں، پیر سب کچھ غوث کو سمجھتے ہیں  
اور مرید سب کچھ پیر کو، جیسا راجہ دہی پرچہ نہ پیر نے خدا اور رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو ماننا مریدوں نے لانا دل والیہ راجعون۔

عبداللہ :- بتاؤ قیامت کے روز مسلمانوں کو دلمان رحمت میں کون چھپائیگا۔  
پیر ال دتہ :- وہی شفیع الذین رحمہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔

## پندرہویں گستاخی

عبداللہ :- یہ شک لیکن دیکھو یہ یوں کا شافع محشر ملاحظہ ہو۔

(۱) ستائے حشر میں گر مہر کی تپش ہم کو! چھپالے ہم کو تو برہ اسلام علیک  
(۲) حشر میں ہو جب قیامت کی تپش اپنے وامن میں چھپا احمد رضا  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۷۰)

(۳) حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو

اپنے سایہ میں چلا احمد رضا

(۴) روز قیامت لوگوں میں جب شور مٹے خیر ہو

واامن میں لے لو اپنے چھپا ایدری احمد رضا

پیر ال دتہ :-

لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ کسی معاملہ میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا  
اسم گمراہی نہیں لیتے، یہ اپنا رسول مشکل کشا، حاجت روا، شافع محشر ساقی کوثر،  
سب ہی کچھ احمد رضا کو جانتے ہیں، افسوس یہ لوگ کس قدر دھوکہ دیتے ہیں  
مسلمانوں کو، کہ کہتے ہیں خود کو مسلمان ہیں اور رسول جانتے ہیں احمد رضا خاں کو  
تو پھر مریدانوں سے کس حیثیت میں آہ ہوئے۔

اور پھر چمار تو بادشاہ کو اپنے دیوتاؤں اور بتوں کے برابر نہیں سمجھتا اور یہ  
اپنے پیر کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتے ہیں تو کو یہ چمار اپنے  
آپ سے بادشاہ کا درجہ اتنا بلند نہیں جانتا جتنا کہ یہ مرید اپنے آپ سے اپنے ویر کا  
درجہ بلند سمجھتے ہیں، اس طرح سے یہ لوگ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت  
ترین توہین کرتے ہیں اور انہیں شرم نہیں آتی کہ یہ کہتے دوسروں کو ہیں، اگر  
بالفرض حال حضرت شہید کا وہ مطلب بھی ہو جہ یہ بیان کرتے ہیں تو پھر بھی ان

عمل کرنا وغیر ضروری ہے، مگر غیر لوگوں، مذہب جو یہی کہی گئیوں سے طاقت ہے اس پر مشروط ہے، قائم، مثلاً فرض سے اہم فرض ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اگر کافر دین، مذہب، شر بہت اسلامیہ کے علاوہ کچھ اور ہے، اگر ایک ہی ہوتا تو کفر کی کوئی خصوصیت تاحید نہ رہے گی کیا ضرورت تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تفکیک ہو کر تمام میں اور شریعت اسلامیہ میں ہے، جب انھوں نے شریعت اسلامیہ کو چھوڑ کر یا کافروں، مذہب، طبع، مصالح اور غیر یہ تنظیم بھی انکی انکار کریں گے۔ جس کا دین قبول کیا، جس طرح رافضیوں، واکو سب کچھ جانتے ہیں اپنی طرح یہ اپنے آپ مذہب کو سب کچھ جانتے ہیں۔

مگر انھوں نے کہ انھوں نے ہم لوگوں کو کسی قدر محدود کیا اور کفار نے ہم میں رکھا کہ اسلام کے علاوہ مذہب تو بگڑا حال اور کافر کہتے ہیں ان حضرات کو جن کا ہم فضل اسلام کے معطل ہے۔ صورت شہید ہے ایک، فقر، کلمہ، عین اسلام کے معطل ہے، ان کو کلمہ چھوڑنا والدینی اور خود ہم نے کر تو دین کرتے ہیں اور ہم مسلمان کے مسلمان۔

عبداللہ :-

ہاں بھائیوں کی زبان کا دین مذہب ہے، انہوں نے تو کپ کو غیر محدود کیا

ظاہر نہیں، صبر، خود آپ نے خود کہا۔

پھر اس وقت :- ہم نے خود کیے کہا؟

عبداللہ :-

ایسے کرنا کہ تکلیف دے غور نہیں کیا، سوچائیں، کچھ کی کوشش نہیں کی، آخر خود یہی فحشی فحش کو اپنی طاقت و طاقت رکھتے ہیں تو ان کے بعد یہ کہ احکام بناتے ہیں، خود کیا نہیں بناتے ہیں اور دکان بنیں، ان کے اور طاقت بناتے ہیں،

کو قانون اور اس کے خلاف کوئی منہ نہیں، ایچہ گریبان میں خود وہ والی کر، کچھیں کر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پادرجہ سمجھتے ہیں، مگر وہ خود ہی اپنی حق اور اس کی گریہ۔

عبداللہ :-

کچھ کو دینا، قصیر، کیا، غیر تو کچھ کو حقیقت، کہاں کہاں لوں یہ بنا ہوا ہو کر ان کی حق کی حقیقت اور حقیقت کے کپ سے بدلتے ہوئے لوگ اس قدر مداح ہیں ان کی حقیقت کیا ہے۔

سو لوگوں میں گستاخی

اہل آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ مسلمان کیا چاہتا ہے کہ مرے

وقت، زبان سے کیا گئے۔

خیر اس وقت :-

ہر ایک مسلمان کی اپنی مثال اپنی دعا ہے کہ مرے وقت کلمہ طیبہ زبان سے گئے۔

عبداللہ :- چھک، چھک کئے ہو، مگر یہ کچھ دیکھو، بیرونی کا کلمہ، دعا، نیا علی حضرت

دعا محبت کی ہے مذہب دعا ہے احمد ہے

کہ وقت مرگ ہو لب پر خدا سلام ایک

خیر اس وقت :-

اللہ واللہ واللہ، واللہ، یہاں تو ان کا اپنی مثالہ صاف کر دیا، خدا یا کہ ان کا سب کچھ احمد دعا یا ہی ہے، یہ کلمہ بھی ان میں کیا ہے ہیں کہ ان کی دعا ہو، ان کو ان کے اسی ہیں اور اسی لئے انھوں نے فرمایا ہے۔

شریعت کی پابندی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ یہ



آپ نے کیوں کبھی دیوبندیوں کی باتیں نہیں سنیں آپ فرض تھا خود علم دین حاصل کرتے، اور اگر خود نہیں کیا تھا تو دیوبندیوں پر بیوی دونوں مولویوں کی باتیں سن کر اپنی عقل سے ایمان سے حق باطل میں تمیز کرتے، لیکن آپ تو یکطرفہ ڈگری دیتے رہے، دیوبندیوں کے وعظ سنتے نہیں، کتابیں دیکھتے نہیں پھر حق کیسے ظاہر ہو، تو آپ نے خود اپنے آپ کو گمراہ کیا اور حق کی تلاشی ہی نہیں کی، اور پھر تم اس کا اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دو گے کہ تم آج تک بڑا مہارہا اللہ والوں کو، ایمانداروں کو بلا سوچے سمجھے بغیر کسی حجت اور دلیل کے کافر کافر کہتے رہے۔

پیر ال دتہ :-

جی ہاں واقعی ہماری سخت غلطی ہے، لیکن کیا کریں ہمیں پٹی ہی یہ پڑھانی جاتی ہے کہ اور جہاں چاہے چلے جاؤ جیسی چاہو کتاب پڑھ لو، لیکن نہ دیوبندی کی مجلس میں جانا اور نہ ان کی کتاب پڑھنا۔

عبداللہ :-

ہاں بے شک وہ تو یہی پٹی پڑھاتے ہیں، ایمان نہ کریں تو سارا پول کھل جائے، مگر آپ ان کی پٹی میں آتے کیوں نہ، خیر،

## مستر ہویں گستاخی

اب اور سچے یہ بتائیے کہ مسلمان کے نزدیک مدینہ شریف گمراہ کوئی شہر ہے؟ پیر ال دتہ :- ہر جگہ نہیں، مسلمان کو تمام دنیا سے زیادہ محبوب معزز شہر مدینہ پاک ہے۔

عبداللہ :- دیکھو دیوبندیوں کا مدینہ

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی

اوجھڑ جائیں تو اچھا ہے اور جاکیں تو اچھا ہے  
(انوار الصوفیہ بہشت ماہ ستمبر ۱۳۰۳ صفحہ ۹)

یہ علی پور والے پیر جماعت علی شاہ صاحب بریلوی حضرات کے امیر ملت ہیں، دیکھئے علی پور کو کس طرح مدینہ کے برابر کر دیا، کیا یہ مدینہ والے کی گستاخی نہیں ہے۔ اس شعر میں مدینہ شریف کے برابر علی پور کو کہا ہے اب دیکھئے علی پور والے کو مدینہ شریف والے (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر کرتے ہیں۔

## اٹھارہویں گستاخی

دیکھئے انوار الصوفیہ :-

سرکار علی پور بھی ہیں شاہ مدینہ

پروانہ سال وہ عشق محمد میں فنا ہیں

اس میں صاف طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر سرکار علی پور کو کر دیا گیا ہے، کیا یہ گستاخی نہیں ہے کہ وہ محمدی جس کا ثانی اللہ تبارک و تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کیا، اور جن کی برابری نہ کوئی بغیر کر سکتا ہے، نہ کوئی ملک مقرب، انکو سرکار علی پور کے برابر کر دیا جائے۔

## انیسویں گستاخی

اب میں آخری شعر کو سناؤں کہ اس امت کا ہر فرد اپنے پیر کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ بریلوی جماعت کے ایک مشہور واعظ اور پیر ہیں ان کا اسم گرامی عبدالنبی الفکار مولوی صوفی محمد یار صاحب بھادپوری ہے، آپ اپنے پیر مخدوم صدر الدین صاحب ملتانی کے شان میں لکھتے ہیں۔

برائے چشم بیدار مدینہ بر سر مہمان!  
بشکل صدر دین خود رحمہ اللعین آمد

فرماتے ہیں۔

کہ دیکھنے والی آنکھ کے لئے مدینہ مکرمہ سے مہمان میں صدر دین کی صورت میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گئے۔

پیر ال دتہ :-

یعنی جو صدور دین ہیں یہ حقیقت میں حضور رحمہ اللعین ہیں یہ مطلب ہوا۔

عبداللہ :- جی ہاں۔

پیر ال دتہ :-

لاحول ولا قوۃ الا باللہ، والحمد للہ علی انکاذین، انہوں نے حضور رحمہ اللعین صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا جانے کیا سمجھ رکھا ہے، کہ ہر ایک کو آپ کا ثانی کیا سمجھ آپ کا عین بنادیتے ہیں، اتنی گستاخیاں صراحتاً اور حکم کھلا کرتے ہیں، یہ ان لوگوں پر کفر کے فتویٰ نہیں جڑے حقیقۃً گستاخیاں تو انہوں نے کی، فتویٰ کے مستحق یہ لوگ ہیں، جن کے کلام میں کسی تاویل کی بھی مطلقاً گنجائش نہیں، لیکن ان کو یہ امام اہل سنت و الجماعت حافی سنت ماحی بدعت، قبلہ عالم و کعبہ اعظم محمد بنہ حاضرہ اور خدا جانے کیا کیا کہتے ہیں اور جن لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مقدسہ کو عام کیا اور جو کچھ کما عین شریعت اور اسلام کے مطابق تھا، ان حضرات پر کفر کے فتوے دیتے ہیں، اور اس فتوے دینے کو اپنا دین و مذہب سمجھتے ہیں، تو معلوم ہوا کہ ان کا دین و مذہب حقیقۃً حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اور ماں کرنا، گستاخیاں کرنا، شان گھٹانا اور ہر ایک امیرے غیرے فتوے غیرے کو معاذ اللہ حضور کریم علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے برابر کرتا ہے۔ اور جو اللہ کا بندہ ان کے اس دین و مذہب کی مخالفت کرے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا اظہار کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی بیان کرے اور تعلیمات مبارکہ پھیلانے اس کو کافر کہنا ان کے دین و ایمان کا کرکن اعلیٰ ہے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ کس قدر گندہ مذہب اور منافقانہ دین ہے۔ نعوذ باللہ۔

عبداللہ :-

یہ تو آپ صحیح فرما رہے ہیں، لیکن یہ بتائیے کہ اس وقت آپ نے ان کے کام سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا گستاخیاں سنیں؟

غیرے لئے تو سکون ول بھی کچھ آہ بھرنے سے کم نہیں ہے

بڑا غریبہ خلوص عالم تباہ کرنے سے کم نہیں ہے

پیر ال دتہ کیجئے ابو الحسنات صاحب خطیب مسجد وزیر خاں نے ”اوراق غم“ میں کہا۔

(۱) معاذ اللہ اکرم علیہ السلام ولت و خوار کی کے شکار ہو گئے۔

(۲) حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آفتاب نبوت کو (معاذ اللہ) زوال

آئی۔

(۳) جس طرح دنیا کا ہر فرد ہر جہاند ار مرتا ہے اسی طرح (معاذ اللہ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مر گئے اور موت کے تیرے معاذ اللہ فنا کر دیا۔

## حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح انکار

یہ بریلوی یا تو قین حوالوں کو غلط سمجھ کر ہیں اور اگر غلط سمجھتے نہیں کر سکتے اور انشاء اللہ ہرگز جنت نہ کر سکیں گے تو دیوبندی حضرات پر انہرام لگانے سے پہلے اس شخص پر فتویٰ لکھیں۔

ان کے اعلیٰ حضرت نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کہا۔

(۴) تمام رسول عظیم السلام اور خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سجاد اللہ) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ اور ان سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے ان کی مجلس و عطف میں آتے ہیں، کیوں کہ وہ عطف دہی آئے گا جس کو ہدایت کی ضرورت ہوگی۔ اور جو کسی بزرگ سے نصیحت و علم حاصل کر لے گا وہ اس بزرگ کا شاگرد یا مرید کہلائے گا۔

وہی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں!

وہ تیری و عطف کی محفل یا غوث!

(۵) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بزدلی اور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت و شان کو کجی قرار دینا، اور اس طرح حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم، تمام صحابہ کرام اور اہل بیت کرام عظیم الرضوان، حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ کے تمام مشائخ کرام تمام علمائے اسلام اور مجتہدین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور خود حضرت غوث کے امام، احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی سخت بے ادبی کی۔

ملک کے کچھ بھڑکے کچھ جن کے ہیں بھڑکے

تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث !

(۶) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت اکرم علیہ السلام سے لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک، تمام انبیاء عظیم السلام سے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ تک تمام صحابہ کرام، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے اور ہر علماء و محدثین و فقہائے کرام سے بڑھا دیا۔

نادر و اسلف عدیل عبد القادر!

نیادہ حلف بہ میں عبد القادر!

(۷) حضرت عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ کا لائق بنے نظیر مقرب کہہ کر تمام انبیاء عظیم السلام کی یا عوم اور تمام مقررین کے بے نظیر و لا شریک بادشاہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بالخصوص سخت بے ادبی کی ہے۔  
مشائخ گرازاہل قرب جوئی گوئے!

عبد القادر شیل عبد القادر!

(۸) تمام انبیاء عظیم السلام تمام صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کو حضرت غوث اعظم کے دروازے کا بھڑکائی کہہ کر سب کے بے حد توہین کی اور شان گشتائی۔

کوئی سالک ہے یا اصل یا غوث

وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

(۹) تمام انبیاء عظیم السلام کی یا عوم اور نور مجسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بالخصوص، حضرت غوث اعظم سے فیض حاصل کرنے والا، اور سب کو حضرت غوث کا مقروض بنا کر بڑی بے ادبی کی۔

تھر پر پیسے خور کا یوں ترا قرض

سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث

(۱۰) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو نورانیت بخشے والا کلمہ کرنے صرف خدا نے قوس کے ساتھ شریک کیا، بلکہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی سخت توہین کی ہے۔

(۱۱) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو محیط عالم عرفان یعنی تمام دنیا سے زیادہ خدا شناس اور خدا کی معرفت رکھنے والا کلمہ کر تمام انبیاء علیہم السلام کی باوجود اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو معرفت الٰہی میں سب کے بادشاہ ہیں سخت توہین اور بے ادبی کی گئی ہے۔

ہم توئی قطب جنوب و ہم توئی قطب شمال  
نے غلط کروم محیط عالم عرفان توئی

اول تو ان تمام اقوال و بیانات کی تاویل جو نہیں سکتی، چٹخاؤں ہی میں، کھلم کھلا بالکل صریح و واضح طور پر بے ادبیوں کی گئی ہیں۔ اور اگر بالفرض محال یہ لوگ اپنی عادت کے مطابق اپنا دین و مذہب چھپانے کیلئے انکی تاویل کریں تو ہر مسلمان کو ان سے پوچھنے کا حق حاصل ہے کہ جب تم اپنے ان بالکل واضح اور غیر مبہم ادیبوں میں تاویلات کرتے ہو تو علماء دیوبند اور بالخصوص حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کی محولہ عبارت میں جو ایک عام لفظ استعمال کیا گیا ہے، خاص ہستی کو کیوں مراد لینے ہو، یہاں تاویل نہیں ہو سکتی تو تاویل کرتے ہو وہاں گستاخی کا اظہار نہیں ہوتا تو زبردستی ثابت کرتے ہو۔ ہاں پورہانکم ان کنتم صادقین۔

(۱۲) جناب احمد رضا خاں صاحب کو ساقی کو شکر مآء یہ خاص خطاب ہے اور اسم صفاتی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرے کے لئے یہ لفظ استعمال کرنا حرام و کفر ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کیلئے یہ لفظ استعمال کرنا سخت بے ادبی ہے۔

(۱۳) قبر میں منکر نکیر کے جواب میں جائے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے احمد رضا خاں کا نام لیا جائے گا، اور جو یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے کسی دوسرے کا نام لوں گا وہ کافر ہو جاتا ہے یہاں اس نے احمد رضا خاں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانا۔

(۱۴) حشر کی گرمی میں احمد رضا خاں کا سایا بتایا، حالانکہ سایہ صرف رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا، یہ سخت گستاخی ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

(۱۵) یہ کہنا کہ وقت مرگ ہماری زبان پر سوائے طیبہ کے اور کچھ ہو، کفر ہے، اور حضور اٹھائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و بے ادبی ہے۔

(۱۶) مدینہ شریف دنیا کے تمام مقامات میں سب سے اعلیٰ و افضل ہے اس کو علی پور کے برابر کہنا مدینہ شریف کی سخت بے ادبی ہے۔ اور مکان کی عزت کمین کی عزت اور مکان کی توہین کمین کی توہین ہے، مدینہ شریف کا علی پور کے برابر کر کے حقیتاً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علی پور کے رہنے والوں کے برابر کر دیا، اسی واسطے مدینہ طیبہ کو علی پور کے جیسا لکھا ہے، اور یہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی گستاخی اور بے ادبی ہے۔

مدینہ بھی مگر ہے مقدس ہے علی پور بھی!

اھر جائیں تو اچھا ہے اھر جائیں تو اچھا ہے

(۱۷) سرکار علی پور یعنی حیدر قیامت علی شاہ صاحب کو "شاہ مدینہ" نہ کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبی اور انتہائی گستاخی ہے۔

سرکار علی پور بھی میں شاہ مدینہ

(۱۸) اسی طرح مخدوم صدر دین صاحب مرحوم ملتانی کو کسی خاص حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تلواریہ کہنا کہ صدر دین صاحب کی شکل میں مدینہ طیبہ سے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملتان میں آگئے کھلی بے لوثی اور کھلا کفر ہے۔

اب ہر ایک مسلمان کا بریلوی حضرات سے یہ مطالبہ ہے کہ اگر واقعی آپ ایماندار ہیں اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت دل سے کرتے ہیں تو ان صراحتیں اہتہ، کھلم کھلا نام لے کر بے لوثیاں کرنے والوں پر فتوے لگاؤ، اور جن کتابوں میں یہ گستاخیاں لکھی ہیں ان کو جلاؤ و آئندہ کو ان گستاخیوں کی اشاعت بند کرو۔ اور آج تک جو تم لکھ کر اور چھاپ چھاپ کر ان گستاخیوں اور بے ادبیوں کی اشاعت کرتے رہے اس کے لئے اپنا توبہ نامہ شائع کر کے اسے نوکھڑا پڑھ کر مسلمان، و، اور اگر ایسا نہیں کرتے تو مسلمان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ کا ”وین و مذہب“ جو آپ کے مجدد و صاحب کی کتابوں سے ثابت ہے، اور جس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے بڑا فرض ہے وہ یہی ہے کہ شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی بے ادبیوں کی جائیں ان کو شائع کیا جائے، اور اللہ والوں، حق پرستوں کے کلام میں جھوٹی تاویلیں کر کے ان پر الزم لگایا جائے اور ان کی طرف منسوب کر کے خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی میں کریمہ سے کریمہ اور ناپاک الفاظ زبان سے نکالے جائیں۔

عبداللہ :-

اب خیر محمد اللہ یہ تو آپ اور ہر ایک بالانصاف ایماندار پر ثابت ہو گیا کہ یہ بریلوی حضرات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کس قدر بے لوثی اور توہین کرنے والے ہیں۔

اور یہ بھی بتاؤ اور خود آپ نے بھی سمجھ لیا کہ حضرت مولانا شاہ اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مطلقاً گستاخی و بے لوثی نہیں کی بلکہ عین اسلام کے مطابق ارشاد فرمایا، اب میں بطور اتمام حجت آپ کی تسلی اور دوسرے مسلمانوں کی تشفی کے لئے چند دلائل اور میان کرتا ہوں، اس سے انشاء اللہ ہر ایک مسلمان مان جائے گا کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ تقویۃ الایمان میں تحریر فرمایا ہے بالکل صحیح، حق اور حق ہے۔

پیر الودت :-

مگر یہ کیا بات ہے کہ باجموع آپ حضرات حوالے گیارہ گیارہ دیا کرتے ہیں، اور فرمایا کرتے ہیں کہ گیارہویں شریف ہے چونکہ ہم لوگوں کو محبت زیادہ ہے اس لئے یہ عدو آپ اختیار کرتے ہیں، مگر یہ گستاخیاں آپ نے انہیں بتائی ہیں۔ یہ انہیں کا عدد کیوں اختیار کیا؟

عبداللہ :-

بھائی یہ میرا قصداً ایمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کرنے والا خدا کا ملعون و مغضوب ہے اور حضور پاک صاحب لولاک فداہ روحی و قلبی و صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک گستاخ و بے ادب کو اللہ تعالیٰ اس مقام میں داخل فرما رہا ہے جس کے متعلق ارشاد ہے۔

لَهَا سَبْعَةُ أَوْبَانٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ

ترجمہ :- اس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کیلئے ان میں سے ایک حصہ تقسیم شدہ ہے۔

اور اس مقام میں داخل ہونے والوں کیلئے خدمت گزار انہیں فرشتے ہیں، قرآن عزیز میں ارشاد ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس) فرشتے) مسلط کیے ہیں۔

چونکہ ہمارے مکالمہ اور یہ مضامین ہر ایک گستاخ و بے ادب نہ مانتے والے منافق و کذاب کو انشاء اللہ اسی مقام مذکور کی چاشنی چکھانے والے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس گفتگو کو سات بابوں پر تقسیم کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے یہ گفتاخیوں اور بے ادبوں کا مضمون انیس نمبر پر ختم کیا گیا ہے۔

پیر ال دتہ :- وہ کونسا مقام ہے۔

عبداللہ :- انہیں سے پوچھنا وہی آپ کو اچھی طرح اس کی تفصیل و تشریح بتا دیں، کیونکہ صاحب البیت ادری ہما فیہ پیر ال دتہ :- بہت اچھا۔

پیر ال دتہ :- جی ہاں

عبداللہ :-

بتائیے کہ مخلوق کی بہت سی قسمیں ہیں، انسان، حیوان، جنات فرشتے، زمین و آسمان وغیرہ، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کی کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

پیر ال دتہ :- انسانی مخلوق سے

عبداللہ :-

اچھا اگر یہ کہہ دینا کہ ہر مخلوق خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کے سامنے ہمارے بھی زیادہ ذلیل ہے گستاخی و بے ادبی سے تو بیکار بناؤ کہ قرآن عزیز کی ان آیات کے کیا معنی کرو گے، جس میں انسان کے متعلق ارشادات ہوئے ہیں۔

ارشادات ربانی

(۱) وَنَبِّأْ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ، ثُمَّ جَعَلْ نَسْلَهُ مِنْ سُلَّةٍ مِنْ مَاءٍ مُهِينٍ۔ (النبہہ رکوع)

## باب چہارم

قرآن مجید اور تقویۃ الایمان

عبداللہ :-

خیر یہ بتائیے کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے اس فقرے پر اعتراض اسی لئے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں اور اگر مخلوق کو ذلیل کہا جائے تو اس میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی (معاذ اللہ) شامل ہو جاتی ہے؟

پیر ال دتہ :- جی ہاں

عبداللہ :-

اس بتائے کہ کیا بادشاہ کو بہادر پر یہ قدرت حاصل ہے کہ تمام بہادروں کو فاکر کئے لے لے جیسے اور انسان پیدا کر سکے اور اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو ایمان سے بتاؤ کہ بادشاہ کے سامنے چار زیادہ حقیر ہے یا خدا کے ذوالجلال کے سامنے مخلوق؟ اچھا اور سنو!

(۷) كَانَ الْإِنْسَانُ قَفُورًا (پ ۵ ابی اسرائیل)

ترجمہ: انسان مال جمع کرنے والا نہیں ہے۔

(۸) إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ (پ ۳۰ سورہ قلم)

ترجمہ: یقیناً انسان الہ ربہ سرکش کرتا ہے۔

(۹) وَإِذْ أَمَرْنَا النَّاسَانَ صُورًا دَعَا رَبَّهُ مِثْلَ نِسَاءٍ وَإِذَا حَوَّلَهُ مُبْدِيَةً نَّسِي مَا كَانَ يَدْعُو إِلَهُ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ

اور جب انسان کو تختی پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو اس کی طرف پورا متوجہ ہو کر (دل سے) پکارتا ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ (اس کی دعا قبول کر کے) اپنے پاس سے اسے نفرت دیتا ہے تو (یہ انسان) خود عاقلیٰ گر تھابھول جاتا ہے اور دوسروں کو اللہ کا شریک بنالیتا ہے تاکہ (لوگوں کو) اس کے راستہ سے گمراہ کرے، کہہ دے کہ (اے انسان) اپنے کفر سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالے، تحقیق تو جہنم والوں میں ہے۔

(۱۰) وَإِذَا أَلْمَعْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَتَأْبَخَنَاهُ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُجِّعًا مَرْتَضٍ (پ ۶۷ سورہ النجم)

ترجمہ: اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو روگردانی کر لیتا ہے اور علیحدہ ہد جاتا ہے اور جب اس کو تکلیف آتی ہے تو بلی کی دعائیں کرتا ہے۔

ترجمہ: اور انسان کو مٹی سے پیدا کرنا شروع کیا، پھر اس کی اولاد کو ایک حقیر و ذلیل پانی سے بنادیا۔

(۲) إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَتَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُلًا (پ ۲۲ سورہ احزاب ۹)

ترجمہ: ہم نے امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا، نہیں (ان) سب نے انکار کیا کہ اس (امانت کو اٹھائیں) اور اس سے ڈرے اور اس کو انسان نے اٹھا لیا، یقیناً انسان مظلوم و جہول ہے۔

(۳) إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ (پارہ نمبر ۳۰ سورہ عادیث)

ترجمہ: یقیناً انسان اپنے رب کا نہایت ناشکر ہے۔

(۴) إِنَّ الْإِنْسَانَ ظَلُومٌ كَفَّارٌ (سورہ فجر ۵ پارہ ۱۳)

ترجمہ: یقیناً انسان ظلم کرنے والا ناشکر ہے۔

(۵) إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ (سورہ غ ۱۷)

ترجمہ: تحقیق آدمی البتہ بہت ناشکر ہے۔

(۶) يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ إِنْ يَشَأْ يُدْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللَّهِ بَعِزٌ (فاطر پ ۲۲)

ترجمہ: اے تمام انسانو! تم سب کے سب اللہ کے محتاج ہو، اور اللہ ہی ہے بے نیاز تعریف کیا ہو، اور وہ اس قدر غالب ہے اور تم اس کے آگے اس درجہ حقیر کمزور اور عاجز ہو کہ اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے (خاک کر دے) اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے اور یہ اللہ تعالیٰ پر مطلق دشوار نہیں۔

(۱۶) وَإِذَا اتَّعْتَمُوا عَلَى النِّسَانِ اعْرِضْ وَثَا بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ  
الْمُسُوْءُ كَانَ يُوَسِّسًا (یعنی اسرائیل پ ۵۱ ص ۹)

ترجمہ: اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور ایک  
طرف ہو جاتا ہے اور جب اسے برائی پہنچتی ہے تو ناامید ہو جاتا ہے۔

سردست آپ حضرات کی گیارہویں شریف سے دلچسپی لیا ہے اس سے انہی  
گیارہ آیات پر کھیت کرتا ہوں، ورنہ قرآن عزیز سے اس قسم کے حوالے بے شمار  
مل سکتے ہیں۔ ان تمام آیات کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنس انسان کے لئے  
جو کچھ فرمایا اس سے جو انکار کرے وہ کافر ہے، لیکن کیا ہے کوئی بد نصیب، بد دماغ  
جو ان ارشادات میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انسان کو فرمایا ہے اس کا مصداق تمام  
انسانوں سے بہتر انسان افضل و اشرف انسان سید الانس والجان نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو قرار دے اور اپنی بد نصیبی سے یہ کہے کہ اس میں محاذ اللہ تبارک و  
تعالیٰ نے حضور اقدس و انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے کہ اگر  
کوئی بھی بد نصیب ایسا کہتا ہے بلکہ ایسا خیال بھی دل میں لاتا ہے تو وہ خود مردود و  
ملعون ہے، اور خود دشمن و شائستہ گستاخ ہے۔ جناب آقائے نامدار سید کائنات صلی  
اللہ علیہ وسلم کا، پس اگر ان آیات ربانی میں انسان سے مراد خاص، مدگان خدا اور  
مقبول و محبوب بارگاہ الہی انسان نہیں لئے جاتے بلکہ خدا کی نافرمان گستاخ اور کفار  
مرا ہیں، تو پھر حضرت شہید رحمتہ اللہ علیہ نے جو لفظ مخلوق لکھا ہے جو ایک عام  
لفظ ہے اس سے ایک خاص ہستی کو کیوں مراد لیا جاتا ہے اور صرف حضور کریم  
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذلت گرامی کو محاذ اللہ اس کا مصداق کیوں سمجھا جاتا ہے۔

جس طرح آیات قرآنی میں لفظ انسان سے انبیاء علیہم السلام کی مقدس  
ہستیاں مراد لینے والا جاہل بد عقل یا بد مذہب اور انبیاء علیہم السلام کا دشمن و گستاخ

ہے، اسی طرح اس عام لفظ "مخلوق" سے خاص حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی  
ذات گرامی کو مراد لینے والا یا تو جاہل یا سمجھ اور احمق ہے، اور یا خود اس کے دل میں  
حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات مقدس کی طرف سے دشمنی و عناد ہے  
اور وہ شہید مظلوم علیہ الرحمہ کی آڑ لے کر خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی  
گستاخی و بے ادبی کرنا چاہتا ہے۔

اب میں آپ کے سامنے مفسرین کرام کے ارشادات پیش کرتا ہوں کہ  
وہ ذات باری تعالیٰ کے مقابلہ میں مخلوق کو بالخصوص اشرف المخلوقات (انسان) کو  
کیا سمجھتے ہیں فتویٰ اگر لگاتا ہے تو ایک جرم کے جس قدر مجرم ہیں سب پر یکساں  
فتویٰ لگانا چاہیے، صرف شہید مظلوم علیہ الرحمہ کے درجہ اتنی کیوں بڑھائے  
جائیں سب بزرگوں کے بڑھاؤ۔



## باب پنجم

حنفیہ کی مسلمہ کتب تفاسیر اور تقویۃ الایمان

(۱) تفسیر معالم التزیل، آیہ کریمہ

إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَنِ عَبْدًا  
اس آیت کریمہ کی تفسیر میں عبد کے معنی کے ہیں ”ذلیل و عاجز“

(۲) تفسیر جلالین شریف، اسی آیت کریمہ کے ذیل میں عبد کے معنی انہوں نے بھی ذیل و عاجز کئے ہیں۔

(۳) تفسیر مدارک اہی المؤمنین، عبدًا کے معنی عاجز اور ذلیل لکھتے

ہیں۔

(۴) تفسیر کبیر، امام فخر الدین رازی ”عبد“ کے معنی مطوع و خاضع لکھے

ہیں اور شروع کے معنی عاجزی کرتا اور عبد کے معنی ہوئے عاجزی کرنے والا۔

(۵) مفردات القرآن، میں امام راغب عبد کے معنی ضعیف ذلیل لکھے

ہیں۔

(۶) تفسیر بیضاوی شریف، میں ہے کَانَا يَكْتُلَانِ الطَّعَامَ وَيَفْتَقِرَانِ

إِلَى الْبَيْتِ الْفَقِيرِ الْحَيَوَاتَانِ

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مریم علیہ السلام کھانا کھاتے تھے اور کھانے کی طرف اسی طرح محتاج تھے جس طرح اور سارے جاندہ محتاج ہیں۔

(۷) تفسیر کبیر آیہ کریمہ وَلَقَدْ فَتَنَّاكُمُ اللَّهُ بِبَنَاتِكُمْ أَنْتُمْ أَذَلُّهُ كَمْ

تفسیر میں لکھتے ہیں معنی الذل الضعف عَنِ الْمَقَامَةِ وَيَفِيضُهُ الْعِزَّةُ  
عَنِ الْقُوَّةِ وَالْعَلِيَّةِ

یعنی ذل (ذلت) کے معنی مقابلہ و ہار می سے عاجز آجانا اور اس لفظ (ذلت) کے مقابلہ میں دوسرے لفظ ہے عزت اس کے معنی ہیں قوت اور غلبہ۔

(۸) تفسیر ابو مسعود، اسی آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں۔

أَذَلُّهُ، جمع ذلیل، یعنی اولہ جمع ہے اور اس کا واحد ہے ذلیل

(۹) تفسیر بیضاوی، اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں،

إِنَّمَا قَالَ أَذَلُّهُ، وَلَمْ يَقُلْ ذَلِيلٌ لِذَلِيلٍ عَلَى قَلْبِهِمْ وَذَلِيلُهُمْ يَضْعَفُ

الْمُحَادِلِ وَقِلَّةِ الْمُرَاكِبِ وَالسَّلَاحِ

یعنی اللہ تعالیٰ نے اولہ فرمایا ذلیل نہیں فرمایا، تاکہ صحابہ کرام کی قلت

اور ان کی ذلت یعنی کمزوری پر دلالت کرے ان کے حال کے ضعف اور سواروں

اور ہتھیاروں کی قلت کی وجہ سے۔

ان تمام تفسیرات سے ثابت ہوا کہ اس احکم الحاکمین مالک بے نیاز نے

صحابہ کرام علیہ الرضوان کو کفار کے مقابلہ میں ذلیل فرمایا، کیونکہ جنگ بدر میں

حضرت صحابہ کرام علیہ الرضوان کی تعداد مال و اسباب کفار سے کم تھا تو کیا کوئی

احق کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی توہین کی کہ ان کو کفار

سے ذلیل فرمایا۔ اور یہ معاذ اللہ اللہ کے نزدیک عزت و حرمت دہر تہ میں صحابہ کرام

ام کا درجہ معاذ اللہ معاذ اللہ کفار سے کم تھا، نہیں اور ہرگز نہیں، بلکہ یاد رکھو

ذلیل ”کے معنی عاجز اور کمزور کے ہیں۔ نہ کہ حقیر اور کوئی، چونکہ صحابہ کرام

کفار کے مقابلہ میں تعداد اور سامان جنگ کے لحاظ سے کمزور تھے اس لئے ہادی

تعالیٰ نے اولہ (ذلیل) فرمایا۔

تو جب ضعف اور کمزوری ظاہری کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم جیسی مقدس جماعت کو کفار و منافقین اسلام کے مقابلہ میں

”ذلیل“ فرمایا جس کے معنی عاجز و کمزور کے ہیں، تو پھر مدد خدا کے سامنے اس سے بھی زیادہ ذلیل یعنی کمزور عاجز ہے اور یقیناً چہار بادشاہ کے سامنے اس قدر ذلیل یعنی کمزور نہیں جیسا کہ مدد خدا کو سامنے عاجز و کمزور ہے۔  
(۱۰) مفردات القرآن، الاہام راعب و هو المفاخر فوق عبادہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اَلْفُہْرُ هُوَ الْعَلْبَةُ وَ التَّذْلِيلُ مَعًا بِسَعْمِلِ هِيَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا۔

ترجمہ: یعنی قمر کے معنی غلبہ اور ذلیل کرنا ہے یہ لفظ ان دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے، پس اس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے اپنے بندوں پر اور ذلیل کرنے والا بھی عاجز و کمزور رکھنے والا ہے۔  
پس یقیناً چہار بادشاہ سے اس قدر کمزور و عاجز اور ذلیل نہیں جس قدر کہ مدد خدا کے سامنے ذلیل یعنی عاجز و کمزور ہے۔

(۱۱) حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد  
لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمُومِ وَ اَهْلَ اَرْضِهِمْ عَذَابَهُمْ وَ هُوَ غَنِيٌّ عَابِلُهُمْ

روایت کیا اس کو احمد ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابی یوسف و ابن مسعود و حذیفہ و زید بن جابر رضی اللہ عنہ سے

یعنی اگر غلبہ اور بزرگی والا اللہ اپنے تمام آسمانوں اور زمینوں مخلوقات کو عذاب دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور یہ باری تعالیٰ کا ان پر ظلم نہ ہو گا۔  
پس اب آپ سمجھئے کیا بادشاہ کا غلبہ اور وجہ ہے کہ وہ جس کو چاہے جس وقت چاہے عذاب کر سکے، اگر نہیں کر سکتا اور یقیناً نہیں کر سکتا تو چہار بادشاہ کے سامنے اس قدر حقیر و ذلیل، عاجز و کمزور نہیں ہوا جس قدر کہ مدد اللہ تبارک

و تعالیٰ کے سامنے حقیر و عاجز و کمزور ہے۔

تو حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان توحید عزت و بزرگی اور مرجع کا اظہار فرمایا کہ انسان انسان کے سامنے خواہ ان دونوں کے درمیان اور مرجعوں میں کتنا ہی فرق کیوں نہ ہو۔ اس قدر عاجز و کمزور نہیں جس قدر کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے مخلوق عاجز و کمزور ہے۔ اس حقیقی توحید بیان کرنے پر بریلوی حضرات تاراش ہو گئے اور کفر کا اہلارنگا رہے۔  
عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ :-

جی ہاں واقعی سخت تر تعجب ہے کہ ایک سیدھی سادی بات کو انسانوں نے توڑ مروڑ کر اتنا زبردست بنادیا کہ اب وہ کسی طرح ختم ہی ہونے میں نہیں آتی۔  
حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے وہی کچھ فرمایا جو قرآن فرماتا ہے اور جس کو تمام تفسیروں والے فرما رہے ہیں۔ اب اگر ایک جملہ لکھنے کی وجہ سے حضرت شہید پر فتویٰ لگایا گیا ہے تو پھر محاذ اللہ تمام مفسرین کرام بلکہ بہت سے صحابہ کرام پر بھی فتویٰ لگانا پڑے گا۔ العیاذ باللہ مگر نہ معلوم ان تفسیر لکھنے والے حضرات پر یہ لوگ فتویٰ کیوں نہیں لگاتے۔

عبداللہ :-

بھائی ان سے انہیں کوئی کھٹکا نہیں اس لئے فتویٰ نہیں لگاتے، ان کی تفسیر میں عربی میں اور آپ لوگوں کو عربی سے بے بہرہ اور بالکل ناواقف کر دیا گیا ہے۔  
اس لئے ان تفسیر میں جو حقیقت اور سچ باتیں ہیں وہ آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہو سکتیں اور اس طرح ان بریلویوں کے دین و مذہب کا پول کھٹکا نہیں، حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ علیہم اجمعین ہندوستان میں پیدا ہوئے اردو میں و عہد کے اردو میں کتابیں لکھیں۔ ہر شخص جو معمولی اردو جانتا ہے ان کی کتابیں پڑھ سکتا ہے

اس لئے ان کو ضرورت پیش آئی کہ اپنے دین و مذہب کی خوبیاں چھپانے کے لئے ان مقدس حضرات کو بدنام کیا جائے تاکہ عوام ان کی کتابیں نہ پڑھیں اور ان کے مواظفہ ستیں بات صرف اتنی ہے، مگر نہ حضرت اسماعیل شہید رحمہ اللہ جیسا موجدِ قدائے اسلام اور معاذ اللہ گستاخی کرے حضور اقدس و انور کی تعویذ باللہ انہوں نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے پیغامِ مقدس کی محبت میں اپنی جان عزیز تک قربان کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں بے ادبوں سے زبانی، قلمی جہاد کیا، مالی جسمانی جہاد کیا اور پھر بالآخر اسی جہاد میں شہید ہو گئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسا عاشقِ زارِ قدائے محبوبِ خود معاذ اللہ گستاخی کرے۔

پیر الی و تہ :-

اور تو آپ نے سب باتیں صحیح فرمائیں اور حضرت شہید کا یہ فقرہ ہے بھی بالکل ٹھیک اور اسلام کے عین مطابق، لیکن اس میں اللہ کی شانِ بیانِ فرمائی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رجز اور فضیلتِ قوانین کی نہیں۔

عبد اللہ :-

بھائی تم تو بہت ہی بھولے بھالے، ماویے گئے ہو! اللہ کے بندے شریعت کا جو مسئلہ بیان کیا جائے وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور آپ کے عشق و محبت کا اظہار ہے، کیونکہ اگر حضور نہ فرماتے تو ہمیں کون بتاتا۔ تو حید حضور نے سکھائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی اب اس کا بیان حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی تعریف کرنا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جس چیز سے عشق تھا یعنی اسلام اور تبلیغِ اسلام، اس کی اشاعت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کرنا ہے۔

پیر الی و تہ :- جی ہاں بیشک صحیح اب بالکل ٹھیک سمجھ گیا ہے۔  
عبد اللہ :-

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جو الفاظ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائے ہیں، اسی قسم کے بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت لفظ احادیث میں بھی آئے ہیں اور بہت سے اولیائے کرام نے بھی فرمائے ہیں سنئے اور انصاف کیجئے۔

## باب ششم

### احادیث مقدسہ اور تقویۃ الایمان

ارشادات سید الموجدات صلی اللہ علیہ وسلم۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة ماء (مسند ترمذی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی قدر و قیمت ایک چمھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔

اس ارشاد میں ساری دنیا کی مذمت فرمائی گئی جس دنیا میں سب کچھ موجود ہے اور فرمایا گیا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک یہ ساری دنیا ایک چمھر کے پر سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہے۔

ایمان و انصاف سے کہو کہ بادشاہ کے مقابلہ میں چار زیادہ حقیر و ذلیل ہے یا چمھر اور چمھر کا پر۔

بیرال دہ۔

اچھی ہمت اور پھر بھی انسان ہے اور انسانیت کی تمام ضروریات اور لوازمات میں بادشاہ کا شریک ہے چمھر اور پھر چمھر کا بھی پر، تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا اور میرے خیال میں اس سے زیادہ حقیر و ذلیل چیز دنیا میں کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔

عبداللہ :-

جی ہاں بیشک چمھر کے پر سے زیادہ حقیر و ذلیل واقعی دوسری چیز کیا ہو سکتی

ہے۔ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء مبارک یہی بتاتا ہے کہ اللہ کے نزدیک تمام دنیا اس قدر ذلیل و حقیر ہے کہ اس سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ گویا اللہ کے سامنے کل مخلوقات کی کوئی حیثیت ہے ہی نہیں۔

اب دینداروں سے سوچو کہ اگر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت و شان کا مخلوق سے مقابلہ کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ جس قدر بادشاہ کے مقابلہ میں چار حقیر ہے، تمام مخلوق اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ کم درجہ اور حقیر ہے تو کونسا ظلم ہو۔

بیرال دہ :-

واقعی حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تو بہت بلکی اور عام فہم مثال دی ہے اور عین شریعت کے مطابق اور بالکل صحیح بات کہی ہے، ظلم تو یہ ظالم کرتے ہیں، جو حق بات کہنے والے کو کافر کہہ کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے ہیں۔

عبداللہ :- اب دوسرا ارشاد سنئے۔

(۲) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا أَعْصَىٰ أَمْرًا مِنْ الدُّنْيَا وَهُوَ أَنَّهُ مَذْكُفٌ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهَا (رواه البیهقی)

ترجمہ :- حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ نے کوئی چیز ایسی پیدا نہیں کی جس سے اس کو دنیا سے زیادہ نفرت ہو، اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا ہے اس کی طرف دیکھا نہیں۔

اس ارشاد مبارک میں دنیا کے متعلق دو باتیں فرمائی گئی ہیں۔

(۱) تمام مخلوقات الہیہ میں سب سے زیادہ قابل نفرت مخلوق دنیا ہے۔

(۲) دنیا پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف اس کی ذلت

حقارت اور اس سے نفرت کی وجہ سے اس کی طرف دیکھا تک بھی نہیں۔

عبداللہ :-

جزاک اللہ پس ایچہ اسی طرح جب آپ اس مغوض دنیا میں سے جس کی اس ارشاد عالی میں مذمت بیان فرمائی گئی ہے خدائے قدوس کی محبوب و برگزیدہ ہستیوں اور چیزوں کو نکالتے ہیں تو پھر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد عالی سے جو بطور عموم ”مخلوق“ کیلئے فرمایا گیا ہے، حضور اقدس و عالی کی ذات مقدسہ کو کیوں مستثنیٰ نہیں کیا جاتا ہے۔

اول تو سنا دلائل سے یہ ثابت کر چکا ہوں کہ وہ لفظ جو حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے گستاخی دے لو لیگا کہ ہے ہی نہیں بلکہ تمام مفسرین اور اولیائے کرام رحمہم اللہ اس کی تصویب و تصدیق فرما رہے ہیں، اور اگر بالفرض محال بریلوی کے قول کے مطابق اسے گستاخی کا لفظ مان بھی لیا جائے تو پھر اس عموم سے خصوص کیوں مراد لیا جاتا ہے۔

پیر ال وقت :-

واقعی یہ ان کی سخت غلطی ہے اور حقیقت میں بہت بڑا ظلم ہے کہ ایک حق بات کہنے والے بزرگ کو سب سے زیادہ مخاطب دین اور مصافحہ کہیں اور پھر ان کا یہ فتویٰ ایک حضرت شہید تک ہی تو محدود نہیں رہتا، بلکہ یہ تو ان تمام بزرگوں تک پہنچتا ہے جنہوں نے اس قسم کے الفاظ فرمائے ہیں اور گویا اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اس وقت تک کوئی بزرگ ان کے فتویٰ سے محفوظ نہیں رہتا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ کس قدر بڑی جرأت اور دلیری ہے کہ ایک آدمی کو دشمنی کی وجہ سے تمام اولیائے کرام کیا بلکہ جملہ بزرگان اسلام کی بھی توہین کرنے سے باز نہ آئیں استغفر اللہ لعونہ باللہ۔

اب آپ غور کیجئے سب سے زیادہ مغوض اور قابل نفرت کوئی دنیا ہے اور وہ کوئی دنیا ہے جس کی طرف باری تعالیٰ نظر (رحمت) سے دیکھتا تک نہیں ہے، ظاہر ہے کہ اس دنیا سے مراد صرف وہی دنیا ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانی، بغاوت، شرارت اور شیطان لعین کی اطاعت و عبادت کی طرف لے جائے۔

اگر کوئی بد نصیب بد باطن اس ارشاد مبارک سے یہ مطلب نکالے کہ دنیا کی ہر ایک چیز اور دنیا کا ہر فرد اس سے مراد ہے تو وہ نہ صرف اپنے عقل و دین کی خیر یاد کہہ رہا ہے بلکہ وہ تمام قرآن مجید و احادیث مقدسہ کا انکار کر رہا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے تمام ان مقبولین حضرات کی سخت ترین بے ادبی کر رہا ہے جو دنیا میں تشریف لائے اور تمام مقامات مقدسہ مقارن طمرہ کتب مبارک کی جو دنیا میں موجود ہیں۔ توہین کر رہا ہے اور اگر اپنی اسی حماقت کی دلیل میں یہ حدیث شریف پیش کرے اور کہے کہ دیکھو میں نہیں کہتا بلکہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ تو ہر ایک دیندار ایمان دار اور سمجھدار انسان اس کی اس دیدہ دلیری پر نفرس و لعنت کرے گا اور ہر ایک مسلمان اسکے اس قول غبیث کو حضور اقدس و انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ایک زبردست بہتان اور کھلی تہمت کے گا۔

پیر ال وقت :-

پیشک اور یقیناً جو شخص ایسا کہتا ہے وہ مکار ہے یا بے ایمان کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی دنیا کی بڑی چیزوں کے متعلق ایسا ارشاد فرمایا ہے دنیا کی اچھی چیزیں اس میں شامل نہیں۔

عبداللہ :-

جی ہاں دیکھ لیجئے یہی آپ کے وہ مولوی صاحبان جو نہ صرف حضرت کا بلکہ خود کو اسلام کا واحد نمائندہ کہتے ہیں۔  
اب اور ارشاد فرما کر امی سنئے۔

(۳) ایک بار حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مری ہوئی، عزی ہوئی بھری کے پاس سے گزرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ، ہوتا ہے (سہری گلی مردار) بھری اپنے مالک سے نزدیک ڈیل ہے کہ نہیں؟ عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ ذلیل و حقیر یہ تھی تو یہاں جنگل میں پھینک گئے ہیں۔

قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اَلَّذِيْنَ اَهْوَنَ عَلٰى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ النَّشَاۃِ اَهْلُهَا  
ترجمہ: اے صاحبہ! کرام کا یہ جواب سن کر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جس قدر یہ بھری اپنے مالک  
کے سامنے ذلیل ہے، دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

اس ارشاد مبارک میں بھی دیکھو کہ مردار پر دو بار بھری سے زیادہ ذلیل فرمایا  
ہے، اور اپنے متقین کرام سے دریافت کیجئے کہ کیا تو کوئی دیتے ہیں، خیر اور تو کوئی  
چیز ان کے نزدیک قابل تعظیم ہو یا نہ ہو لیکن غوث پاک کا مزار مبارک تو نہ صرف  
قابل تعظیم ہے اور وہی دنیا میں ہے اگر اس مزار مبارک کو اور ایسی ہی دیگر  
تہرک اشیاء اور ہستیوں کو اس ارشاد سے مستثنیٰ کرتے ہیں اور کہنا چاہتے تو پھر  
شعید مظلوم رحمۃ اللہ علیہ نے تمہارا کیا بھلا ہے کہ ان کے کام سے مقبولین خدا کو  
کیوں مستثنیٰ نہیں کرتے۔

پیر ال دتہ :-

بیٹھک ان کے اوپر ضروریہ سوال عائد ہوتا ہے اور ان کو اس کا جواب دینا  
چاہیے، مگر ان سے پوچھتے کون، ان کے یہاں کا دستور یہ ہے کہ جو کئی ان کے دین  
و مذہب کے خلاف کوئی سوال کرے اس کو جھٹ واپسیت کا خطاب مل جاتا ہے۔  
کہہ دیتے ہیں نکالو اس بد عقیدہ وہابی کو اور بس پھر اس کی خیر نہیں، تو اس لئے ان  
سے پوچھنا کوئی آسان کام نہیں۔

عبداللہ :- اسی ارشاد عالی میں آپ نے ایک اور چیز بھی دیکھی ہے؟

پیر ال دتہ :- وہ کیا؟

عبداللہ :-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ جس کا ترجمہ ہے۔  
قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

پیر ال دتہ :- جی ہاں پھر اس میں کیا بات ہے؟

عبداللہ :-

بات بتانے سے پہلے میں تم سے دریافت کرتا ہوں کہ حضور کریم علیہ  
الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک مخلوقات میں سے کسی کا  
مرتبہ ہے۔

پیر ال دتہ :- ہرگز نہیں یہ تو آپ نے ابھی اسی کئی دفعہ فرمایا ہے کہ اللہ  
تبارک و تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے افضل و اشرف و مقرب ہمارے آقا  
ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

عبداللہ :- بالکل صحیح ہے اور ہر ایک مسلمان کا یہی عقیدہ ہے اجماع بتائیے کہ

باو شاہ ہمارا خالق (پیدا کرنے والا) ہے؟

پیرواں دینہ :- میں سب کا پیداکرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

عبداللہ :- کیا بادشاہ چمار کو مار سکتا ہے۔

پیرواں دینہ :-

میں سب کا زندہ کرنے والا اور مارنے والا بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

عبداللہ :- کیا چمار کی جان بادشاہ کے قبضے میں ہے ؟

پیرواں دینہ :- نہیں ہرگز نہیں سب کی جان صرف اللہ کے قبضے میں ہے۔

عبداللہ :-

اور جب تم یہ کہتے ہو کہ بادشاہ چمار کو مار نہیں سکتا اور اللہ مار سکتا ہے تو

ہذا کہ اللہ کے سامنے مخلوق کا درجہ زیادہ کسے یا بادشاہ کے سامنے چمار کا ؟

پیرواں دینہ :- یقیناً اللہ کے سامنے مخلوق کا درجہ بہت کم ہے۔

عبداللہ :- مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ مخلوق کوئی ہے ؟

پیرواں دینہ :- سب سے افضل ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم

عبداللہ :-

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے

قبضے میں میری جان ہے تو معلوم ہو کہ چمار بادشاہ کو اس قدر اختیار حاصل

ہیں ہیں جس قدر اختیار اللہ تعالیٰ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیں

کیونکہ چمار کی جان بادشاہ کے قبضے میں نہیں اور ہمارے افضل المخلوقات صلی اللہ

علیہ وسلم کی جان اللہ کے قبضے میں ہے۔

پیرواں دینہ :- بیشک

عبداللہ :-

میں اب یہاں کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے یہی تو فرمایا ہے، کہ ہر

مخلوق خواہ چھوٹا ہو یا بڑا وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عزت و شان کی مقابلہ میں اس سے

زیادہ ذلیل یعنی عاجز و کمزور ہے، جس قدر کہ بادشاہ کے مقابلہ میں چمار۔

اس ارشاد پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے

کہ مَن شَکَّ فِیْ خُفْرِهِ فَهُوَ کَافِرٌ چونکہ انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے

سامنے تمام مخلوق کو اس سے بھی زیادہ عاجز و ذلیل کمتر اور حقیر بتادیا جتنا کہ بادشاہ

کے سامنے چمار ہوتا ہے، تو یہ بہت بڑا کفر ہے اور ایسا کہنے والا کافر ہو گیا، اور اتنا

شدید کافر ہو کہ جو اس کے کافر ہوتے میں شک بھی لائے وہ بھی کافر۔

اب ایمان اور انصاف سے کہو کہ ان بریلویوں کا یہ فتویٰ کس کس پر پانچتا

ہے کیا دنیا کا کوئی ایماندار ایسا بھاتی رہ جاتا ہے جو ان کے اس تیر کا نشانہ نہ بنتا ہو، پس

حقیقت یہی ہے کہ انہوں نے صرف علماء دیوبند اور حضرت مولانا شہید رحمۃ اللہ

علیہ پر کفر کی بوچھاڑ نہیں ڈالی، بلکہ جملہ دینے اسلام کی تکفیر کا ٹاپاک شعل کر

کے خود اپنا ہی کچھ کھویا اور اپنے نامہ اعمال میں خدا جانے کیا کیا اندراج کر لیا ہے۔

## ارشادات

سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عبداللہ :-

آپ نے اپنے بزرگوں کی زبان سے بار بار غوث اعظم پیران پیر دکنگیر کا تذکرہ ہو گا۔ ان کو آپ اوپر کے آداب و القاب کے ساتھ بزرگ بھی جانتے ہیں، اب میں ایسے بزرگ کے بھی چند ارشادات سناتا ہوں تاکہ یہ مسئلہ اچھی طرح روشن اور حضرت شہید کی منقلو میت خوب واضح ہو جائے۔

لہجے یہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ کریمہ کا اردو ترجمہ ہے ”تحدہ سبحانی“ اس کا صفحہ ۸۳ نکالنے اور خود پڑھیے۔

پیراں دت :- آپ ہی سنائیے۔

عبداللہ :- سننے فرماتے ہیں۔

جب تم ایسے ہو جاؤ گے تو یہ تک تمہارے دل اس کی طرف رجوع لانے والے اس کو دیکھنے والے ہو جائیں گے کسی اور شے سے مانوس نہ ہونگے بلکہ ہر ایک چیز سے جو عرش سے لے کر زمین تک سے وحشت پائیں گے۔

ساری مخلوقات سے بھاگیں گے۔ تمام مخلوقات سے ہزاروں و الفطاح کریں گے۔

دیکھئے اس ارشاد میں چار باتیں فرمائی ہیں۔

الف۔ اولیاء اللہ، اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا اور کسی چیز سے محبت نہیں کرتے۔

ب۔ عرش سے لے کر فرش تک کل مخلوق سے وحشت پاتے ہیں یعنی گھبراہٹ ہیں اور بھاگتے ہیں۔

ج۔ ساری مخلوقات سے بھاگیں گے۔

د۔ تمام مخلوقات سے ہزاروں و الفطاح قلعہ لٹاق کریں گے۔

پیراں دت :-

اللہ اکبر حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ کا یہ ارشاد ہے، کہ اولیاء اللہ کی یہ عادت ہوتی ہے کہ تمام مخلوق سے ہزار ہوتے ہیں، وحشت کرتے ہیں، قلعہ لٹاق کرتے ہیں، یہ تو حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد سے بھی زیادہ سخت ارشادات ہیں۔

عبداللہ :- وہ کیسے؟

پیراں دت :-

جی صاحب بادشاہ تو چہار کا محتاج ہو تا ہے، اپنی ضروریات زندگی میں تمام انسان ایک دوسرے کے محتاج ہیں، بادشاہ چہار سے ہزار جمیں ہوتا۔ اس سے وحشت نہیں کرتا، اس سے گھبراتا اور بھاگتا نہیں، بلکہ بعض دفعہ ٹیک دل اور با انصاف بادشاہ تو چہار کو اپنے پاس بلا بھی سکتے ہیں، ان سے بات بھی کرتے ہیں۔ اور اسکے حال پر شفقت اور مہربانی بھی کرتے ہیں، تو حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ کے ان ارشادات سے یہ مطلب سمجھ میں آیا کہ بادشاہ کے مقابلہ میں چہار اتنا ذلیل و حقیر نہیں ہوتا جس قدر کہ اللہ والوں کے نزدیک اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقابلہ میں مخلوق حقیر و ذلیل ہوتی ہے، اور اچھہ یہی مطلب حضرت شہید کا ہے۔

عبداللہ :-

اب آپ خود دیکھ لیجئے گا کہ جو بات خود بریلوئوں کے برگزیدہ ترین ہستی فرما رہے ہیں، وہی بات حضرت شہید نے فرمائی تھی تو یہ ان پر کفر کے فتویٰ جڑنے لگے۔



پیر الہ دتہ :-

یہ فتویٰ صرف شہید رحمۃ اللہ علیہ پر نہ ہوا، بلکہ اس طرح تو ان کے اس کفر کے تیر کا نشانہ ہر وہ شخص بتا ہے جس نے ایسے کلمات فرمائے تو چاہیے سب کو یکساں طور پر کہیں۔

عبداللہ :-

انصاف تو اسی بات کا متقاضی ہے، لیکن کہتے اس لئے نہیں کہ ان کے دل مانتے ہیں کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا، صحیح فرمایا۔ اسی واسطے اس قسم کے الفاظ فرمانے والے دوسرے بزرگوں کی شان میں بے ادبی کرنا تو کجا ان کی تعظیم کرتے ہیں لیکن ضد اور دنیوی حرص و لالچ نے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کا مخالف بنا رکھا ہے۔ اب دوسرا ارشاد سنئے۔ اسی کتاب و تحفہ سبحانی کے صفحہ ۲۹۵ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

جو شخص حق عزوجل سے محبت رکھتا ہے اس کے غیر کو نہیں چاہتا، اس کے غیر کی محبت اس کے دل سے دور ہو جاتی ہے جب حق عزوجل کی محبت مدے کے دل میں جگہ پکڑ لیتی ہے تو اس کے دل سے اس کے غیر کی محبت نکل جاتی ہے۔

اب دیکھئے اللہ عزوجل کے غیر میں تمام کائنات اور تمام مخلوق آگئی۔ اللہ کے سوا خواہ نبی ہوں یا ولی غوث ہوں یا قطب، مدینہ ہو یا کعبہ سب اس کے اندر شامل ہیں اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کے دل سے اللہ کے سوا سب مخلوق کی محبت نکل جاتی ہے تو یہ ظاہر ہے اور ہر ایک مسلمان کا ایمان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا نہیں ہیں غیر خدا ہیں تو کیا کوئی مدیوی ہے جو حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ پر یہ فتویٰ دے کہ انہوں نے، معاذ اللہ رسول،

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن عزیز، کعبہ مکرمہ، مدینہ طیبہ وغیرہ سے محبت کرنے کو منع کرتے ہیں، اگر کوئی مدیوی ایسا نہیں کہتا اور یقیناً نہیں کہہ سکتا، بلکہ اس ارشاد کا مطلب یہ لیا جائیگا کہ وہ چیزیں جو خدا سے غافل کرنے والی ہوں ان کی محبت سے منع فرماتے ہیں تو پھر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد عانی میں جو لفظ مخلوق ہے اس سے خاص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس مراد لینا کہاں کا انصاف اور کونسا ایمان ہے۔

اب اسی کتاب کے صفحہ ۳۴ سے ۳۵ اور ارشاد سنئے فرماتے ہیں، تمام مخلوق تیر سے نزدیک ستونوں اور درختوں جیسی بے اختیار بن جائے گی۔ اس ارشاد میں کس قدر وضاحت سے فرمایا کہ تمام مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی توحید پر ستونوں کے نزدیک ایسی عاجز و ذلیل و حقیر ہوتی ہے، جیسے کہ پتھر کے ستون، یا لکڑی کے درخت، دیکھئے بھاشا ہمارے سامنے اس قدر عاجز بے اختیار اور مجبور نہیں ہوتا جتنا کہ اللہ والے تمام مخلوقات کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے عاجز بے اختیار اور مجبور جانتے ہیں اور عینہ بالکل یہی مضمون بیان فرمایا ہے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تو جس طرح حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے لفظ ”مخلوق“ سے ان مدیوی حضرات نے خاص ذات اقدس مراد لی اور شہید مظلوم پر فتویٰ لگا دیا اسی طرح کوئی عقل کا مدعا دین کا کوہا اس لفظ ”مخلوق“ سے اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد لے کر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ لگانے لگے تو وہ خود اپنی جہالت اور بے ایمانی کا اظہار کرے گا۔ حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ کا دامن مبارک اس ناپاک و جھبے سے انشاء اللہ تعالیٰ مبرا و مزی کی پاک و مصفیٰ رہے گا، اب دیکھئے خدا نے قدوس کی عظمت و جلال کے سامنے تمام مخلوق کو بادشاہ کے مقابلہ میں جہاد سے زیادہ ذلیل کئے والے شہید

پر تو کیا کیا ظلم کیا جا رہا ہے۔ اب دیکھیں تمام مخلوق کو ستوں اور درختوں جیسا فرمانے والے غوثؑ کے متعلق کیا ارشاد ہوتا ہے۔ فی الواقع اسے شہید اسلام تیری برکتیں اور تیری کرامتیں آج ظاہر ہو رہی ہیں۔ تیرے جس لفظ پر ان کو اعتراض ہے۔ اللہ جاکر واقعی ان کے سب سے زیادہ مقدس بزرگ کی زبان سے وہی نہیں بلکہ ان سے زیادہ بڑے لفظ نگاہ کے ہمارے انسان ہے انہوں نے ہمارے زیادہ ذلیل چیزیں یعنی پتھر اور درخت فرما کر تیری صداقت پر تصدیق لگا دی۔

اب ایک ارشاد اور سنائے دیتے ہوں اور پھر اس کے بعد سلسلہ کلام ختم کرتا ہوں۔

دیکھئے یہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب غنیۃ الطالبین کا اردو ترجمہ ہے ”مختصر دہستہ“ اس کے صفحہ ۱۱۲ تو کل کے ہمارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔  
کہ غیر اللہ کو چھوڑ کر صرف انسانی ذات باری پر بھروسہ کرنا اور ماسوی اللہ سے بے پرواہ ہو جانا۔

ماسوی اللہ کے معنی سمجھے کیا ہوئے۔

پیراں دتہ :- فرمایا کیا معنی ہیں۔

عبداللہ :-

ماسوی اللہ یعنی ہر ایک چیز جو اللہ کے سوا ہے یعنی تمام مخلوق چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کے سوا ہر ایک چیز سے یعنی ساری مخلوق سے بے پرواہ ہو جانا۔ تو کیا مسلمان کے لئے کوئی وقت کوئی موقعہ کوئی مقام ایسا ہو سکتا ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کو چھوڑ سکے اور ان سے بے پرواہ ہو سکے، کیونکہ ماسوی اللہ میں تو یہ بھی آجاتے ہیں۔

پیراں دتہ :- ہرگز نہیں

عبداللہ :-

تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جس سے قطعاً تعلق منقطع کر دیا جائے وہ معجز ہو تا ہے یا ذلیل؟

پیراں دتہ :- ضمانت ذلیل

عبداللہ :- بلاشبہ ہمارے قطعاً تعلق منقطع کر سکتا ہے؟

پیراں دتہ :- ہرگز نہیں بلکہ بلاشبہ اپنی ضروریات زندگی اور امور سلطنت میں ہمارا محتاج ہو تا ہے۔

عبداللہ :-

تو معلوم ہوا کہ جس سے تعلق منقطع کیا جائے وہ اس قدر ذلیل ہو تا ہے کہ ہمارا بلاشبہ اس کے سامنے اتنا ذلیل نہیں ہوتا۔

پیراں دتہ :- بیشک

عبداللہ :-

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا کہ غیر اللہ کو چھوڑ کر صرف اس کی ذات پر بھروسہ کرنا اور ماسوی اللہ سے بے پرواہ ہو جانا، تو کیا اس کے معنی یہ نہیں ہوئے کہ بلاشبہ ہمارا کوئی اختیار و ذلیل نہیں سمجھتا جس قدر کہ اللہ والے اور متوکل حضرات ماسوی اللہ کو یعنی اللہ کے سوا تمام مخلوقات کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں۔

پیراں دتہ :- بیشک یہی معنی ہوئے۔

عبداللہ :- تو کیا کوئی علامہ ”امداد“ ”مفتی“ ”غیاث“ ”میر“ ”شریف“ ہے جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پر سر تسلیم خم کر کے اپنے کفر سے توبہ کرے اور

حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد عالی کے متعلق بالکل متقانی، سچا صحیح اور ایمانی ارشاد ہونے کا اعلان کرے ورنہ حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ سے بھی وہی معاملہ کرے جو حضرت شہید سے کرتے ہیں۔ مگر بہت دشوار ہے۔ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دینے سے بالائی پر اٹھے، گوشت بھری پکوریوں اور ماش کی پھریری والی مع اور کدو لوانی مٹی ہے اور حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کوئی لفظ لگانے پر یہ سب کچھ ہوتا ہے۔

بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود غرضی و نفسانیت سے چاہے اس کمیت نفس نے ہزاروں کی نہیں کروڑوں کو گمراہ کر دیا، بے ایمان و نامراد کر کے مارا، اللہ تعالیٰ اسکے حملے سے چاہے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ ہمیں اولیائے امت مثلاً کرام، صوفیاء عظام اور دیگر بزرگان دین حضرات کی زبانوں سے بھی دنیا کی حقیقت حق تعالیٰ جل شانہ کی عظمت سنا دوں۔

پیر الہیہ :-

ضرور سنائیے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔

## باب ہفتم

حضرت اولیائے کرام اور تقویۃ الایمان

(۱) امام غزالی یہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے امام اور فلسفی ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرَاهَا (ای الدنیا) حقیرہ کما ہی وکل مخلوق فهو بالاضافۃ الی جلا حقیر (احیاء العلوم جلد چہارم مطبوعہ مصر صفحہ ۸۸) اللہ تعالیٰ دنیا کو حقیر و ذلیل دیکھتا ہے، جیسی کہ وہ (حقیقت میں) ہے، اور تعالیٰ کے ذات گرائی کے مقابلہ سے ساری مخلوق حقیر و ذلیل ہے۔

(۲) اَيْنَمَا كُلُّ مَخْلُوقٍ فَلَا يَخْلُو عَنْ نَقْصٍ وَتَغَابُصٍ كُلِّ كَوْنِهِ غَاجِرًا مَخْلُوقًا مُسْتَعِجًا مُضْطَرًّا هُوَ عَيْنُ الْغَيْبِ وَالْإِنْفِصَافُ فَالْكَفَالُ لِلَّهِ وَخِذَاهُ وَكَيْسٌ لِيُغَيِّرَهُ كَمَالٌ أَلَّا يَقْضِي مَا أَعْطَاهُ اللَّهُ (احیاء العلوم جلد چہارم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۶)

اور لیکن تمام مخلوق نقص اور نقائص سے خالی نہیں، بلکہ اس کا عاجز مخلوق ہے بس مجبور ہو نا ہی بہت بڑا عیب اور نقص ہے، پس کمال صرف اللہ واحد کے لئے ہے اور سوائے اللہ کے اور کسی کا کمال نہیں۔ نیز اس مقدمہ کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا۔

وَيَكْفِيهِ اِنَّ دُونِي عِبَادٌ مِّثْلِي خدائے قدوس کے مقابلہ میں مخلوق کو خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، عاجز مجبور حقیر فرمایا گیا ہے اور یہی حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اور ظاہر ہے کہ بلا شاہ کی طاقت و قوت عزت و حرمت کے مقابلہ میں چار اس درجہ مجبور اور عاجز نہیں جس قدر کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقابلہ میں انسان عاجز و کمزور ہے۔

آپ دیکھئے بزرگوار حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے کیا فواید صادر فرماتے ہیں۔

### (۳) حضرت شیخ شہاب الدین سروردیؒ

یہ سلسلہ عالیہ سروردیہ کے امام و پیشوا ہیں فرماتے ہیں۔

لَا يَكْمَلُ الْإِيمَانُ إِغْرَاءً حَتَّى يَكُونُ النَّاسُ عِنْدَهُ كَالْأَبْعُرِ  
(عوارف المعارف صفحہ ۳۵)

ترجمہ: کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ (عقلمند اللہ) کے مقابلہ میں تمام انسان اس کی نظر میں اونٹ کی میٹھی جیسی نہ ہوں۔

اب دیکھئے بادشاہ کے سامنے چہار زیادہ ذلیل ہے یہ انسان کے سامنے اونٹ کی میٹھی زیادہ حقیر ہے۔

پیر ال دتہ :- اونٹ کی میٹھی بہت ہی زیادہ ذلیل ہے۔

عبداللہ :- کیوں

پیر ال دتہ :-

اسلئے کہ بادشاہ اور چہار میں تو حرف ایک مرتبہ کا فرق ہے کہ وہ بادشاہ ہے اور چہار غریب ہے، ویسے دونوں انسان ہیں اور تمام خواہشات و حالات میں برابر، اور میٹھی اور انسان میں تو قطعاً کوئی مناسبت ہی نہیں اور پھر میٹھی تو غلاظت اور نجاست ہے۔

عبداللہ :- پس بتائیے کہ چہار کا لفظ زیادہ خست ہے یا میٹھی کا ؟

پیر ال دتہ :- میٹھی کا لفظ یقیناً بہت زیادہ خست ہے۔

عبداللہ :-

پس اگر چہار کا لفظ کہنے والے پر کفر کی اس قدر بھرمار ہے تو میٹھی کہنے والے پر تو زیادہ ہونی چاہیے۔ مگر ہمارا ایمان و یقین ہے کہ حضرت شیخ شہاب الدین سروردی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا بالکل صحیح فرمایا میٹھی اور انسان میں تو

کچھ مناسبت ہو سکتی ہے لیکن خدا اور انسان میں مطلقاً کوئی مناسبت نہیں بھلا کہاں خالق اور کما مخلوق اس کی عظمت اور شان کے مقابلہ میں آخر مخلوق کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے، پس خالق و مخلوق کے فرق بیان کرنے کیلئے جس طرح حضرت شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے میٹھی کا لفظ فرمایا اسی طرح حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہ اور چہار کا مقابلہ کر کے مخلوق سے خالق کے درجہ کی بلندی کا اظہار کیا ہے اور کچھ نہیں۔

پیر ال دتہ :-

بالکل صحیح ہے اور ہمارا اس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کسی ہستی کو مشابہت نہیں ہو سکتی اور اس کی عظمت و شان کے مقابلہ میں ہر ایک چیز عاجز ہے اور تعجب اس بات کا ہے کہ جب سب بزرگوں نے اس قسم کے مضامین اپنی اپنی کتابوں میں لکھے ہیں بلکہ تقویۃ الایمان سے زیادہ سخت لفظ لکھے ہیں تو یہ بریلوی اور کسی کو تو کچھ نہیں کہتے بلکہ ان کی تو تعظیم کا دم بھر رہے ہیں اور اسی مضمون کے بلکہ دوسرے بزرگوں سے ہلکا اور نرم مضمون لکھنے پر حضرت شہید کو پانی پی پی کر کہتے ہیں اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، یقیناً یہی کہ اور بزرگوں نے ارشادات اسلامی کی وجہ سے ان کے دین مذہب کو کوئی خطرہ نہیں اور حضرت شہید نے اردو عام فہم زبان میں اسلامی کتاب لکھی اس کی وجہ سے ان کے دین و مذہب کو نقصان پہنچتا ہے، محض یہ ضد ہے ورنہ حقیقت کچھ بھی نہیں۔

عبداللہ :-

جی ہاں فی الواقع بات صرف اتنی ہی ہے، اب ارشاد سنئے

### (۳) حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی

یہ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے امام و مقتدا ہیں، فرماتے ہیں۔

ایمان کے تمام نشو و نما ہمہ خلق نزد او میں چشیں نہ تمنا یہ کہ شکستہ  
(نوائے لفظ لہ صفحہ ۶۱)

کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک (خدا کے  
قدس کی شان و عظمت کے مقابلہ میں) تمام خلقت اس کے نزدیک ایسی معلوم نہ ہو  
جیسی کہ اونٹ کی بیگنی۔

(۵) اسی کا ترجمہ مولانا سید مبارک العلوی انکراہیؒ یہ فرماتے ہیں

جناب سلطان المشائخؒ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ آدمی کو خدا پر پورا  
اعتقاد اور کامل بھروسہ رکھنا چاہیے اور مخلوق پر ذرا نظر کرنی نہ چاہیے زائل بعد  
آپ نے فرمایا کہ کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کمال کے درجہ پر نہیں پہنچتا  
جب تک کہ ساری مخلوق اس کی نظر میں اونٹ کی بیگنی جیسی نہیں آتی۔  
(سیرۃ الاولیاء، اردو صفحہ ۵۳۶)

### (۶) حضرت امام غزالیؒ

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَقَ اللّٰهُ بَاطِلًا

(احیاء العلوم جلد چہارم صفحہ ۲۳۲ مطبوعہ مصر)

خبردار کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ایک چیز باطل، غلط اور فضول ہے۔

### (۷) حضرت مولانا عبد الرحمن جامی

یہ شیخ طریقت اور صوفی کامل ہیں فرماتے ہیں۔

پناہ بادی و پستی توئی !!

ہمہ مستند آنچه هستی توئی !!

(نوائے لفظ لہ صفحہ ۶۱)

یا اللہ بادی و پستی کی پناہ تو ہی ہے تمام مخلوق پیچھے ہے کچھ نہیں، جو کچھ ہے  
تو ہی ہے۔

دیکھئے ان دونوں ارشادات میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا تمام چیزوں کو  
باطل اور پیچھے فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ تمام چیزوں میں نبی بھی ہیں، صدیقین اور ولی  
بھی، بادشاہ کے بالمقابل چہار اس قدر پیچھے اور عاجز نہیں جس قدر کہ باری تعالیٰ کے  
سامنے مخلوق عاجز اور پیچھے ہے، اسی لئے ان بزرگوں نے صحیح فرمایا اور اس لئے  
حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فقرہ فرما کر خدائے قدوس کی توحید و عظمت و  
شان کو ثابت کیا۔

پیر ال دتہ :-

ان دونوں حوالوں میں تو باطل اور پیچھے چیزوں کو فرمایا گیا ہے انسان کو تو  
نہیں فرمایا  
عبد اللہ :-

اول تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے کلام میں انسان نہیں فرمایا،  
انہوں نے بھی مخلوق فرمایا ہے، دوسرے یہ کہ چیز جس کو عربی میں ”شی“ کہتے  
ہیں اس میں تمام مخلوق شامل ہے۔ خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن  
عزیز میں فرماتے ہیں۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ (پارہ نمبر ۲۷)

مردار سوری، مثلی سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

اور ظاہر ہے کہ خدا نے قدوس کی وہ کوئی نعمت ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی وہ کوئی رحمت ہے جو اس دنیا میں نہیں، اسی دنیا میں کبھ کر مہر بھی ہے، اور روضہ انور واقطر س بھی جن کے اوپر ہر ایک مسلمان بزار جان سے قربان ہے، اسی سر زمین دنیا میں انبیاء علیہم السلام بھی تشریف فرما رہے اور آج قبور مقدسہ میں آرام فرما رہے ہیں اور اسی دنیا میں صاحب کرام، شہداء اسلام غازیان اسلام

اولیائے کرام علاء، حفاظ، زہاد و عباد رحمہم اللہ تعالیٰ رہتے رہے اور رہتے رہیں گے۔ قرآن بھی یہاں موجود ہے اور احادیث مقدسہ بھی لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ حضرات اولیائے کرام رحمہم اللہ اس دنیا کو کسی قدر ذلیل الفاظ سے یاد فرما رہے ہیں کیا کوئی بد فطرت، بد قماش، بد نصیب ہے جو ان حضرات اولیائے کرام رحمہم اللہ پر حضرات انبیاء علیہم السلام اور دیگر نگار دین و شعائر اسلام کی توہین کی تمت لگائے اور کہے کہ چونکہ انہوں نے دنیا کو برا کہا ہے اور دنیا میں سب کچھ کہا اس لئے انہوں نے معاذ اللہ ان سب حضرات کی بے ادبی و گستاخی کی، آئے کوئی مرویدان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا عوید اور کہے کہ ان تمام حضرات نے بھی توہین حضور فرمائی، (معاذ اللہ) لہذا یہ بھی!

اگر کوئی نالائق یہ قوف ایسا کہتا ہے تو یہ تو وہ پر لے و درجہ کا چال، اجمل، نالائق ہے ورنہ دجال، نکار اور مردود ملعون ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات اولیائے کرام نے اس دنیا کی مذمت کی ہے جو خدا سے غافل کر دے اور جو ہنرے کو مفرد اور خدا سے عزوجل کے سامنے متکبر بنا دے اور ان تمام اقوال سے حق تعالیٰ عز و جلال و عظمت شان کبریائی اور غلبہ و قدرت و قوت کاملہ ثابت کرنا مقصود ہے، پس اگر ان کے ارشادات سے حضرات انبیاء کرام اور دیگر

سوائے ذات باری تعالیٰ کے سب چیز ہلاک ہو بیٹھتی ہے۔

پس شی سے مراد یہ ہٹاری برتن نہیں ہوتے، بلکہ مخلوق مراد ہوتی ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ سے ثابت ہے، سو خدا نے قدوس و دہر کے مقابلہ میں ہر ایک مخلوق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی باطل اور نیست ہے۔

چند دوسرے مشائخ و اولیائے کرام کے ارشادات

(۸) قال یحییٰ بن معاذ الدینا حالوت الشیطان

(احیاء العلوم جلد چہارم صفحہ ۱۸۰)

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دنیا شیطان کی دکان ہے۔

(۹) قال بعضهم الدینا جیفۃ لمن اراد مہا شینا فلیصبر علی

معاشرۃ الکلاب (احیاء العلوم جلد چہارم صفحہ ۱۸۱)

بعض اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے فرمایا کہ دنیا ایک مردار چیز ہے، پس جو شخص اس سے کچھ لینا چاہے تو اس کو کتوں جیسی زندگی پر صبر کرنا پڑے گا۔

(۱۰) وعن اسمعیل بن عیاض کان اصحابنا یسہون الدینا خنزیرۃ

فلو وجدوا لها اسما الفیح من هذا سمواہا۔ (احیاء العلوم صفحہ ۱۸۲)

حضرت اسمعیل رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے ہر گ دنیا کو سوری کہا کرتے تھے اور اگر اس سے بھی برا اور کوئی نام پاتے تو دنیا کے لئے تجویز کرتے۔

(۱۱) قال الحسن والہ لقد ادرکت فہو اما کانت الدینا اہون

علیہم من الثراب (احیاء العلوم صفحہ ۱۸۱)

حضرت حسن صاحب رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے (اولیاء اللہ) کی ایسی جماعتیں دیکھی ہیں جن کے نزدیک دنیا مٹی سے بھی زیادہ ذلیل تھی۔

دیکھئے ان چاروں ارشادات میں ساری دنیا کو فرمایا گیا ہے، شیطان کی دکان

د شوار ہے لیکن ہاں ہی اس وقت ہے شمار حضرات کے لاتعداد ارشادات اس مضمون کے پیش کر سکتا ہوں۔ کیونکہ ہر وہ شخص جو خدائے قدوس کی توحید پہیلانا چاہتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا درجہ بے بدوں کو سکھانا چاہتا ہے ضروری و لازمی ہے کہ وہ خالق و مخلوق عہد و عہد کے فرق کو ظاہر کرے اور جب فرق ظاہر کرے گا تو اس قسم کے الفاظ بالیقین بالغرور کہنے پڑیں گے۔ ورنہ خالق و مخلوق کا فرق ہی ظاہر نہیں ہو سکتا ہیں انشاء اللہ کی اور صحبت میں اور ارشادات عرض کروں گا اس وقت کہ حضرت آپ حضرات کے محبوب عدد (۱۱ شریف) ہی اکتفا کرتا ہوں مگر قبول اقتدار ہے عز و شرف۔

پس اس تمام تقریر کا خلاصہ یہ سمجھو کہ ہم جس وقت حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقابلہ مخلوق سے کریں گے تو کہیں گے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل، اعلیٰ، بزرگتر، بالا، اشرف و اعظم و اکرم ہیں۔ مخلوقات عالم میں تمام کمالات عالیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بے نظیر ہے۔ شیل بے شریک ہیں، کوئی جی مرسل، کوئی ملک مقرب، کوئی بستی، کوئی جن، کوئی انسان آپ کے مرتبہ عالی تک نہیں پہنچ سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات عالیہ و عملیہ میں  
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کا مصداق اتم ہیں، جو شخص یہ عقیدہ نہ رکھے وہ ہمارے نزدیک کافر، کفر بے ایمان ہے، اور جس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ کا مخلوقات عالم سے مقابلہ کریں گے تو کہیں گے کہ اللہ جل شانہ و جل جلالہ اعظم الیٰ کمین رب العالمین ہے مخلوقات کی تمام صفات سے منزہ، مبرا، مقدس اور پاک ہے اور مخلوقات میں سے کوئی مخلوق خدائے قدوس کی کسی صفت میں کسی حالت و وقت میں مطلقاً شریک و

مقدسین حضرات اور مبارک مقامات و اشیاء کو مستثنیٰ کیا جاتا ہے تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جب لفظ مخلوق فرمایا تو اس سے خاص حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کیوں مراد لی جاتی ہے؟  
پیر ال دت :-

جی ہاں بالکل صحیح ہے اور اگر ایک عام لفظ فرمائے گی وجہ سے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ لگایا جاتا ہے تو پھر تو اوروں نے انصاف خدا جائے ان کا یہ فتویٰ کہاں کہاں تک پہنچے گا، مگر انصاف ان کے اندر ہوتا تو یہ اتنا ظلم ہی کیوں کر سہے، ان کے اندر تو ضد، ہست و نہی کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں، اور ضد اپنی فائدہ اپنا، لیکن مگر اور بے ایمان، مبرا ہے ہیں مخلوق خدا کو  
عبداللہ :-

جی ہاں اللہ تعالیٰ دنیا کی محبت سے چھائے اور اپنی رحمت سے ایمان کا، مل حق گوئی، حق بینی اور حق پرستی کی نعمت عطا فرمائے آمین آمین۔  
پیر ال دت :-

بزرگان دین کے ارشادات جو یہ آپ نے سنا ہے، کیا اور بزرگوں نے بھی اس قسم کے ارشادات فرمائے ہیں۔  
عبداللہ :-

میرا رم ! کوئی نبی (صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین) کوئی صحابی رضی اللہ عنہم اجمعین، کوئی دلی عالم مجتہد فقیہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ) ایسے نہیں گذرے جن کی مبارک زبانوں سے اس قسم کے الفاظ نہ نکلے ہوں اور اپنی امتوں، مریدوں، معتقدوں، شاگردوں کو توحید کی یہ تعلیم نہ دی ہو، باوجود یہ کہ آج بہت سی اسلامی کتابیں دستیاب میں ہو تھیں اور جس قدر دستیاب ہوتی تھیں بھی اب سب کا مطالعہ بھی

سیم نہیں ہو سکتی، دنیا کے تمام بادشاہوں کا درجہ جس قدر مٹی کے ایک ذرے سے بلند ہے، خدا نے ذوالجلال، مالک الملک کا درجہ تمام مخلوقات سے اس سے بھی بلند بالا رفیع و علی ہے۔  
عقیدہ :-

یہی تمام دنیا نے اسلام کا عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ تمام ہر کان اہل سنت والجماعت کی کتابوں سے میں نے سنا۔ الحمد للہ ہمارا بھی عقیدہ ہے، اسی پر جینا چاہتے ہیں اور اسی پر مرنے اور انشاء اللہ اسی عقیدہ پر قیامت کے روز اٹھنا چاہتے ہیں۔

ابھا القلین اشھد وا بانا نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک  
لہ ونشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ بالھدی و دین الحق لیظہرہ علی  
الدین کلہ ولو کرہ المشرکون وجعلہ قمرا منیرا وداعیا الی اللہ باذنہ  
و سراجا منیرا و کافۃ الناس بشیر و نذیرا علی ہذہ الشہادۃ نحی  
وعلیہا نموت وعلیہا نبعث انشاء اللہ تعالیٰ

اس وقت ہمت گزر گیا، یار زندہ صحبت باقی انشاء اللہ تعالیٰ باقی پھر کسی وقت عرش کروں گا۔  
پیر ال دتہ :-

ہمت اچھا جزاک اللہ، میں اب جاتا ہوں، پھر کسی وقت حاضر خدمت ہوں گا۔

عبداللہ :- وعلیک السلام، فی لان اللہ۔

## تمہ

بریلوی دین و مذہب کے چند عقائد و اعمال

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے

نہ کھلتے راز سر بستہ یوں رسوائیاں ہوتیں

اب دل چاہتا ہے کہ بریلوی مذہب کا ایک مختصر سا نقشہ بھی آپ کے سامنے رکھ دیا جائے، تاکہ ناظرین کو پورا اندازہ ہو جائے، چنانچہ ملاحظہ فرمائیے اور شریعت اسلامیہ کے ساتھ اس کا مقابلہ اور موازنہ کر کے فیصلہ فرمائیے

(۱) خدا اے قدوس اور رسول اکرم ﷺ کا مرتبہ

جو نیچے کے طوائف کر کے رہا دینے کے زاریوں میں

نظر میں آیا ہے ہو بہود تو بزرگ دیکھا ہے سر جھکا کر

(انوار علی پور صفحہ ۱۱)

انوار علی پور ایک کتاب ہے جس میں بریلوی کے امیر ملت قبلہ اول اعلیٰ حضرت مجدد دین و مذہب پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی تہریف اور مدحتیں ہیں، اور علی پور شریف سے یہ کتاب شائع ہوئی ہے، اس کا ہی یہ شعر ہے جو اپنے قبلہ عالم کے لئے لکھا گیا ہے۔ کہ میں نے کبہ شریف کا طواف کیا اور مدنیہ شریف کی بھی زیارت کی لیکن یا قبلہ عالم مجھے تو دونوں جگہ آپ ہی آپ نظر آئے خدا بھی آپ ہی نظر آئے اور رسول بھی آپ ہی۔



## بریلوی کا کعبہ

سوال: حج پہ عشرتیں جو پوچھیں گے تو تہجد و ناکا  
میں زائر ہوں علی پور کا علی پور و الیاشاہا،

(انور علی پور صفحہ ۸)

مربد عرض کرتا ہے کہ

اگر قیامت کے روز مجھ سے پوچھا کہ حج کیوں نہیں کیا تو تہجد دوں گا کہ میں  
نے اس سے بہتر کام کیا ہے کی علی پور کی زیارت کر رہا ہوں اور علی پور چونکہ کعبہ  
شریف سے افضل ہے اس لئے اعلیٰ کو چھوڑ کر ادنیٰ کی طرف کیوں جاتا۔

چکی بات کنی جب انکے عقیدے میں کہ اور مدینہ میں میری ہیر ہے جیسا کہ  
اوپر کے شعر میں معلوم ہوا تو پھر میرا کعبہ اور اس کا طواف حج ہے (نعوذ باللہ)

شریعت اسلامیہ میں دو جہاں سے افضل و اشرف کائنات ارض و سما کے  
مرشد اعظم اقدس و اطہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حج فرض، حضور کریم  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت مبارک سے مستفید ہونے والے حضرات صحابہ  
کرام رضی اللہ عنہم پر حج فرض، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس شہر کے  
رہنے والوں پر حج فرض اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی  
زیارت کرنے والوں پر حج فرض، لیکن بریلوی اپنے کو معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بڑا خدا کے برابر جانتے ہیں، کہ ان کے شہر کی زیارت حج معاف کر  
دیتی ہے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی  
تھی تھہ کو یہ بیاد کی بہت امت جدائی کی تھی نہ تاب ہرگز  
عرب سے آیا ہوں خلیفہ اور ہر پھر میں تو عافی خطاب کر

(انور علی پور صفحہ ۱۱)

یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو امت بہت بیاد کی تھی اور اس  
کی جدائی گوارا نہ تھی اس لئے آپ چھپ کر اور ہمیں بدل کر عرب سے علی پور  
میں میرے قبلہ عالم کی شکل میں آگئے۔ مطلب یہ ہوا کہ یہ قبلہ عالم پیر جماعت  
علی پور جماعت علی شاہ نہیں ہیں بلکہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ فی الحقیقت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) تمام انبیاء علیہم السلام کی بے ادبی

پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء کو گما اگر وہ انبیاء کے تم کو لقب (نبی کا)  
ہی دیا گیا ہے اور ہم پر ہودہ عنایتیں ہوئی ہیں کہ تم پر نہیں ہوئیں (اسلام کی چھ تھی  
کتاب مصنف غلام قادر صاحب بھیر دی لاہوری، مفتی اعظم و فقیہ اکرم حضرات  
بریلوی)

شریعت اسلامیہ

انبیاء علیہ السلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دو عالم سے بزرگی شرف اور  
فضیلت عطا فرمائی ہے، اور جس قدر عنایتیں انبیاء علیہم السلام کے مقدس گمردہ  
پر کی ہیں مخلوقات عالم میں سے کسی کسی پر نہیں، بھٹک ہر ایک مسلمان کا یہی  
عقیدہ ہے اور مقرر اس کا بالافاق کافر ہے۔

امت مرزائیہ کا البتہ عقیدہ اپنے کا مذہب اور مغتری نبی کے متعلق ہے کہ

وہ تمام انبیاء سے معاذ اللہ افضل ہے چنانچہ اس نے خود اپنی کتابوں میں اس کے دعوے کئے ہیں۔

انبیاء گرچہ یو دو اندھے !!

من عرفان نہ کمتر نہ کسے !!

(در شین صفحہ ۱۶۳)

نہی اگرچہ بہت سے ہوئے ہیں لیکن میں بھی معرفت و خدا شناسی میں کسی سے کم نہیں ہوں۔

اس شعر میں مرزا نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات کا میں جامع ہوں، اب آگے اس سے بھی آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے

زندہ زندہ شد ہر نبی بآدم

ہر رسولے نماں بہ ہر جم

(در شین صفحہ ۱۶۵)

ہر ایک نبی میرے آگے سے زندہ ہو گیا اور (معاذ اللہ) سارے رسول میرے بڑا بن (جیب) میں چھپے ہوئے ہیں۔

(۵) تمام انبیاء علیہم السلام کی عموماً اور حضرت یوسف علیہ السلام کی

خصوصاً بے ادبی

اسی کتاب انور علی پر میں اپنے قبلہ عالم کی تعریف کرتے ہوئے تمام انبیاء علیہم السلام کی بے ادبی کرتے ہیں اور سیدنا یوسف علیہ السلام جیسے جلیل المرتبت نبی کا اسم گرامی لے کر گستاخی بکھاتی ہے کہتے ہیں۔

خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسین جہاں کے

یوسف سے تنہا پر قرباں شیریں مقال والے۔

(انوار علی پر صفحہ ۱۰)

اس شعر میں جہاں کے حسینوں سے مراد وہ حسین ہیں جو شکلا خوبصورت ہوں کیونکہ یہ شعر پیر صاحب کی تعریف میں ہے اور پیر کے لئے یہ کوئی صفت نہیں کہ وہ شکل و صورت کے لحاظ سے حسین ہو۔ بلکہ یہاں جہاں کے حسینوں سے مراد وہ حسین ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حسن باطن عطا فرمایا ہو اور اسی حسن و باطن کی وجہ سے مرید پیر کا عاشق ہوتا ہے۔ اس شعر میں پیر صاحب کے متعلق کہا گیا ہے۔

کہ دنیا کے جس قدر بھی حسن باطن رکھنے والے حسین ہیں وہ سارے کے سارے آپ کے خادم ہیں اور یوسف علیہ السلام جیسے جس قدر بھی خوش کام حضرات ہیں وہ سب آپ پر صدقے اور قرباں ہوتے ہیں۔

شریعت اسلامیہ

کی رو سے ہر ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن باطن جس قدر انبیاء علیہم السلام کو عطا فرمایا ہے اتنا کسی انسان کو انسان فرشتوں کو بھی نہیں دیا گیا اور شیریں مقالی و خوش گامی میں بھی انبیاء علیہ السلام کا درجہ سب سے بلند ہے۔

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی بے ادبی

حضرت پیر جیلانی منبر پر وعظ کرتے ہوئے حضرت خضر علیہ السلام کو بار بار مارتے تھے، اے اسرائیلی ٹھکر کر محمدی کا کام سن، (اسلام کی چوتھی کتاب موفد مفتی غلام قادر صاحب اسرائیلی طوم پر یہود و نصاریٰ کو کہا جاتا ہے۔

شریعت اسلامیہ میں اول تولد علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہ السلام ایک طرح سے سید المرسلین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی الانبیاء ہیں، جبہ

کہ شریعت اسلامیہ کے خادم مخلص مجدد و اعظم حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانو قوی رحمۃ اللہ علیہ بانی و اہل العلوم دیوبند نے اپنی مبارک کتاب تخریر الناس میں اور دیگر اکابر علمائے دیوبند نے اپنی مختلف تصانیف میں تحریر فرمایا ہے، اس لئے مختصر علیہ السلام اسرائیلی نہیں بلکہ محمدی ہیں، اور ان کو اسرائیلی کہا اور خود کو محمدی کہنا نہ صرف مختصر علیہ السلام کی بے ادنی و گستاخی ہے، بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بھی کم کرتا ہے۔

دوسرے یہ کہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف آوری اور تحقیر کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوتیں اور شریعتیں ختم ہو چکی ہیں جو انسان اور جن و دنیا کے اندر زندہ موجود ہیں اس پر فرض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ورنہ کافر اور بے ایمان کہلائے گا، اس لئے خواجہ مختصر علیہ السلام جو زندہ موجود ہیں۔ ان کو اسرائیلی، یعنی سیوی کہنا حضرت خواجہ مختصر علیہ السلام کی سخت توہین ہے ادنی اور گستاخی ہے مسلمان انکو مومن کامل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم اور اللہ تعالیٰ کا مقدر کہہ رہے جانتے ہیں۔

### (۷) حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی گستاخی و بے ادبی

یہ ناپاک جملہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ذلت گرامی کی طرف منسوب کر کے بریلوی مفتی نے حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی بھی سخت ترین بے ادبی اور گستاخی کی ہے، اور ان کی ذلت و مبارک پر سخت ترین اہتمام افترا اور بہتان باندھا ہے، جیسی کہ انکی عادت ہے کہ اللہ والوں پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں، ہمارا چاہیئے کہ مفتی کا یہ خو سواختہ فقرہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کی کسی تصنیف و تحریر میں موجود نہیں

## اعمال

### (۸) آداب وضو :

وہابی شیطانی، کٹرانی، (مراودہ پوری) سے بدن لگ جائے تو وضو کی تجدید (تازہ وضو کرنا) مستحب ہے (فتاویٰ رضویہ کتاب الطہارت صفحہ ۱۹)  
شریعت اسلامیہ میں کسی کو ہاتھ لگانے یا پان نہ چھو جانے سے تازہ وضو کرنے کا حکم نہیں البتہ ہندو حرم میں ہے کہ ہلچہ کاسایہ بھی پڑ جائے تو نشان کرو۔  
بریلوی مذہب کا یہ فتویٰ شاید اسی اصول پر نہ نشاہیت قلوبہم

### (۹) آب وضو

وضو کے اس مبارک حکم کے بعد یہ بھی سنئے لیجئے کہ وضو کا پانی کیسا پاکیزہ ہونا چاہیے ارشاد ہے۔ حقہ کا پانی قطعاً پاک ہے۔ اس سے وضو بھی کرے تو ہو جائے گا۔

(فتاویٰ رضویہ صفحہ ۳۲ کتاب الطہارت)

ایسے شاندار وضو کے لئے پانی بھی ویسا ہی شاندار ہونا چاہیے، سچ ہے جیسی روح پر یہ فرشتے اور حقہ کا پانی کے پاک ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد دوین و ملت خود حقہ کا بہت شوق فرماتے تھے۔  
شریعت اسلامیہ میں حقہ کا بدو اور پانی نجس و ناپاک ہے، کپڑے کو لگ جائے تو کپڑا پاک کرے۔

## (۱۰) مسواک

مسواک بالشت سے لڑا ہوا تو شیطان اس پر سوار ہو جاتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ صفحہ ۲۲)

## (۱۱) نماز

ایسے مبارک و مطہر وضو کے بعد نماز کا تقدس ملاحظہ ہوا رہا ہے۔

نماز اپنی اپنی جگہ پر اپنی اپنی عورت کے فرج کے اندر کی طرف کرے تو نماز فاسد نہیں ہوتی (فتاویٰ رضویہ صفحہ ۷۷ کتاب الطہارہ)  
غیر مسلموں میں ایک فرقہ ہے اس میں عورت کے لئے مرد کی اور مرد کیلئے عورت کی شرمگاہ دیکھنا بہت بڑی عبادت بلکہ مہار خجاست ہے۔

شریعت اسلامیہ میں نامحرم کے ستر کی طرف بلکہ نامحرم عورت کے چہرے کی طرف بھی قصد اذیکنا حرام ہے، چہ جائیکہ بیگانہ عورت کی فرج اور چہرہ اندر کی طرف دیکھنا اور نماز میں توبہ فتویٰ صرف مجدد صاحب بریلوی ہی دے سکتے ہیں۔ دنیا کے اور کسی مفتی اسلام کی اس قدر جرأت نہیں ہو سکتی، اللہ کے ہرے نے یہ بھی توبہ کہا کہ اگر اتفاقاً نظر پڑ جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ کہا کہ ”نظر کر“ ”مگر لو کہ قصد اچھی دیکھے تو نماز میں ظلم نہیں آتا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ

ع زبان درود کر دل در فکر عام

نماز انتہائی خشوع و خضوع، طہارت و نفاست، پاکیزگی و تقویٰ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اسی طرح واسطے شریعت اسلامیہ کے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نَعْبُدُ اللّٰهَ كَمَا نَحْنُ نَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ نَرَاهُ فَابْتَغِ نِعْمَ اللّٰهَ کی عبادت اس طرح کرو (نماز اس خشوع و خضوع و حضور قلب سے پڑھو کہ گویا خود باری تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہیں دیکھتے تو وہ بینا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

”میار ہو میں شریف“ کی نیاز کے دلدادہ حضرات کی ضیافت مزاج کیلئے انہیں گیارہ نمبروں پر اکتفا کرتا ہوں۔

من آنچہ شرط بلاغ است بانوئی گویم

تو خواہ از ختم چند گیر خواہ مال

اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ مستقیم پر چلائے، آمین

☆☆☆ تمت بالخیر ☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

